SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, September 22, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten minutes past ten in the morning with Mr. Acting Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اولیس الذی خلق السموات والارض بقدرٍعلی ان یخلق مثلھم
بلی وھو الخلّق العلیم ۔ انما امرہ اذآ ارادشیًاً ان یقول لہ کن
فیکون۔ فسبحن الذی بیدہٖ ملکوت کل شیٍّ والیہ ترجعون۔

ترجمہ۔ بھلا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ، کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ (ان کو پھر) ویسے ہی پیدا کر دے۔ کیوں نہیں۔ اور وہ تو بڑا پیدا کرنے والا (اور) علم والا ہے۔ اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرما دیتا ہے کہ ہو جا۔ تو وہ ہو جاتی ہے۔ وہ (ذات) پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔جناب حافظ صاحب on point of order۔

حافظ حسین احمد ۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب! ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف میں

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, September 22, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at ten minutes past ten in the morning with Mr. Acting Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اولیس الذی خلق السموات والارض بقٰدرٍعلی ان یخلق مثلھم

بلی وھو الخلّٰق العلیم ۔ انما امرہ اذآ ارادشیاً ان یقول لہ کن

فیکون۔ فسبحٰن الذی بیدہٖ ملکوت کل شئٍ والیہ ترجعون۔

ترجمہ۔ بھلا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ' کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ (ان کو پھر) ویسے ہی پیدا کر دے۔ کیوں نہیں۔ اور وہ تو بڑا پیدا کرنے والا (اور) علم والا ہے۔ اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرما دیتا ہے کہ ہو جا۔ تو وہ ہو جاتی ہے۔ وہ (ذات) پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔جناب حافظ صاحب on point of order۔

حافظ حسین احمد۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب! ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف میں

ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ تبلیغی جماعت کے ۸ ارکان ایک سال پہلے افریقی ممالک میں تبلیغ کے لئے گئے تھے اور وہ تقریباً اری ٹیریا پہنچ گئے' ایک سال سے وہ پاکستانی ارکان جن کے نام بھی میرے پاس ہیں اور addresses بھی ہیں' وہ لاپتہ ہیں اور اس وقت تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آیا ان کو وہاں کی حکومت نے گرفتار کیا ہے' وہ حادثے کا شکار ہو چکے ہیں؛ متعلقہ سطح پر ہم نے کافی کوششیں کی ہیں لیکن ابھی تک اس کے لئے کوئی بات سامنے نہیں آ سکی۔ میں گزارش کروں گا کہ اگر وزیر داخلہ ہوں یا ہمارے وفاقی وزرائے ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔اس کو آپ باقاعدہ move کریں ۔یہ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں بہرکیف آپ اس کو move کرا دیں تو پھر اس کو دیکھ لیتے ہیں۔ جناب فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔جناب یہ بہت important issue ہے ۔ ہم نے چیئرمین صاحب کے ساتھ چیمبر میں بھی discuss کیا تھا ۔ ہم نے فارن آفس سے بھی بات کی ہے ان کا view بڑا casual ہے ۔ یہاں کوئی بھی foreigner آتا ہے ' پاکستان کے کسی کونے میں ' کسی حادثے کی وجہ سے اگر اس کے where abouts کا پتہ نہیں چلتا تو پوری پاکستان کی حکومت کو دنیا والے مشکل میں ڈال دیتے ہیں ' لیکن ہمارے دس آدمی وہاں گئے ہیں اور Erretaria سے ان کے where about کا آج تک کوئی پتہ نہیں چلا ' بڑا عرصہ گزر گیا ' یہ اخباروں میں بھی آتا رہا ۔ میری گزارش آپ سے بھی اور ہمارے معزز treasury benches سے بھی یہ ہے کہ یہ بہت serious issue ہے ' ایک نیشنل ایشو ہے ' دس آدمیوں کے where abouts کا کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے ۔ فارن آفس کی ذمہ داری لگائی جائے کہ جلد سے جلد ان لوگوں کے where abouts کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں آیا ان کو قتل کیا گیا ہے یا ان کو ڈبو دیا گیا یا کہاں چلے گئے ؛ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت important issue ہے ۔اس پر آپ مہربانی فرمائیں۔

جناب غلام اکبر لاسی ، میں معزز ارکان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس معاملے کے لئے وزارت خارجہ سے اور متعلقہ افراد سے میں خود ذاتی طور پر رابطہ کرتا ہوں اور انشاء اللہ جو بھی صحیح صورتحال ہے ۔ میں ان کو مطلع کردوں گا ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ، صحیح ہے ۔ جی جناب' میاں رضا ربانی صاحب ۔

Mian Raza Rabbani: Sir , I would just like to make one

submission that since the 15th, my call attention notice with reference to the flood situation in Sindh is pending and everyday it gets deferred tothe next. I would be very grateful if it is definitely taken today.

Mr. Acting Chairman: We will see to it, but you yourself told the House on that day.....

Mian Raza Rabbani: Sir, at that time the legislation was going on.

Mr. Acting Chairman: Manzoor Gichki Sahib.

جناب قائم مقام چیئرمین ؛ جناب گچکی صاحب ۔ ڈاکٹر صاحب باری باری ۔ آپ کو بھی ڈاکٹر صاحب موقع دیتا ہوں ۔ جی جناب ۔

جناب منظور احمد گچکی ؛ جناب والا! میں دو باتیں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ ایک تو یہ ہے کہ کل جو وقفہ سوالات ملتوی ہو گیا تھا تو اس میں ہمیں یہ کہا گیا تھا کہ یہ کل کے لئے defer کیا جائے گا، نمبر ایک ۔ دوسری بات یہ ہے کہ flood situation پر ۔ اگر آپ تمام ملک کی flood situation کے بارے میں---- اگر اس کو include کیا جائے ۔ اس کو صرف سندھ کی حد تک نہ رکھا جائے بلکہ بلوچستان ، پنجاب اور سرحد ۔ اس کو generalise اگر کیا جائے---- تو میرے خیال میں یہ زیادہ بہتر ہے ۔ میری درخواست ہے معزز ممبر سے ۔ کل جو وقفہ سوالات ملتوی کیا گیا تھا یہ آج کے لئے رکھا گیا تھا ۔ لیکن آج جو ہے ۲۲ تاریخ ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ؛ میں پوچھتا ہوں ۔ پتہ کر دیتا ہوں ۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب ۔ وقفہ سوالات ہے اس کا بھی ذرا خیال رکھیں ۔ اگر پوائنٹ آف آرڈر پر ہاؤس کو چلائیں گے تو پھر کیسے چلے گا؟

ڈاکٹر محمد ریحان ؛ جناب، یہ بہت ضروری بات ہے ۔ کچھ عرصے سے موجودہ حکومت عجیب و غریب قسم کے آرڈرز اور نوٹیفکشن جاری کرتی ہے ۔ جس میں نہ کوئی sense ہوتا ہے اور نہ کوئی اصول ، نہ کوئی عقل کی بات ہوتی ہے ۔ جناب والا، چند دن پہلے انہوں نے سارے پارلیمنٹ کے ممبرز ، چاہے وہ نیشنل اسمبلی کے ہوں یا سینٹ کے ہوں ۔ انہوں نے ایک

نوٹیفیکشن جاری کیا ہے کہ ممبران پارلیمنٹ اس لیول تک بیمار ہوں اور اس سے زیادہ نہ ہوں۔ جناب والا ، مجھے سمجھ نہیں آتی یہ تو اللہ تعالی جانتا ہے کہ ایک آدمی کب اور کس حد تک وہ بیمار ہوگا ۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ خدا کسی کو پہلے بیمار ہی نہ کرے اور اگر بیمار ہو تو اس پر ۴ پیسے بھی خرچ نہ ہوں لیکن کچھ اس قسم کے نوٹیفیکشن جاری کرنا یہ ایک بھونڈا مذاق ہے ممبران پارلیمنٹ کے ساتھ اور میرے لئے اس لئے زیادہ پریشانی کا باعث ہوتی ہے کہ سینٹ کے ہیلتھ کے سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے مجھ سے کئی ممبران پارلیمنٹ پوچھتے رہتے ہیں کہ جو آرڈر جاری کیا گیا ہے۔ یہ تم نے کیا ہے یا تمہارا اس کے متعلق کیا خیال ہے ؟ میں سمجھتا ہوں جناب والا، یہ بہت humiliation ہے، insult ہے ممبران پارلیمنٹ کی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت اس کو واپس لے اور اگر نہ لے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب ممبران پارلیمنٹ کو کسی قسم کی medical facility avail کرنے سے بالکل انکار کرنا چاہیئے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : اس کو یقیناً discuss کیا جائے گا۔ آپ اس کو صحیح طریقے سے لائیں۔ جناب مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : کل فیصلہ ہوا تھا سوالات ملتوی ہو گئے تھے اور آج کے لئے بھی یہی پوزیشن تھی ۔ کہ ہم نے آج بحث کرنا ہے کل کے موضوع پر ۔ لیکن یہاں ایجنڈا پر بہت سی چیزیں آئی ہیں ۔ میں گزارش کروں گا کہ اگر سوالات ہیں بھی تو پہلے اس موضوع پر بات کی جائے ۔ جس پر کل بحث ہو رہی تھی ۔ اور پھر میں درخواست کروں گا کہ اس میں ہمیں ایک دوسرے پر زورآوری نہیں کرنی چاہیے کہ اگر ہم زیادہ شور کریں ایک طرف یا دوسری طرف ۔ میری درخواست ہے کہ اس مسئلے کو لیا جائے اور اس کو ہم پہلے ختم کریں ۔ باقی تمام کارروائی ہوتی رہے گی ۔

سید اقبال حیدر : سوالات اور تحاریک التواء suspend کردیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : میں عرض کرنا چاہوں گا ہاؤس کی توجہ کے لئے اور آپ تمام صاحبان ۔ غالباً کل حکومت کی طرف سے ہی موشن move کیا گیا تھا ۔ اور ملک محمد قاسم صاحب نے کیا تھا۔ تو میں سمجھتا ہوں اس کو آج قواعد کے تحت ایجنڈے پر آنا چاہیے تھا ۔ نہیں

آیا۔

Syed Iqbal Haider: No, Mr. Chairman, I must inform you and you will recall it is only one day old agreement. The agreement was that by 12.30 or 12.40 it will be debated and thereafter the legislative work will be done.

Mr. Acting Chairman: No, the time limit was not discussed.

Syed Iqbal Haider: No, Mr. Chairman, it is recorded and both these have tape recorded, and there are no two opinions.

Mr. Acting Chairman: Both the leaders are sitting in front of me now.

Syed Iqbal Haider: .....Now you can suspend the question hour and adjournment motion and have the debate during that period, but not more than the four members from each side so that they can do the legislative business.

Mr. Acting Chairman: I will request you both Raja Sahib and Malik Qasim

please مجھے بات کرنے دیں۔ عرض کرتا ہوں جی میں---

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ مسئلہ ہے یہ کہ اس میں، میں وزیر قانون سے یہ request کروں گا کہ وہ یہ رویہ اختیار نہ کریں۔ بالکل یہ چیئرمین نے یہاں فیصلہ کیا تھا کہ ہم لوگوں نے بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ تو اگر آپ چاہتے ہیں جی House چاہتا ہے دونوں صاحبان چاہتے ہیں تو مجھے کوئی انکار نہیں ہے، آپ بے شک suspend کر دیں۔ کل بھی question hour suspend ہوا اور اب گیلی صاحب نے سوال اٹھایا ہے---

ملک محمد قاسم۔ question hour کر کے نہیں Do you agree to the suspension of question hour

راجہ محمد ظفرالحق ۔ نہیں، نہیں question hour کل بھی suspend ہوا تھا، question hour کل suspend ہوا تھا آج question hour کر کے تو اس کے بعد یہ discussion شروع کر دیں۔ اور اس کو conclude کریں گے آج۔

Syed Iqbal Haider: No, Sir. Yesterday, the legislative business was ignored.

Mr. Acting Chairman: Yes, I do agree.

Syed Iqbal Haider: And I insisted ....

Mr. Acting Chairman: I do agree.

Syed Iqbal Haider: No, Sir. If you want a debate then suspend the question hour and adjournment motions and privilege motions, we don't mind.

راجہ محمد ظفرالحق۔ کل جو معاہدہ ہوا تھا اس کے تحت آپ کو علم ہے کہ کل کے questions بھی آج کے لیے defer ہونے تھے۔ کیا یہ fact ہے یا نہیں۔ اور یہ fact ہے۔

سید اقبال حیدر۔بالکل۔ معاہدہ

But also it was agreed upon that yesterday it will be concluded.

راجہ محمد ظفرالحق۔ اور اگر یہ fact ہے تو پھر آج کا question hour کر کے اس کے بعد یہ discussion کریں۔

ملک محمد قاسم۔ سر عرض یہ ہے کہ --

جناب محمد ابراہیم خان۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب۔

ملک محمد قاسم۔ ذرا ایک بات کر لینے دیں---Alright you do point of order

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی جناب محمد ابراہیم خان صاحب۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ جناب عالی، میری تحریک التوا، آپ کے سیکرٹریٹ میں ہے، کل میں نے دی تھی۔ اس پر جو اتنی بحث ہوئی ہے وہ اس Chair نے in order قرار دی ہے۔

اگر in order نہیں ہے تو اس پر بحث کیسے ہو رہی ہے' in order ہے۔ تو جس آدمی نے تحریک التواء کی ہے اس کو تو بولنے ہی نہیں دیا جا رہا ہے اور نہ اس سے پوچھا گیا ہے کہ میں نے withdraw کیا ہے' میں نے واپس لیا ہے یا That is still in your office ۔ تو جو محرک ہے اس کو، محرک کوتو آپ بولنے نہیں دیتے جو محرک نہیں ہے وہ بول رہا ہے۔ میں بولنا چاہتا ہوں میں نے اپنی تحریک التواء واپس نہیں لی ہے۔ وہ اب بھی in order ہے اور آپ اس پر بولنے کی اجازت دے چکے ہیں۔ آپ فرمائیے اس سلسلے میں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کب دی تھی آپ نے جناب؛ دیکھ لیتے ہیں جی اس کو۔ ابراہیم خان صاحب دیکھ لیتے ہیں اس کو۔

Malik Muhammad Qasim: Sir, let us keep the record straight. We have no objection if the queston hour is suspended. We have no objection if it is deferred till tomorrow including the questions which were there yesterday. But we must keep the record straight because this is the highest forum of the country and if we make certain commitments and if we say something on the floor of the House we should not go back the same day or the next day on it. Yesterday, it was agreed upon that the question hour would be deferred and the rest of the business would also be deferred.

Mr. Acting Chairman: Privilege Motion will also be.

Malik Muhammad Qasim: And we shall have discussion on this for about one hour and we will have four speakers from each side. It was also agreed upon that we will not raise points of order. But unfortunately, what happened yesterday, it was not very graceful at least that much I should say. I would not say more than that and we did not stick to whatever was decided. Now, if we have no objection if this debate is to continue, it should have continued for four speakers on each side. If you remember Sir, even it was being

discussed how much time is given to each speaker. I had mentioned that 8 minutes may be given to each speaker but anyway, it was also pointed out by some people that members of one or two political parties are not going to speak, this is not fair, etc. etc. I had said myself because the time is now 11.20 at that time or something and I said that let it be another 10 minutes or something like that. But unfortunately, we did not remain within the ambit of our agreement. Now Sir, the Leader of the Opposition is sitting and other members are also here. We have no objection, if they want to have a debate on it but before that debate, my humble submission is that there is a Bill pending, half of it has been passed. And that Bill and another Bill on which there is no controversy, that may be passed and I would go beyond that, I would say then you can have fullfledge debate on what we were having yesterday, if these two Bills are passed first and then this debate is continued. We will not have slightest objection. Rest of the whole time will be given to that debate.

Mr. Acting Chairman: Yes, I do agree. Now leaders from both side are sitting here.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I have great respect for the Leader of the House, but so far as those Bills are concerned ,they shall have to go by the process. We have given the amendments, we have to move the amendments. So far as legislation is concerned, we are here for legislation, but Sir, according to the rules.

Mr. Acting Chairman: There are the amendments and that will be discussed according to rules. Bhinder Sahib, the question being discussed now is that whether we should take up this debate or not, one thing, and if this august

House is agreeable or not. So this is the point now- The Opposition Leader and the Leader of the House, both are sitting, if it is decided, I have no objection, it is the House to decide.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح لاءمنسٹر فرما رہے ہیں تو اس طرح تو ہمارا وقفہ سوالات اور ساتھ تحریک التواء اور تحریک استحقاق یہ سب ختم ہو جائیں گے تو ایسا نہیں ہونا چاہیے ۔ ایسا نہیں ہونا چاہئیے کہ زور آوری کر کے اہم چیزوں کو ختم کر دیا جائے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ اس میں تو ترامیم دی ہوئی ہیں ممبران نے وہ discuss ہوں گی ۔ اچھی خاصی ترامیم ہیں ۔ اس میں باقاعدہ first reading, second reading and third reading ہو گی ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب آج جمعرات کا دن ہے اور ٹائم کم ہے ۔ Debate کو نہ نکالا جائے یہ ہماری استدعا ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ یہ آپ پر منحصر ہے، یہ میرا فیصلہ نہیں ہے، یہ تو آپ نے فیصلہ کرنا ہے ۔ تشریف رکھیں، دیکھیں وقت کم ہے، آپ وقت ضائع کر رہے ہیں ان باتوں میں ۔ اب مسئلے پر آئیے اور فیصلہ کیجیئے ۔ آدھا گھنٹہ ہم نے پہلے ہی ضائع کر دیا ہے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ جناب چیئرمین! ہماری استدعا ہے کہ ہمیں adjust کریں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ تو پھر بات ختم کریں ۔ گچکی صاحب، مندوخیل صاحب کو سمجھائیں۔

جناب منظور احمد گچکی ۔ وہ تو بیٹھ کر بھی بات کرتے ہیں اور کھڑے ہو کر بھی بات کرتے ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ گچکی صاحب، آپ فرمائیں کیا کہنا چاہتے ہیں ؟

جناب منظور احمد گچکی ۔ جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وقفہ سوالات جو

ہے اور تحریک التوا، یہ دونوں suspend نہ کئے جائیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں کیا کروں آپ صاحبان خود بہتر سمجھتے ہیں ۔

جناب منظور احمد گچکی۔ تو میری عرض یہ ہے کہ وقفہ سوالات ، تحریک التواء اور تحریک استحقاق لی جائیں اور اس کے بعد اس بحث کو شروع کیا جائے ۔ بحث جب ختم ہو تو پھر قانون سازی کی جائے ۔

Syed Iqbal Haider: Let find out the time , Legislation will be taken in the same manner as it was taken yesterday , I am sorry , I can't possibly sacrifice my legislative business.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ ہاؤس سے sense لے لیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ دیکھیں ناں جی کہ sense تو لیتے ہیں ہاؤس سے لیکن اگر آپ مل کر فیصلہ کر لیں تو بہتر ہو گا ۔ میں گزارش کروں گا راجہ صاحب سے کہ آپ اور اقبال حیدر صاحب اور اپنے ملک قاسم صاحب بیٹھ کر فیصلہ کر لیں ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ سر ہاؤس کا sense لے لیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ راجہ ظفرالحق صاحب ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ نہیں جناب! پہلے میری بات سنیں کہ وہ پارٹیاں جو میجارٹی میں ہیں ٹھیک ہے ہم ان کو مانتے ہیں لیکن ان کو اپنا ٹائم مل گیا انہوں نے اپنا point of view دے دیا اور ہمارے دس منٹ ہمیں دینے کے لئے تیار نہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ مندوخیل صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

راجہ محمد ظفرالحق۔ میں مندوخیل صاحب کے point of view سے اتفاق کرتا ہوں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ کل ہاؤس نے یہ فیصلہ کیا تھا ، کل ہاؤس کا sense یہ تھا کہ سب کو وقت دیا جائے گا اور وزیر قانون صاحب نے پھر گھور کے چیئرمین صاحب پر اپنا فیصلہ مسلط کرنے کی کوشش کی ۔ اب ہم ہیں کہ ہمیں adjust کریں اور آپ

کہتے ہیں کہ بس ایک دوسرے پہ زور آوری کریں ، شور کریں اور جس نے شور کیا اس کو موقع مل جائے گا یہ بات نہیں تھی ۔

سید اقبال حیدر ۔ میں نے چیئرمین صاحب پر کوئی بات مسلط نہیں کی۔ Chair نے فیصلہ کیا تھا ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخل۔ یہ بات نہیں تھی ' یہ موضوع ایجنڈا پہ نہیں تھا ۔

راجہ محمد ظفرالحق ۔یہ بات مناسب نہیں لاءمنسٹر صاحب کا کہنا کہ Chair نے فیصلے مسلط کئے ۔ Chair کو تو فیصلے کرنے ہوتے ہیں اور چیئر کے فیصلے کو سب کو ماننا ہوتا ہے ہاؤس کے دونوں طرف سے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ نہیں مان رہے ' کوئی نہیں مان رہا۔

راجہ محمد ظفرالحق۔ اس لئے جو مندوخیل صاحب فرما رہے ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ایک جذبہ ہوتا ہے راجہ صاحب ' صبر کا ۔ وہ بھی ایک انسان کے لئے عظمت ہوتی ہے جس میں صبر ہو اور صبر ہی ایک جذبہ ہے جس سے انسان اپنا مقصد حاصل کر لیتا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا! بے ادبی معاف میں لیڈر آف دی اپوزیشن کی عزت کرتا ہوں واقعی مجھے interrupt نہیں کرنا چاہئیے ۔ لیکن یہاں طریقہ یہ ہے کہ جس کسی نے شور زیادہ کیا اس نے اپنی بات منوا لی ۔ یہ نہیں ہو گا ۔ مہربانی کریں ہمیں بھی adjust کریں ۔

راجہ محمد ظفرالحق ۔ جناب چیئرمین! مندوخیل صاحب کی بات بالکل برحق ہے ۔ گزارش یہ ہے کہ کل ہاؤس کا sense یہی تھا کہ یہ debate ہو گی اور اس کے اوپر چار چار کے علاوہ آپ نے کل فرمایا تھا اور ملک صاحب نے agree کیا تھا ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی ہاں ۔

راجہ محمد ظفرالحق۔ کہ باقی حضرات بھی اگر بولنا چاہیں گے ' یحییٰ بختیار صاحب اور مندوخیل صاحب اور ایک اور ....

جناب قائم مقام چیئرمین۔حافظ فضل محمد صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ ڈاکٹر حنی صاحب وغیرہ کو تو بولنے کی اجازت دی جائے گی۔تو اس کے بعد یہ ہے کہ اسی لئے وقفہ سوالات بھی suspend ہوا اور باقی adjournment motions بھی suspend کی گئیں حالانکہ یہ بھی ممبران کا حق ہوتا ہے اور گچکی صاحب نے جو کہا وہ بھی بالکل درست ہے کہ وہ چیزیں ہونی چاہئیں ۔ کل تو suspend ہوئیں آج ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ جو regular process ہے اس کو آپ کرلیں ۔ وقفہ سوالات کرلیں ، تحریک التواء کرلیں ، تحریک استحقاق کرلیں اور اس کے بعد یہ کارروائی جاری رہے ' یہ بحث جاری رہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اس کے بعد بھی بیٹھنے کے لئے تیار ہیں تاکہ legislation بھی مکمل ہو جائے ۔ آج ہم بیٹھنے کے لئے تیار ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔بس ٹھیک ہے بات سمجھ آ گئی ۔

سید اقبال حیدر ۔ .Agreed Sir وقفہ سوالات کرلیں ، تحریک التواء کرلیں ، legislation کرلیں اور اس کے بعد پورا دن شام تک ہم بیٹھیں گے ۔ شام کے چھ بجے تک ، سات بجے تک Debate جاری رکھیں ۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ اور بے شک اس پر ہاؤس کا sense لے لیں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ ہاؤس کا sense تو ہم تسلیم کرتے ہیں لیکن جناب والا ابھی آپ وقفہ سوالات کریں ٹائم دیکھیں ۔

راجہ محمد ظفر الحق۔یہ آپ ہی کے حق میں ہے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ کیسے ہمارے حق میں ہو گا ؛ جناب والا!کتنے بج چکے ہیں ذرا مہربانی کریں with due respect جناب چیئرمین! ذرا میں حساب کر کے بتاتا ہوں۔ وقفہ سوالات کتنا ٹائم لے گا؛ تحریک التواء پر کتنا ٹائم لگے گا اور تحریک استحقاق پر کتنا ٹائم لگے گا؛

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ ڈیڑھ گھنٹہ لگے گا ایک گھنٹہ وقفہ سوالات پر اور آدھا گھنٹہ اس میں لگے گا ڈیڑھ گھنٹے میں ختم ہو جائے گا ۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ اور ہم شام تک بیٹھیں گے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ کون بیٹھے گا؟

راجہ محمد ظفرالحق۔آپ کی تقریر سن کر جائیں گے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ ہمیں تقریر کا کوئی شوق نہیں ہے۔

راجہ محمد ظفرالحق۔شوق کی بات نہیں ہے ضروری بات ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب والا! ہاؤس کی sense لے لیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔sense تو بعد کی بات ہے لیکن اس سے پہلے اگر آپ کسی consensus پر پہنچ جائیں تو بہتر نہیں ہے۔ Why should I go for the sense of the House? جناب ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین! معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ ہمیں آپ کو صاف صاف ٹائم بتانا ہو گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں۔ پہلے کسی نتیجے پر تو پہنچ جائیں، پہلے فیصلہ تو ہو جائے کہ suspend کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے، آپ کیا چاہتے ہیں؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ ہم نے کیا فیصلہ کرنا ہے، ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں debate کا پورا وقت ملے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ محترم مندوخیل صاحب، آپ کی یہ بات تب discuss ہو گی جب ہم اس کا فیصلہ کر لیں کہ تقریریں ہوں گی۔ ابھی تک تو یہ فیصلہ نہیں ہوا کہ تقریریں ہونی ہیں یا نہیں ہونی۔ ڈاکٹر عبدالحئی۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ یہ debate بھی ضروری ہے اور legislation کا جو مسئلہ ہے اس سلسلے میں وزیر قانون کی بات بھی معقول ہے یہ بھی ہونی چاہیے۔یہ کوئی ایسی بڑی بات نہیں ہے اگر ہم وقفہ سوالات اور تحریک التواء لے لیں اور اس کے بعد debate کریں اور اگر فرض کریں یہ دوپہر تک ختم نہیں ہوتا تو شام کو سیشن کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔بالکل درست بات ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ - لیکن legislation ہونی چاہیے یہ بات بھی صحیح ہے۔ legislation بھی ہو' debate بھی ہو' question hour بھی ہو اور باقی چیزیں بھی ہوں۔ ہمیں بیٹھنے میں کون سا مسئلہ درپیش ہے ؛ اگر ہم شام کو بیٹھ جائیں کون سی آفت آ جائے گی؛ اتنے ذمہ دار لوگ ہیں' اتنا معزز ایوان ہے - ہم چاہتے ہیں کہ اہم مسئلوں پر بات بھی کریں اور جب ہم بات کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ٹائم بھی دینا چاہیے - اگر اس قوم کے لئے ہم نے صبح اور شام کا سیشن کر لیا تو کون سا فرق پڑ جائے گا ؛ لیڈر آف دی اپوزیشن بھی صحیح کہہ رہے ہیں دونوں کام ہوں - بحث بھی ہو اور قانون سازی بھی ہو' وقفہ سوالات ہو' تحریک التواء ہوں۔ کچھ ہم لوگ فراخ دلی سے کام لیں تو یہ سب باتیں ہو سکتی ہیں -

جناب قائم مقام چیئرمین - درست ہے - جناب یحییٰ بختیار صاحب آپ کچھ ارشاد فرمانا چاہیں گے ؛

جناب یحییٰ بختیار - شکریہ جناب چیئرمین میں یہی عرض کروں گا کہ یہ بحث شروع ہو چکی ہے اور دونوں اطراف سے دو دو ممبر یا تین تین ممبر بات کر چکے ہیں۔ اس کو conclude کر کے پھر وقفہ سوالات کریں اور جو بھی کرنا ہے کریں۔

جناب قائم مقام چیئرمین - یہ تو آپ پر منحصر ہے ' یہ تو ہاؤس نے فیصلہ کرنا ہے کہ کیا کرنا ہے -

جناب یحییٰ بختیار - آپ نے یہ فیصلہ پہلے کر دیا ہے - یہ فیصلہ ہو چکا ہے -

جناب قائم مقام چیئرمین - جام کرار صاحب -

Mr. Jam Kararuddin: My suggestion is that we should follow the Order of the Day in the morning session and due to the wish the members who are interested in speeches on strike, we can resume the session in the evening and we should go upto 11 O'clock. Everybody should have the opportunity to express his views.

جناب قائمقام چیئرمین - تو ممبر حضرات کی رائے یہ ہے کہ صبح کا کام بھی

کریں۔ دوپہر کے بعد پھر شام کو بیٹھیں ۔ اگر اس بات سے سب اتفاق کرتے ہیں تو ٹھیک ہے ہم کارروائی شروع کردیتے ہیں۔ اقبال حیدر صاحب یہ درست ہے۔؟

سید اقبال حیدر۔ جناب صبح legislation کرلیں۔ شام کو debate رکھیں۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ جناب والا' عرض یہ ہے کہ ہماری تحریک التواء کل کی ہے اور in order ہے اور اس پر بحث ہو رہی ہے۔ اگرچہ وہ موشن حکومت کی طرف سے آیا تھا لیکن ہم بھی اس کے محرک ہیں' ہم اس پر بولنا چاہتے ہیں۔ اس لیے مہربانی کرکے آپ پہلے کل والے questions کو لے لیں یا debate کو لے لیں ' اس لیے کہ اس کو آپ نے آج کے دن کے لیے ملتوی کیا ہے ' تو پہلے کل والے questions اور کل والی debate آنی چاہیئے۔ اگر حکومت چاہتی ہے کہ قانون سازی کرے تو شام تک بیٹھی رہے کس نے منع کیا ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ملک محمد قاسم صاحب' میں آپ کو پانچ منٹ دیتا ہوں آپ اس چیز کا فیصلہ آپس میں مل بیٹھ کر' کرلیں جب حتمی فیصلہ ہو جائے گا تو اس پر عمل کریں گے' لہذا میں ایوان کو پانچ منٹ کے لیے ملتوی کرتاہوں۔

(ایوان کا اجلاس پانچ منٹ کے لیے ملتوی ہوگیا)

(وقفہ کے بعد اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب قائم مقام چیئرمین میر عبدالجبار۔ شروع ہوئی)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی ملک صاحب کیا فیصلہ کیا ہے ؟

Malik Muhammad Qasim: It has been agreed Sir, and a list has been given as reached you, Sir, It has been agreed that the five speakers named in the beginning should be given 8 minutes each to speak and Raja Sahib, as Leader of the Opposition should be given 5 minutes and I will also be given 5 minutes. If provided, it is necessary to speak, I will speak, otherwise I would not speak. If they say something which is......

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی ایک چیزآرڈر آف دی ڈے پر آئی

ہوئی ہے تو اس کو معطل کرنا پڑے گا۔ ----- تو آپ کوئی صاحب move کریں ناں۔

ملک محمد قاسم۔ Sir, I move. لیکن میں اس کے ساتھ ---

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی حافظ صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

حافظ حسین احمد۔ محترم جب آپ سوالات میز پر لا دیتے ہیں ۔ کل کے تمام سوالات اخبارات میں چھپ چکے ہیں اور اس کے بعد یہ معطل نہیں ہوتے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اچھی بات نہیں ہے ۔دو آدمی بیٹھ کر فیصلہ نہ کریں ۔ یہ کیا مذاق ہے ؟ سوالات ضروری ہیں ۔ کل کے سوالات آج کے لئے معطل کئے تھے لیکن قانونی طور پر تو آپ ان کو نہیں روک سکتے ۔آج بھی جو lay ہو چکے ہیں پھر یہ نہیں آ سکتے ۔یہ تو پڑھے ہوئے تصور ہوں گے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی بات تو یہی ہے ۔اگر lay ہو گیا تو مطلب ہے ہو گیا۔

ملک محمد قاسم۔ جناب ہم نے ایسا نہیں کیا ۔ اگر ایسا ہوا ہے تو اس میں حافظ صاحب بھی شامل ہیں ۔

حافظ حسین احمد۔ میں شامل نہیں ہوں ۔ملک صاحب بات یہ ہے کہ آپ دو آدمی بیٹھ کر فیصلہ کریں اور اس کو پورے ایوان پر اس کو لاگو کریں ۔

ملک محمد قاسم ۔ کون سے دو آدمیوں نے ؟

حافظ حسین احمد۔ آپ دو آدمیوں نے standing committees کا فیصلہ کیا ۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم خاموش بیٹھیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہم ماحول کو خراب نہیں کر رہے ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ حافظ صاحب، آپ تشریف رکھیں ۔ جی پروفیسر صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سوالات بہت ضروری ہیں اور جو ہم سوالات

دے دیتے ہیں۔ اس کا کیافائدہ؟

Malik Muhammad Qasim: Sir, I do not know why Hafiz Sahib has been obliged to say such thing? Hafiz Sahib, who took me yesterday outside?

Acting Chairman: If it is agreed, please move the motion.

Malik Muhammad Qasim: Well, I move the motion. Sir, I want to explain one thing. As far as question hour of today is concerned, Sir, let us be frank, if Hafiz Sahib wants to go by rules, let us go by rules. Then, that question hour is finished because points of orders and all these things are included in the question hour. Once the question hour has started, but I have no objection even then if the matter is differed, because, keep as Hafiz Sahib says and that is those are the rules that they can't be deferred. Therefore, I move Sir, that the rules may be suspended and today's question hour should also be deferred for tomorrow.

حافظ حسین احمد ۔ کرا دیں، آج کہ جو یہ سوالات ہیں اگلے working day میں آ جائیں گے ٹھیک ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ پروفیسر صاحب کچھ فرما رہے تھے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ آپ نے رولز پوچھے تھے ۔ اس لئے میں یہ بات کر رہا تھا کہ محض میز پر لے آنا کافی نہیں ہوتا ہے یا آپ ان پر بحث کریں۔ جس وقت آپ ان پر بحث کرتے ہیں۔ وہ قانوناً اخباروں میں چھپ سکتے ہیں لیکن اگر آپ نے ان پر بحث بھی نہیں کی ۔ یہ بھی نہیں کہا۔ They should be taken as read تو ان کا اخباروں میں چھپنا خلاف قانون ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔درست ہے ۔ مطلب، یہ دوبارہ آ سکتے ہیں ۔

پروفیسر خورشید احمد۔ دوبارہ آ سکتے ہیں ۔ پھر موخر کر سکتے ہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ تو بس ٹھیک ہے ۔

حافظ حسین احمد۔ جناب والا! پھر کل کے جو questions تھے، وہ بھی آئیں گے؟

ملک محمد قاسم ۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو وہ بھی آئیں گے ۔

Mr. Acting Chairman: It has been moved by Malik Muhammad Qasim, Leader of the House that the rules may be suspended and the Question Hour should also be suspended.

Malik Muhammad Qasim: And the adjournment motions and everything. Excepting the legislative work.

Mr. Acting Chairman: Item No. 1 and 2 are being suspended and we are taking about the motion which was moved by you yesterday.

(The motion was adopted)

FURTHER DISCUSSION ON THE ADJOURNMENT MOTON;RE: THE LAW AND ORDER SITUATION WITH REFERENCE TO "TEHRIK-E-NIJAT"

Mr. Acting Chairman: The motion is adopted and item 1 and 2 on the agenda are being suspended. Now we start the discussion on the motion which was adopted yesterday.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: What about the adjournment motion which was fixed for today?

Malik Muhammad Qasim: That has also been suspended.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں آپ سب صاحبان کی خدمت میں ایک گزارش کر دوں کہ میں چھ منٹ بعد ہر ایک مقرر کو warning دوں گا کہ آپ کا وقت ہونے والا ہے۔ تاہم ہر معزز رکن کے لئے آٹھ منٹ کا وقت مقرر ہوا ہے۔ اس لئے میں آٹھ منٹ کے بعد معزز مقرر کو بٹھا دوں گا۔ بیرسٹر مسعود کوثر صاحب۔

سیدمسعود کوثر۔ جناب والا! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیاہے۔ میں کل عرض کر رہا تھا کہ یہ ایک جمہوری حکومت ہے اور اس وقت ملک میں تمام جمہوری ادارے آئین کے تحت کام کر رہے ہیں۔ اس وقت قومی اسمبلی موجود ہے۔ سینٹ موجود ہے۔ صوبائی اسمبلیاں قائم ہیں ۔ مرکزی حکومت آئین کے مطابق قائم ہے۔ صوبائی حکومتیں آئین کے مطابق کام کر رہی ہیں ۔جناب والا! میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی ہے کہ کس چیز سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ تحریک چلائی جا رہی ہے؟ آیا یہ تحریک اس لئے ہے کہ آئین اور قانون کےتحت جو حکومت قائم کی گئی ہے ،آئین کے تحت جو ادارے کام رہے ہیں ، ان سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کی جائے ؛ کیا حکومت کی ان کوششوں سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جو وہ کشمیر کے مسئلہ پر آج تمام دنیا میں عالمی ضمیر کو جگانے کے لئے کر رہی ہے ؛ یہ اپوزیشن کا فرض تھا کہ وہ حکومت کی ان کوششوں میں پوری پوری حمایت کرتی اور مدد کرتی ۔

جناب والا! ایسے وقت میں، جیسے میں نے پہلے کہا کہ ، ہڑتال کی back ground اور اس کے پس منظر کو بھی دیکھیں کہ کس طرح سےکشمیر کے مسئلہ کو sabotage کیا جا رہا تھا، کس طرح سے ایٹمی پروگرام کے متعلق غیر ذمہ دارانہ قسم کی گفت گو کی گئی۔ کس طرح سے صدر جو کہ وفاق کی علامت ہیں ، کے متعلق غیر ذمہ دارانہ گفتگو کی گئی ؛ پھر ملک کی عدلیہ کو کمزور کرنے کے لئے اس پر کیا کیا الزامات لگائے گئے ۔ اس پس منظر میں دیکھ کر آپ اس ہڑتال کو دیکھیں ۔

جناب والا! اس طرف سے کہا گیا ہے کہ پیپلز پارٹی اور پاکستان اکٹھے نہیں چل سکتے ہیں۔میں عرض کرتا ہوں کہ یہ وہی عناصر ہیں جنہوں نے ۱۹۷۷ء میں بھی یہی بات کہی تھی اور تاریخ نے ثابت کر دیا کہ وہ غلط تھے۔ انہوں نے جمہوریت کو ۱۹۷۷ میں sabotage کیا۔ آمریت مسلط کی اوریہ پھر اس آمریت کی ٹرین میں شامل رہے۔ یہ لوگ خود تو اقتدار میں چلے گئے لیکن قوم کو مارشل لاء کی اذیتیں جھیلنا پڑیں۔ سیاسی اورجمہوری قوتوں کو suffer کرنا پڑا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی قومی consensus کا نام ہے۔ آج پاکستان پیپلز پارٹی واحد اس ملک کی پارٹی ہے ۔ جو پاکستان کے تمام یونٹوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ جسے پاکستان کے ہر حصے میں حمایت حاصل ہے۔ جناب والا! ایک میرے صوبے سے تعلق رکھنے والے صاحب نے یہ

کہا کہ وہ پاکستان بچانا چاہتے ہیں میں نے جب قائد اعظم صاحب کی تصویر کی طرف دیکھا تو وہ مسکرا رہے تھے۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی ایک واحد پارٹی ہے۔ ہم کسی کو صوبہ سرحد کا ٹھیکدار نہیں سمجھتے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی اس وقت بھی جو حکومت ہے وہ آئین کے مطابق ہے جو لوگ اقلیت کے بل بوتے پر صوبہ سرحد میں حکومت قائم کرنا چاہتے تھے۔ وہ قائم نہیں کر سکے۔ ہم نے ان کو موقع دیا۔ لیکن ان کی حکومت نہیں چل سکی۔ کیونکہ چھ ماہ کے عرصے میں انہوں نے صوبہ سرحد کی ترقی کے لیے کوئی کام نہیں کیا۔ آج آپ صوبہ سرحد کی ترقی دیکھیں۔ صوبہ سرحد کے پسماندہ علاقوں کے لیے جو بڑے بڑےمنصوبوں پر کام ہو رہا ہے۔ جناب' آج میرے ضلع کوہاٹ میں سوئی گیس کی سپلائی کی جا رہی ہے جو نواز شریف کے وقت میں بند کر دی گئی تھی۔ آج کوتل سرنگ اور لواری سرنگ کا منصوبہ پاکستان پیپلز پارٹی بنا رہی ہے ۔ کیا حقوق لیے صوبہ سرحد کے لیے؟ آج پاکستان پیپلز پارٹی کی صوبہ سرحد کی حکومت وفاق سے اپنے حقوق لے رہی ہے اور ہمیں خوشی ہے کہ وفاق کی حکومت انہیں ان کے حقوق دے رہی ہے ۔ اس لحاظ سے جناب والا! میں سمجھتا ہوں---

جناب قائم مقام چیئرمین۔ دو منٹ باقی ہیں۔

سیدمسعود کوثر۔ بالکل سر ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر آج یہ کہا جائے کہ ملک کے مسائل کیا ہیں ۔ نجات چاہیے بیماری سے ' نجات چاہیے جہالت سے' اور اس قسم کے جو قومی مسائل ہیں ان سے نجات چاہیئے۔ اور پاکستان پیپلز پارٹی اور اس کے اتحادیوں کی حکومت یہ پاکستان کے غریبوں کی حکومت ہے۔ یہ پاکستان کے کسانوں کی حکومت ہے ۔ یہ پاکستان کے مظلوموں کی حکومت ہے ۔ اور جب بھی پاکستان کے عوام اپنی حکومت قائم کرتے ہیں۔ تو وہ سازشی ٹولہ جو ہمیشہ جمہوریت کے خلاف رہا ہے۔ جو ہمیشہ آمریت کی پیداوار رہا ہے۔ وہ چور دروازے سے اقتدار میں آنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور تشدد کے ذریعے اقتدار میں آنے کی کوشش کرتا ہے۔ جیسے کہ میں نے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی ایک قومی پارٹی ہے۔ ہم میں کوئی مذہبی تعصب نہیں۔ ہم سب کو پاکستانی سمجھتے ہیں۔ ہم اسلام کو اپنا راہنما مذہب سمجھتے ہیں۔ لیکن ہم فرقہ واریت پر یقین نہیں رکھتے۔ ہم فرقہ واریت کے خلاف ہیں۔ آج وہ جماعتیں جو اس تحریک نجات کا ذکر کرتی ہیں ۔ جناب والا! آپ خود بتائیں پاکستان میں مسلمانوں کو منتشر کرنے میں' ان میں

نااتفاقی پیدا کرنے میں کن لوگوں کا قصور ہے۔ جو آج کل فرقہ واریت کی سیاست کر رہے ہیں۔ کون لسانی سیاست کر رہا ہے۔ کون پاکستان کو زبانوں میں، دیگر طبقوں میں بانٹ رہا ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی واحد وہ پارٹی ہے۔ جو اس ملک کے تمام ترقی پسند، جمہوری اور اسلام پسند قوتوں کا پلیٹ فارم ہے ۔ اور میں یہ جانتا ہوں کہ اس وقت پاکستان کی قیادت صرف محترمہ بے نظیر بھٹو کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا۔ اور میں یہ کہتا ہوں کہ اگر پاکستان ہے تو بھٹو بھی رہے گا۔ یہ بات غلط ہے کہ بھٹو پاکستان میں نہیں رہے گا۔ شکریہ۔

Mr. Acting Chairman: Thank you very much, So nice of you. I give the Floor to Mr. Abdul Rahim to speak on the issue.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب وہ کوئٹہ جا رہے ہیں اگر اجازت ہو۔ تو میرا نمبر ان کو دے دیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ بہتر ہے حافظ محمد فضل صاحب۔ فلور آپ کا ہے آپ ۸ منٹ بولیں گے۔

حافظ فضل محمد۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب!

فارسی شعر :واعظان کین جلوه بر محراب و منبر مے کنند

چوں نجلوت مے روندان کار دیگر میکنند

یقیناً ہمیں اس پر تعجب ہے۔ کہ قدم قدم پر جمہوریت کے پیمانے بدلتے رہتے ہیں اگر ہم چند سال پیچھے جائیں۔ جب اس طرف پیپلز پارٹی کی طرف سے لانگ مارچ ٹرین مارچ کی بات ہو رہی تھی۔ تو یہی صاحبان جو آج اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں ان کی تقریریں ابھی ہم ریکارڈ پر لگا دیں گے ۔ تو بالکل ہو بہو وہی باتیں کریں گے جو آج آپ اس طرف سے سن رہے ہیں ۔یہی لوگ جب برسراقتدار تھے تو ٹرین مارچ اور لانگ مارچ کی انتہائی بھرپور مخالفت کیا کرتے تھے۔ اور قائد حزب اختلاف جناب نواز شریف اپنی ابتدائی تقریر میں بھی فرمایا کہ ہمیں کوئی ٹرین مارچ نہیں آتا ہم کوئی لانگ مارچ، ٹرین مارچ نہیں کریں گے ۔ ہم آپ کے ساتھ جمہوریت کی بحالی اور استحکام میں تعاون کریں گے۔ آج ہمیں اس بات پر تعجب ہے کہ ابھی تو کچھ ہوا بھی نہیں ۔ ایک آدمی کا نام خدا داد تھا۔ تو کسی نے اس

سے پوچھا کہ آپ کا نام کیا ہے ؟ تو اس نے کہا " خدا " ، داد کہا نہیں تھا کہ اس نے لاٹھی مار دی۔ تو اس نے کہا کہ اللہ کے بندے "داد" تک تو ہمیں چھوڑ دے۔ ابھی میرے خیال میں حکومت انتہائی ابتدائی مراحل میں ہے ۔ چند دن ہوئے ہیں محترمہ ایک عورت تھی ۔ اور عام مشہور یہ ہے کہ عورت کے صبر کا پیمانہ بھی انتہائی چھوٹا ہے ۔ پھر بھی تین سال انتظار کیا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نواز شریف صاحب کو بھی کم سے کم دو تین سال تک انتظار کرنا چاہیے ۔ اور پھر اس حکومت کی تمام جو کمزوریاں اور ناقص پالیسیاں ہیں ان کو اکٹھا کرکے پھر قوم کے سامنے جائیے کہ اس حکومت کے یہ کرتوت ہیں ۔ پھر مجھے یقین ہے کہ قوم ان کا ساتھ دے گی۔ آج نواز شریف صاحب کے پاس ، ہمیں لوگ کہتے ہیں کہ آپ ہمارا کیوں ساتھ نہیں دے رہے ؟ میں نے ان سے انتہائی ادب و احترام سے کہا کہ آپ ہمارے سامنے کوئی فارمولا تو پیش کردیں کہ ہم کس فارمولا کی بنیاد پر آپ کا ساتھ دیں ۔ لیکن ہمیں پیپلز پارٹی والوں سے بھی شکوہ ہے ۔ کہ اس لانگ مارچ کے رسم و رواج یہ اصطلاح بھی انہوں نے متعارف کرائی ۔ لانگ مارچ ، ٹرین مارچ یہ ملک کے مسائل کے لئے کوئی حل پیش نہیں کرتا ۔ اگر تبدیلی چاہتے ہیں تو حقیقت میں بہترین مقام یہی ایوان ہے ۔ ایوان میں آئینی اور قانونی راستے سے یہاں آپ تبدیلی لائیں ، اپنی اکثریت کو ثابت کردیں ۔ اور قوم کو سیاستدانوں کو مختلف سیاسی جماعتوں کو ایک معقول فارمولا پیش کردیں ۔ پھر ہم انشا ء اللہ ان کے ساتھ بھی ہو جائیں گے ۔ دوسرے بھی ان کے ساتھ ہو جائیں گے ۔ جمہوریت کی بات چلتی ہے ۔ پیپلز پارٹی والے کہتے ہیں کہ ہم جمہوریت کے چیمپئن ہیں ۔ ہم نے جمہوریت کے لئے یہ یہ قربانیاں دیں ۔ اور دوسری طرف یہ کہتے ہیں ۔ جناب راشدی صاحب نے کل ایک بات کہی کہ فقط اور فقط پیپلز پارٹی نے جمہوریت کے لئے قربانی دی ۔ میں اس کی پرزور مخالفت کرتا ہوں ۔ کیا فضل الرحمن صاحب نے چار سال ضیا ء الحق آمر کے خلاف جیل میں نہیں گزارے ؟ کیا ہمارے صف اول کے تمام سیاسی جماعتیں اور خاص کر ہماری جمعیت العلمائے اسلام کے ہمارے ساتھی یہاں ہمارے محترم حافظ حسین احمد صاحب اور ہمارے دوسرے صوبائی رہنما بلوچستان کے سبی اور مچھ جیل میں اور کوئٹہ جیل میں کئی کئی مہینے ، ایک سال ، ڈیڑھ سال وہاں اس

آمر کے خلاف جیل میں نہیں پڑے رہے ؟ ہمیں یاد ہے جناب کہ جب اس وقت یہاں مارشل لا ، لگا تو بہت سے سیاسی زعماء کو ' سیاسی لیڈروں کو مختلف ممالک میں کام پیش آئے ۔ کسی کے کان میں درد تھا' کسی کی ٹانگ پر درد تھا ۔ کوئی لندن چلا گیا ۔ کوئی واشنگٹن چلا گیا ۔ کوئی ماسکو اور کوئی کابل چلا گیا ۔ ہمیں یاد ہے ہم جیلوں میں تھے ۔ ہم نے ہر وقت ہر ظالم ہر جابر کے خلاف تحریک چلائی ہے یہ ہماری تاریخ ہے ۔ جب بھی اس ملک میں آپ اس کو پورے پاکستان کے تمام دانشوروں کو چیلنج کرتا ہوں کہ آپ تاریخ آزادی کی تاریخ کو اٹھائیں ۔ سب سے پہلے علماء صف اول میں ہیں اور پوری قوم کو علماء ہی نے آزادی اور حریت کی سوچ دی ۔ لیکن یہ ہے کہ آج وہی لوگ جمہوریت کے چیمپئن بنے ہوئے ہیں ۔ ہمیں تعجب ہے اس بات پر کہ جب نور محمد ترکئی نے افغانستان میں انقلاب برپا کیا تو ٹینکوں کے زور سے ٹینکوں کے زور پر ۲۵ ہزار مسلمان افغانوں کو ایک ہی رات میں گولیوں سے اڑا دیا۔ ان کے گلے میں ہار پہنائے جاتے تھے' ان کے گلوں میں ہار ڈالے جاتے تھے۔ کیا وہ بھی جمہوریت تھی؟ جب یہاں ضیاء الحق کا ہم نے چند دن ساتھ دیا' وہ بھی اس وعدے پر کہ ضیاء الحق نے تحریری طور پر حلف نامہ ہمارے ساتھ کیا کہ میں تین مہینوں میں انتخابات کراؤں گا۔ پھر ہمیں طعنے دیا کرتے تھے کہ تم نے اس جابر کا ساتھ دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ صاف بات ہے' اس میں کوئی شک نہیں' ہمارے اعلیٰ و برتر مقاصد ہیں' اسلامی معاشرہ کو تشکیل کرنا' اور اسلامی نظام کو اس ملک میں لانا۔ اس کے ساتھ ساتھ جہاں سے بھی ہمیں امید ہو' جہاں سے بھی ہمیں یہ توقع ہو کہ اس کے ذریعے سے اسلامی نظام آئے گا ہم اس کا ساتھ دیں گے۔ جمہوریت پر ہمارے وہ اعتقادات نہیں ہیں کہ خواہ مخواہ ہر صورت میں جمہوریت ہو۔ جمہوریت کو ہم اس مقصد کے لئے ایک راستہ سمجھتے ہیں' اگر اس راستے سے وہ مقاصد حاصل ہوتے ہیں تو پھر ہم جمہوریت کو خوش آمدید کہتے ہیں' welcome کہتے ہیں اگر وہ ہمارے مقاصد کے راستے میں رکاوٹ بنے تو ایسی جمہوریت کے ہم قائل نہیں ہیں۔

جناب ابھی میرا ایک منٹ رہتا ہے۔

جناب قائمقام چیئرمین۔ آپ کا آدھا منٹ اور ہے۔

حافظ فضل محمود ۔جناب والا! ہڑتال کے حوالے سے بات ہو رہی تھی۔ میں تو کہتا ہوں کہ دونوں جانب والے کامیاب ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں، حقیقت سے آنکھیں چرانا دانشوری نہیں ہے۔ ہڑتال کامیاب رہی ہے۔ البتہ میں یہ کہتا ہوں کہ حکومت بھی کامیاب رہی کسی حد تک اس مسئلے میں۔ کیونکہ ہمارے جو خدشات تھے، ہمیں جو ڈر تھا کہ اس ہڑتال میں بہت سا خون خرابہ ہو گا لیکن حکومت نے اس کو کسی حد تک کنٹرول کیا۔ میں اس وقت یہ کہتا ہوں کہ ہڑتال کامیاب رہی اس میں کوئی شک نہیں۔ البتہ اس کے اسباب کیا ہیں، وہ وہی جانیں جو اس میں دلچسپی رکھتے ہیں لیکن ہڑتال کسی حد تک کامیاب رہی۔ لیکن ہم یہ request کرتے ہیں دونوں اطراف، سے جیسے کہ پروفیسر خورشید احمد صاحب نے فرمایا کہ ہمیں چاہیئے کہ ملک اور قوم کے ان مسائل پر سوچیں جو ملک کے انتہائی بنیادی مسائل ہیں، ہمیں اس طرف توجہ دلانا چاہیئے۔ ہمیں الجزائر ، فلسطین، بوسنیا اور کشمیر کا مسئلہ اٹھانا چاہیئے۔ وہاں مسلمانوں کے ساتھ کیا کچھ ہو رہا ہے۔ اللہ جل جلالہ دونوں طرف والوں کو یہ سوچ اور یہ ہمت عطا فرمائے کہ ہم ان بنیادی مسائل کی طرف توجہ کریں، بجائے اس کے کہ ہم اسے انا کا مسئلہ بنا لیں۔ اس کے بجائے ہمیں قومی مسائل پر توجہ دینی چاہیے۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ بہت شکریہ جی۔ اب میں فلور عبدالرحیم خان مندوخیل کو دیتا ہوں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ جناب چیئرمین میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے موجودہ صورتحال پر اظہار خیال کرنے کا موقع دیا۔ میں خصوصی طور پر ۲۰ تاریخ کو جو ہڑتال ہوئی اس کے بعد جس صورتحال سے ہمارا سامنا ہے اس پر اپنی کچھ اپنی معروضات پیش کروں۔

جناب چیئرمین! یہاں مختلف پہلوؤں پر انہوں نے بات کی۔ کبھی کبھی جواب دینا ضروری ہوتا ہے لیکن کوشش کروں گا کہ اپنے اس مضمون پر رہوں۔

جناب چیئرمین! ملک میں بڑی مشکل سے جمہوری ادارے تشکیل دینے میں ہم کامیاب ہوئے۔ وہ تمام تفصیل مارشل لاء کی، اور دوسری آمریتوں کی، وہ یہاں وقت کی کمی کی وجہ سے بیان نہیں کی جا سکتی۔ پھر جناب والا! موجودہ حالات میں پچھلے سال سیاسی طور پر ایک ایسا موقع

آیا کہ جس آئین کے تحت ہمارے ملک کی سیاسی، معاشی، ثقافتی زندگی کی تشکیل ہو رہی ہے اس میں آئینی اصلاحات کر کے عوام کے اختیارات، پارلیمنٹ اور اسمبلیوں کے اختیارات، منتخب حکومت کے اختیارات، کو بڑھایا جائے لیکن پچھلے سال کا وہ موقع ضائع کیا گیا۔بہرصورت اس کے بعد پھر انتخابات ہوئے اور ملک کو ایک ایسے بحران کا سامنا تھا کہ جس کے خطرناک نتائج ہو سکتے تھے لیکن پھر وہ بحران ٹل گیا اور انتخابات ہوئے۔ انتخابات کے بعد مختلف حکومتیں بنیں، اور ہم نے یہ اپیل کی کہ اب جو بھی یہاں گورنمنٹ ہے، منتخب حکومتیں ہیں،ان کے بارے میں بردباری سے، رواداری سے کام لیا جائے، آئین اور جمہوری مسلمہ اصولوں سے کام لیا جائے تا کہ ہم ملک کے عوام کے مسائل مزید حل کرنے میں کچھ نہ کچھ آگے بڑھیں تاکہ یہاں اب ملک کے عوام کے مسائل ہم مزید حل کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ آگے بڑھیں۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ آج مجموعی طور پر ہر پارٹی ہمارے ملک کے مسائل کے حل کا دعوی کرتی ہے لیکن ہم یہ حقیقت سامنے لائیں گے کہ سب پارٹیاں بالخصوص حکومت اور اپوزیشن کی اکثریتی پارٹیاں پرائیویٹائزیشن کے بارے میں ایک ہی پالیسی پر جا رہی ہیں۔ خارجی ممالک کی سرمایہ کاری کے سلسلے میں کل ہمارے ایک محترم دوست نے گورنمنٹ کی طرف سے کہا کہ ہم دانشوروں اور ورکروں کے نمائندے ہیں ہم monopolists کے نمائندے نہیں ہیں لیکن ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ آج امریکہ کی ٹیم جو یہاں تشریف لا رہی ہے اور اس کے ساتھ کم از کم ایک سو سے زیادہ enterprises کے نمائندے آرہے ہیں کیا وہ monopolist نہیں ہیں کیا وہ imperialist نہیں ہیں، کیا ہماری گورنمنٹ اس کے باوجود monopolist کو موقع نہیں دے رہی؟ بہرصورت جو بھی معاشی اور سیاسی صورت حال ہے یہ ایک واضح بات ہے کہ ملک میں انتہائی بے روزگاری ہے۔ حتیٰ کہ بے عزتی کی حد تک ہم پہنچ گئے ہیں۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ پارلیمنٹ ہاؤس میں نوجوان بھکاریوں کی طرح یہاں پھر رہے ہیں اور وزیروں سے دستخط لیتے ہیں۔ اسی طرح مہنگائی کی جو صورت حال ہے ایسی مہنگائی ہے کہ اس کا آج تک ہمیں تصور بھی نہیں ہو سکتا تھا۔

اسی طرح لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے دوسرے مسائل کی وجہ سے ملک انتہائی مشکل حالات میں ہے اور بجٹ کی صورت حال بھی آپ کے سامنے ہے۔ تقریباً تین کھرب بجٹ اس سال منظور ہوا تھا ۱۰۱ ارب قرضوں پر اور ۱۰۱ ارب فوج پر اور ۱۳۶ ارب قرضوں کی ادائیگیوں اور سود پر ۔ ۲۳۷ ارب ہماری آمدنی تھی اور ۲۲۷ ارب دو مدوں پر چلی گئی۔ باقی ہماری تمام زندگی قرض پر اور قرض

بھی وہ جس کا سود ۲۲ فیصد ہے ۔ ان مشکل حالات کے باوجود ہماری گورنمنٹ اعلان کرے کہ بالکل حالات بہت اچھے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ البتہ یہ ہے کہ ہم حالات اچھے بنائیں اور صورت حال کو سمجھ کر ہم ایسی پالیسیاں بنائیں کہ ان مشکل حالات سے ہم نکل سکیں۔ اس حوالے سے مجموعی طور پر ہم درخواست کریں گے گورنمنٹ سے، اپوزیشن سے کہ اس وقت جو مشکل حالات ہیں اس کو سنجیدہ لینا چاہیئے۔

اپوزیشن کا یہ حق ہے کہ وہ ہڑتال کرے، protest کرے ، احتجاج کرے ۔ٹرین مارچ کرے اس کے علاوہ ہڑتال کو ہم بالکل تسلیم کرتے ہیں کہ کامیاب ہڑتال تھی اس کے بارے میں کوئی دوسری بات ہو نہیں سکتی یہ الگ بات ہے کہ ہم پوائنٹ سکور کرنے کے لئے کہیں کہ ناکام ہے۔ البتہ ایک بات پھر میں واضح کرتا جاؤں کہ کم از کم میں جس حد تک سمجھ سکتا ہوں، ہماری پارٹی سمجھ سکتی ہے وہ یہ ہے کہ گورنمنٹ نے بہت اچھا رول ادا کیا کہ اس نے confrontation نہیں کی، ڈنڈا ماری نہیں کی، گرفتاریاں اس sense میں نہیں کیں، البتہ ابھی ہمیں شکایت ملی ہیں کہ کچھ ایم این اے گرفتار ہیں، جاوید ہاشمی ایم این اے اور دوسرے بھی ۔ اس طرح آج ایک دستاویز مجھے ملی کہ یہاں اسلام آباد میں جو دوکانیں abandoned پراپرٹی کی ہیں اور جن لوگوں کو allot ہوئی ہیں انہیں کابینہ ڈویژن نے باقاعدہ ایک نوٹس دیا ہے کہ آپ نے چونکہ ہڑتال کی ہے اور ہڑتال غیر آئینی ہے لہذا آپ چودہ دن کے اندر دوکان خالی کریں تو یہ بذات خود ایک ثبوت ہے کہ گورنمنٹ کے کچھ لوگ ایسی پالیسیاں بنا رہے ہیں کہ وہ جمہوریت کو چلنے نہیں دیتے عوام کو اپنا جمہوری حق استعمال کرنے سے روکتے ہیں اس حوالے سے جناب والا! ہم یہ تجویز کریں گے کہ جو ملکی صورت حال ہے اس میں یہ ایک دوسرے پر پوائنٹ سکور کرنے کا موقع نہیں ہے گورنمنٹ کو یہ سوچنا چاہیے کہ ہر چیز all well ہے ایسی کوئی بات نہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ مندوخیل صاحب دو منٹ باقی رہ گئے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ اور نہ اپوزیشن ایسا راستہ، اختیار کرے جو مصالحت کا راستہ مفاہمت کا راستہ نہ ہو۔ ہم یہ کہیں گے کہ آپ مہربانی کریں کہ مفاہمت کے راستے کی طرف، سیاسی حل کی طرف، آئینی اصلاحات کی طرف ایک راستہ اختیار کریں۔ یہاں مختلف پارٹیوں نے مختلف باتیں کی ہیں۔

اس میں میں نہیں پڑنا چاہتا لیکن اتنا میں بتاؤں کہ جمہوریت کی تحریک کے لئے ہمارے بچوں نے کوئٹہ میں مارشل لاء کے خلاف اپنی جانیں قربان کیں۔ ولیسیار شہید اور ہمارے رمضان شہید' ہمارے کاکا محمود باقاعدہ گولیوں سے شہید ہوئے ہیں ۔ ہمارے ساتھیوں کو جیلوں میں سزائیں دی گئی ہیں اسی طرح دوسری پارٹیوں کے ہم نے ایک دوسرے پر ایسے point score نہیں کرنے ہیں کہ آپ جمہوریت پسند ہیں کہ نہیں' ہم سب نے جمہوریت کے لئے قربانیاں دی ہیں ۔ اور ہم لوگوں نے کام کیا ہے ۔ رہ گئی یہ بات کہ یہاں یہ بات لائی جاتی اور ہمارے محترم دوست نے کہا کہ لسانی سیاست' فلاں سیاست اور ہم ملک کے نمائندے ہیں جناب والا ! ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں وہ سیاست کامیاب ہوگی جو ہمارے ملک کے عوام کے مسائل کو حل کرنے کا ایجنڈا رکھتی ہو ۔ وہ democratic حقوق ' قومی حقوق سب کی نمائندگی کرے۔ لیکن ایسا نہیں ہے کہ جب آپ ایک قوم پر پاکستان نے پشتونوں پر ایک تسلط جمایا غیر آئینی' غیر جمہوری ایک سلوک ان کے ساتھ کیا اور پھر جب وہ اپنے حق کی بات کریں گے تو آپ کہیں گے کہ یہ لسانی سیاست کر رہے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ۔ اسی طرح کسی قسم کا ہمارے ملک میں جو بھی جمہوری حق جس کا ہے جو ملک میں recognise ہے انسانی طور پر recognise ہے ' جو بھی ان حقوق کی خلاف ورزی کریں گے اصل میں لسانیت کی سیاست وہ کرتے ہیں ۔ وہ کوئی لسانیت کی سیاست نہیں کرتے جو اپنے ملک کے آئین اور جمہوریت میں اپنے لئے حقوق مانگتے ہیں ۔جناب چیئرمین! میں مجموعی طور پر یہ عرض کروں گا کہ ابھی جو صورت حال ہے ملک میں اور صورت حال ہماری پارلیمنٹ میں ہو رہی ہے اس میں ہم درخواست کریں گے کہ ایسا راستہ اختیار نہ کیا جائے جو ابھی اختیار کیا جا رہا ہے اور ایک ایسا سٹیج شاید ایسا آ جائے جو point of no return ہو ۔ اور پھر جب آپ point of no return میں کچھ نہیں کرسکیں گے تو اس کے بعد دوسری آمریت کے لوگ سامنے آ سکتے ہیں اور اس وقت جو آپ پچھتائیں گے پھر وہ کہتے ہیں کہ چڑیاں چگ گئیں کھیت والی بات ہو گی۔ شکریہ جی ۔

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. Now I will give the floor to Mr. Yahya Bakhtiar.

Mr. Yahya Bakhtiar: In the first place Sir, I was very sorry to hear that there were some unpleasant incidents yesterday in Lahore and some ladies have been detained and I condemn that with all force at my command. It should

not be done and it is not done in the civilized society. Sir, I have a very little time. I heard speeches yesterday from both sides. I am an independent person and I hope they will not mind if I express my views on certain of those speeches from the Government side. Shaikh Rafiq Ahmad , Rashidi Sahib and Pir Sahib criticised Mr. Ajmal Khattak who made a very emotional speech. I heard that . I don't agree with them but he has every right to say what he wants to say but I don't understand why Shaikh Rafique Ahmad was criticising him. You had opposed Pakistan. You were against Pakistan. Sir, it is done.

رات گئی بات گئی

Who were for it? Who were against it? Who were you? Where were you?

(persian)

I was the first to work for Pakistan. I worked for Pakistan with the Quaid-e-Azam. Mr. Ajmal Khattak had made great sacrifices. He is a great freedom fighter. I respect him. I always respect him. I don't agree with him. Sir, another thing I will ask Shaikh Sahib, Ajmal Khattak and Wali Khan, they were against Pakistan, he says OK. Then I would like to ask him there was NAP party Wali Khan was a leader, Ajmal Khattak was a leader, you alongwith Kasuri joined that Party.

میں کوچہ رقیب میں بھی سر کے بل گیا

ایک طرف تو ان کو criticise کر رہے ہیں۔

Then you say that you joined the same party. In the same manner, Sir, I was very sorry when Hussain Shah Rashidi.... this is an Upper House, one has to respect each other and speak in a dignified manner, but when he was speaking about Mian Nawaz Sharif, he said:

مسلم لیگ(ن) ' so what

Please remember, I don't agree with Mian Nawaz Sharif, I don't agree with his politics, but he is one of the most popular leader in the country. He is loved by thousands of people. Now, please respect him, just like Mohtarma Benazir is a very prominent leader and with her all respect Mian Sahib. So don't try to ridicule and say ;

ن or ل

May be, one party making mistake or other party. I would request the Leader of the Opposition and the Leader of the House. People's party have no leader of their own. They have borrowed one on " karaya" from somewhere, Malik Qasim. But any way, he is a very nice man- I like him and they are lucky to have him. So, they should get together, they should work out a plan to find those areas where they can cooperate. This policy and this politics of confrontation is doing harm to the country. I request both of them. Mian Sahib is also doing this and you are also doing this. This is not good. Now, Sir, yesterday a few words were said by Prof. Sajid Mir;

میں ان پیپلز پارٹی والوں کو جانتا ہوں

and some derivative remarks were made. I would request Prof. Sahib;

میں بھی جانتا ہوں کہ یہ جیالوں کی پارٹی ہے - ان میں ایسے بھی پروانے ہیں جو جل مرے اپنے لیڈر کے لئے - ان کو میں مبارک باد دیتا ہوں۔

(فارسی کا شعر)

اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں برے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ تو اس لئے کسی پر اس قسم کے attack نہیں ہونے چاہئیں -

Sir, I am grateful that you have given this time. Now coming to the main point, I will say, Sir, that strike is arrived, yes, by all means. Hartal, strike, march by all means, but I request Mian Nawaz Sharif Sahib, the great national

leader, please review his policy and programme. You have the right to go on strike on a particular issue, you don't say I am going to get Nijat, that Nijat from this Government. Government you can oust through ballot, through voting, through vote of no confidence. Not from;

دھاندلی، دھونس، دھکہ

and procession. So, this is not democratic method. You get support inside the House, inside the National Assembly, after all this is very fragile majority that they have. But if you bring vote of no confidence, and throw the Government out. So please don't say that you are going to start, strike, agitation and then we are going to oust the Government

نجات ایسے نہیں ہوتی گورنمنٹ سے۔ democracy میں نہیں ہوتی۔

Only doing this Sir, the democratic way; vote of no confidence or prepare the people as I have just said now. Point out the short comings of the Government with an ascent. Thank you very much, Sir.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much, Yahya Bakhtiar Sahib.

اب میں فلور ڈاکٹر عبدالحئی صاحب کو دیتا ہوں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔میں اس معزز ایوان کا مشکور ہوں۔ آپ کی توسط سے مجھے بھی اس اہم قومی مسئلے پر بولنے کا موقع فراہم کیا گیا وقت کم ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ کچھ باتیں ہی عرض کر سکوں جناب والا یہ ایک حقیقت ہے کہ آج یہ معزز ایوان یا ایوان زیریں یا ہمارے ملک کے اندر جو صوبائی اسمبلیاں ہیں وہ سب جمہوریت کی مرہون منت ہیں یہ آج ہم اس معزز ایوان میں جمہوریت کی بدولت بیٹھے ہیں اور یہ بھی اپنی جگہ حقیقت ہے کہ ملک میں ہمیشہ یہ تجربہ ہمیں حاصل ہے کہ جب بھی محاذ آرائی ہوئی، جب بھی جمہوری قوتوں نے یا ان قوتوں نے جنہیں عوام کی تائید حاصل ہے، جب بھی انہوں نے محاذ آرائی کی ہے اس سے جمہوریت کو، معیشت کو اور مجموعی طور پر اقتدار اعلیٰ میں عوام کی بالا دستی کو نقصان

پہنچا ہے۔ اور یہ اپنی جگہ حقیقت ہے کہ اگر ہم اس ملک کی تاریخ کا تھوڑا سا بھی جائزہ لیں تو زیادہ وقت ہمارے ملک میں غیرجمہوری قوتوں کا اقتدار رہا ہے اورجمہوری قوتوں کو بہت کم موقع ملا ہے' بد قسمتی سے جو کم موقع ملا ہے ہم اس میں بھی محاذ آرائی کی طرف جاتے ہیں - یہ عجیب بات ہے کہ غیرجمہوری قوتوں کے سامنے تو ساری سیاسی قوتیں جھک جاتی ہیں کم و بیش' سوائے چند کے 'ہم سب جھک جاتے ہیں اور ان کی شرائط اور ان کی باتیں اور ان کے مذاکرات ہر چیز کو ہم قبول کرتے ہیں - اب میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ ہم جمہوری قوتیں آپس میں کیوں روا داری کا مظاہرہ نہیں کرتے ' یہ عجیب بات ہے کہ غیر جمہوری قوتوں کے سامنے تو ہم سرخم تسلیم کرتے ہیں اور وہ شرائط بھی مان لیتے ہیں جو ہمیں نہیں ماننی چاہئیں' اس عوام کے مفاد اورجمہوریت کی خاطر 'لیکن ہم مان جاتے ہیں 'مصلحت پسندی کرتے ہیں - تو بھئی ایسی کون سی بڑی وجہ ہے کہ ہم آج بھی ملک کے اندر یہ فضا کیوں نہیں قائم کر سکتے ہیں کہ ہم بات کو ایوانوں کے اندر discuss کریں' بات کو مذاکرات کے ذریعہ زیر بحث لائیں اور ایسی فضا بنائیں جو صحیح معنوں میں ہمارےجمہوری کلچر کے لئے فائدے مند ہو 'جمہوری کلچر کے لئے یہ فائدہ مند بات نہیں ہے کہ حزب اختلاف اگر یہ کہے کہ میں مذاکرات کے لئے تیارنہیں 'حزب اختلاف اگر یہ کہے کہ جناب ہمیں اگر دو تہائی اکثریت کے ساتھ حکومت نہیں کرنے دی گئی تو یہ کون ہوتے ہیں کہ ان کو ہم سات آٹھ سیٹ کے ساتھ حکومت کرنے دیں - اب دیکھئیے ناں' ان باتوں سے میں نہیں سمجھتا کہ جمہوریت یا ان تمام قوتوں کو جوملک کے اندر عوام کے اقتدار کی بالادستی چاہتے ہیں' ان کو فائدہ ہو گا۔ یا آپ یہ کہیں کہ جناب یہ تحریک نجات ہے 'بھئی نجات کس چیز کی' دیکھیں ناں' سیاسی بات کریں۔ ایک جمہوری حکومت کو جب عوام منتخب کرتے ہیں تو اس کو اقتدارمیں رہنے کا حق ہے۔ ۱۹۷۰ء میں اور ۱۹۹۳ء میں' یہ دو ایسے انتخابات ہیں جن کو آپ کہہ سکتے ہیں کہ آزادانہ اور منصفانہ انتخابات ہیں 'اس منصفانہ انتخابات کے نتیجہ میں اگر ایک حکومت بیشک سادہ اکثریت سے آئی ہے ' اس کی حکومت کرنے کا یہ حق ہم تسلیم کریں - اسی طریقے سے حزب اقتدار حکومت سازی میں 'معیشت کو بہتر کرنے میں 'ملک کے وقار کو بڑھانے میں یا جمہوریت کو مضبوط کرنے میں حزب اختلاف کے مشوروں کو اہمیت دینا چاہیے' اس طرح سے یہ سلسلہ آگے چلے گا اور آئین کے بالادستی کی بات کرنی چاہئیے ' آٹھویں ترمیم کے خاتمے کی بات کرنی چاہیے 'صحیح معنوں میں عوام کے اقتدار اعلیٰ میں بالادستی کی بات کرنی چاہئیے 'صحیح وفاقیت کی بات کرنی چاہئیے 'قومی مسئلے کا حل نکالنا چاہئیے' یہ ایک کثیر المسائل ہے اس میں تمام قومی مسئلوں کاحل تلاش کرنا چاہیے ' اقتصادیات کو IMF, World Bankسے آزاد کرانے کی بات کرنی چاہیے - ہمارے پاس جو لاکھوں بیروزگار نوجوان ہیں 'ملک میں

بیروز گاری آج ایک سرطان کے مرض کی طرح پھیل گئی ہے ' اس پر ہم دونوں کو توجہ دینی چاہئیے ' ہمیں مہنگائی کا علاج ڈھونڈنا چاہئیے ' ہمیں صحیح معنوں میں ملک کے اندر ۸۰ فیصد جو عوام ہے ان کے لئے معیشت کو مستحکم بنانا چاہیے ' یہ جو بڑے بڑے کروڑ پتی ' ارب پتی ' کھرب پتی بنتے جا رہے ہیں ' غریب' غریب تر ہوتا جا رہا ہے ' امیر' امیر ترین ہوتا جا رہا ہے ' یہ جو بہت بڑا فرق ہے اس کو کم کرنا چاہیے ' اس پر کبھی ہم نے سوچا ہے کہ اس ملک کے اندر کسی غریب آدمی کو دو وقت کی روٹی ملے ' سر چھپانے کے لئے اس کو چھوٹی سی جھونپڑی ملے یا اس کے بچوں کے علاج معالجہ کے لئے پیراسیٹامول اور ملیریا کی گولی ملے؛ کتوں کے لئے اس ملک میں ہزاروں روپے خرچ ہوتے ہیں اور انسانوں کا یہاں پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔ اس پر کبھی ہم نے سوچا ہے ' یہاں بے گناہ انسان لقمہ اجل بن جاتے ہیں ' فرقہ واریت کے حوالے سے اور دوسری کشیدگی کے حوالے سے ' کبھی ہم نے اس پر توجہ دی ۔ بھئی یہ بنیادی باتیں ہیں ۔یہاں لاکھوں افغان مہاجرین اس ملک میں موجود ہیں ' کبھی ہم نے اس پر توجہ دی ' ان کو فوراً اپنے ملک کو جانا چاہیے ۔ یہاں لاکھوں ایکڑ اراضی ہمارے ملک میں ہے۔ آپ گندم میں محتاج ہیں ' دوسرے ملکوں سے آپ گندم منگواتے ہیں ' کتنے افسوس کی بات ہے ' سیلاب کا پانی آتا ہے ' عوام سیلاب میں ڈوبے ہوئے ہے ' بلوچستان ' سندھ اور پنجاب کے بیشتر علاقوں میں ' کبھی آپ نے توجہ دی کہ ہم اس طرف توجہ دیں ۔ لوگ کھلے آسمان کے نیچے رہ رہے ہیں ۔ تو یہ سارے مسائل ہیں ۔ میں کہتا ہوں کہ یہ تنہا حزب اقتدار حل نہیں کر سکتی اور نہ ہی تنہا حزب اقتدار اس جمہوریت کی گاڑی کو چلا سکتی ہے ۔ حزب اقتدار اور حزب اختلاف ' سب چھوٹی اور بڑی ساری سیاسی جماعتیں ' ان تمام جمہوری قوتوں کا فرض بنتا ہے کہ وہ مل جل کر اس گاڑی کو چلائیں اور میں یہ عرض کروں گا کہ یہ رویہ احتجاج کا جو ہے ' جیسے میرے دوسرے مقررین ساتھیوں نے کہا بالکل جائز ہے ۔ احتجاج کرنا چاہیے ' لانگ مارچ کرنا چاہیے ' رائے عامہ اپنے حق میں ہموار کرنا چاہیے لیکن اس پر تھوڑا سا توجہ دیں کہ رائے عامہ ہموار کرنے میں نجات کا لفظ نہیں ہوتا ہے ۔ خدا کرے آپ کے حق میں ۸۰ فیصد عوام ساتھ ہوں ۔ اور آج جو منتخب حکومت ہے چاہے وہ مخلوط ہے ' جس طرح سے بھی ہے ' اس کو بھی عوام کی تائید حاصل ہے ۔ اسے حق حکمرانی ملنا چاہیے ۔ اس کی پالیسیوں کو عوام دیکھیں ۔ یہ کیا مذاق ہے اس ملک کے ساتھ کہ ۱۹۸۵ء سے ۱۹۹۳ء تک چار انتخابات ہوئے ۔ ابھی آپ پانچواں انتخاب چاہتے ہیں۔ بھائی دس' دس مہینے کے بعد جب آپ انتخاب کریں گے تو عوام کیسے سمجھیں ؛ کہ کس کی پالیسی عوام کے حق میں ہے ؛ عوام تو یہ جاننا چاہتی ہے کہ جو بھی پارٹی برسراقتدار آتی ہے ۔ لمبے لمبے دعوے کرتی ہے ' اس کو عوام دیکھیں کہ اس کی پالیسیاں کس حد تک عوام کے حق میں ہیں ؛ جب آپ اس کو یہ موقع

نہیں دیں گے تو کیسے عوام سمجھیں گے اور یہ رویہ ہمارے ملک میں بدقسمتی سے ۱۹۸۵ء سے چل رہا ہے - یہ leg pulling نہیں ہونا چاہیئے - آپ کو بھی موقع ملے گا - آپ رائے عامہ ہموار کریں - آپ احتجاج کریں ' پہیہ جام کریں یہ ساری باتیں کریں لیکن جمہوریت اور جمہوری اقدار کے دائرے میں رہتے ہوئے اور اس ملک کے عوام کے مسائل پر توجہ دیں ' ان کی طرف توجہ دیں - میں حزب اختلاف سے' آپ کی توسط سے' یہ پر زور اپیل کروں گا کہ ان کا عوام میں اثر ورسوخ ہے - ان کی ہڑتال کسی حد تک کامیاب ہوئی ہے - لیکن اس کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ جو اقتدار میں لوگ بیٹھے ہوئے ہیں انہیں بھی عوام کی تائید حاصل ہے - مہربانی کریں کہ مذاکرات کی طرف آئیں اور محاذ آرائی کو ترک کریں۔ حزب اقتدار سے بھی میں یہ عرض کروں گا کہ وہ ایسی پالیسیاں بنائیں کہ وہ قریب آئیں اور جو لوگ گرفتار ہیں ان کو رہا کیا جائے - اور مل جل کر' حزب اقتدار کو زیادہ صبر کا مظاہرہ کرنے چاہیئے - اور جو لوگ ' ہماری مائیں ' بہنیں ' مرد جوشیلے کارکن یا نمائندے جیل میں ہیں MNA, MPA ' ان سب کو رہا کر دینا چاہیئے - ایک ایسا ماحول بنائیں جس سے جمہوریت کی گاڑی چلے اور موجودہ حکومت کو اپنی میعاد پورا کرنے کا موقع دیں - جب وہ ایسے کام نہیں کرے گا ' لوگ خود انہیں اقتدار سے الگ کردیں گے - تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب سے بہتر اور خوبصورت طریقہ ہے کہ ہم ملک کو اس حد تک محاذآرائی کی طرف نہ لے جائیں جس سے جمہوریت ' جمہوری ادارے ' جمہوریت کی جڑیں اور زیادہ کوکھلی ہوں - مجھے یہ خدشہ لگ رہا ہے کہ اگر یہ محاذ آرائی اس طرح سے جاری رہی تو جمہوریت اور جمہوری اداروں کی جو ساکھ ہے یا جمہوریت کی جڑیں مضبوط کرنے کی باتیں ہیں- وہ پیچھے رہ جائیں گی اور پھر اس سے غیر جمہوری قوتوں کو فائدہ پہنچے گا - اور وہ ہماری ساری محنتیں' جدوجہد' لاکھوں سیاسی کارکنوں کی قربانیاں ہیں' جانیں شہید کی ہیں عوام نے' وہ ساری ضائع ہو جائیں گی- شکریہ جناب۔

جناب قائم مقام چیئرمین : شکریہ ڈاکٹر صاحب آپ کا وقت ہو چکا ہے - اب میں منظور گچکی صاحب کو فلور دوں گا کہ وہ اپنی بات کریں -

جناب منظور احمد گچکی : شکریہ' جناب چیئرمین صاحب ' موضوع بڑا اہم ہے اور اس پر سیر حاصل بحث بھی کی جا سکتی ہے لیکن وقت کی کمی کو سامنے رکھتے ہوئے میں مختصرا اپنے خیالات کا اظہار کروں گا - جناب والا ' کل جس گھن گرج کے ساتھ اور جس threatening language کا استعمال کرکے میرے سابق لیڈر نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ' میں شاید اس گھن

گرج کو برقرار نہ رکھوں اور نرم اور logical بننے کی کوشش کروں گا ۔ جناب چیئرمین' بد قسمتی ہے اس ملک کی کہ جس نے practically ۲۸ سال مارشل لاء کے زیر سایہ گزارے۔ جناب والا یقیناً جو ملک اپنی آدھی زندگی سے زیادہ غیرجمہوری قوتوں کے زیرتسلط رہا ہو وہاں پر جمہوری culture کا پنپنا بڑا مشکل مرحلہ ہے۔ جناب چیئرمین! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ۸۵ء کے non parties election کے بعد اور خصوصاً بہت سے ایوانوں میں ایجنسیوں کی طرف سے tip کئے ہوئے لوگوں کو بھیجنے کے بعد آج جو آپ ایک result دیکھ رہے ہیں یہ اس کا logical نتیجہ ہے اور ۸۵ کے الیکشن میں بھی ایسے لوگ آئے کہ جو اچھے لوگ تھے' ایماندار لوگ تھے لیکن ان کی تعداد بہت ہی کم تھی۔ اسی لیے وہ حکومت تین سال بھی نہ گزار سکی۔ جناب والا' آج وہ لوگ جو indirect راستوں سے اس ملک کے ایوانوں میں آئے آج انہیں سب سے بڑی تکلیف یہ ہے کہ کیوں جمہوری قوتیں اس ملک پر حکومت کریں؟ یہ ایک سیدھی سادی simple سی بات ہے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ آج جو complications پیدا ہو رہی ہیں بنیادی طور پر یہ اسی الیکشن کا نتیجہ ہے۔ ۸۵ کے بعد یا اس سے پہلے لیکن start اسی سے ہوتا ہے۔ جناب چیئرمین الیکشن دو مرتبہ ہوئے اور ایک پارٹی نے دوسری کو accommodate کرنے کی کوشش نہیں کی۔ دوسرے الیکشن میں بھی یہی طریقہ کار رہا۔ last election میں تمام پارٹیوں نے بیٹھ کر یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ اگر ہم الیکشن کریں تو disputed ہو جائیں گے اس لیے کسی تیسرے فریق کو بھی اس میں involve کرنے کی کوشش کی گئی اور اس کے نتیجے میں ایک الیکشن ہوا۔ اور اس الیکشن کو جناب چیئرمین دونوں فریقوں نے welcome کیا۔ اور سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ہم نے welcome کیا اسے اور ہم سمجھے کہ الیکشن fair ہو گئے تو اس کے بعد dispute کس بات کا؟ میں یحییٰ بختیار صاحب کے' اپنے باقی دوستوں کے ان خیالات سے اتفاق کرتا ہوں کہ جمہوریت میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف دو پہیے ہیں۔ لیکن جناب والا! اگر ایک پہیہ بہت اوپر ہو اور ایک پہیہ بہت نیچے ہو تو پھر ہوتا کیا ہے کہ وہ گاڑی جو ہے وہ کھڈے میں گر جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دونوں کو اپنے فرائض' دونوں کو اپنی جمہوری روایات کو برقرار رکھنا چاہیے۔ لیکن جناب چیئرمین مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جمہوریت کا دعویٰ کرنے کے بعد ہم غیرجمہوری قوتوں کی ستائش سے نہیں تھکتے۔ میں آپ کو ایک statement quote کرتا ہوں ۱۷ اگست کی کہ جس میں Leader of the Opposition نے یہ اعلان کیا تھا کہ ہم ضیاء الحق کے ان تمام programmes

کو آگے بڑھائیں گے۔ میں نے پہلے بھی اس House میں یہ بات کی تھی اور آج میں یہ بات کہتا ہوں کہ جس شخص نے جمہوریت اور جمہوری اداروں کا قتل عام کیا ہے اگر کوئی دوسرا شخص اس کی پیروی کرتا ہے تو جناب والا میں اسے جمہوریت پسند تو کیا' جمہوریت کے نزدیک بھی نہیں سمجھتا۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ جو بیانات اس ایک مہینے میں دیئے گئے میں ایماناً اور میں دل کی گہرائیوں سے یہ بات کہتا ہوں کہ یہ پاکستان کی سیکورٹی کے خلاف ہیں۔ جو شخص oath لیتا ہو' حلف لیتا ہو کہ وہ اس ملک کے آئین کی پاسداری کرے گا اور اس ملک کے تمام secrets کو اپنے دل کے اندر رکھے گا۔لیکن اگر وہ اس کا برملا اظہار کرتا ہے تو جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑی بددیانتی ہے اس oath کے ساتھ۔ جناب چیئرمین مجھے پتہ ہے کہ کچھ لوگ ،عقل ان کے قریب سے نہیں گزرتی ۔ میں ان کے لئے یہی کہوں گا کہ

بوزنا کو رقص پر کس بات کی میں داد دوں

ہاں یہ واضح ہے مداری کو مبارک باد دوں

جناب چیئرمین! جو لوگ ان کو استعمال کرتے ہیں وہ ایک منٹ کے لئے یہ سوچیں کہ کیا جو کچھ وہ کر رہے ہیں وہ ملک کی سالمیت کے لئے کر رہے ہیں؟ کیا جمہوریت اس بات کو کہتے ہیں؟ جناب والا! ہم نے زندگی بھر جمہوریت کی لڑائی لڑی ہے اور ہم جانتے ہیں کہ جمہوریت کی لڑائی کس طریقے سے لڑی جاتی ہے ؟ جن لوگوں نے زندگی میں ایک بوند پسینہ بھی نہ بہایا ہو جمہوریت کے لئے وہ جمہوریت اور جمہوری کلچر سے تو قطعاً ناواقف ہوتا ہے۔ جناب چیئرمین! ہمارے ہاں ایک شعر ہے بلوچی میں(بلوچی شعر) اس کا مطلب یہ ہے کہ کٹھن مرحلے بزدل لوگ نہیں گزار سکتے اور اگر شیر کی کھال پہن کے آدمی یا کوئی جانور یہ سمجھے کہ وہ شیر ہو گیا ہے' شیر کی کھال پہننے سے وہ طاقتور اور بہادر نہیں ہو جاتا۔ اسی لئے جمہوریت کے لئےسیکھیں' کٹھن مرحلوں سے گزریں تب تو آپ جمہوریت کی بات کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے یہ جو نجات فلاں' نجات فلاں' میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کا سب سے بڑا اہم مسئلہ غربت سے' بیروزگاری سے اور کرپشن سے نجات چاہیے ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے جناب والا! کہ مارشل لاء باقیات سے نجات درکار ہے ۔ شکریہ بہت بہت ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ بہت بہت ۔ حافظ صاحب پوائنٹ آف آرڈر منع کئے ہوئے ہیں ۔

حافظ حسین احمد - جناب میں گزارش کروں گا کہ یہ کتابی حکومت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین- تشریف رکھیں' وہ ابھی آ جاتے ہیں۔

حافظ حسین احمد - آ جاتے ہیں سے کیا مطلب ہے' یہاں کوئی وزیر ہی موجود نہیں' یہ جو بحث ہو رہی ہے اس کو کوئی سننے والا تو ہو۔

شیخ رفیق احمد- آپ کے خادم ادھر بیٹھے ہوئے ہیں۔

حافظ حسین احمد- خادم تو ہیں لیکن خادم ہماری ہی طرح ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین- شکریہ۔ جناب اشتیاق اظہر۔

سید اشتیاق اظہر - جناب چیئرمین! میں اس سلسلے میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ ہڑتال بہت کامیاب تھی اور جو لوگ یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ یہ ہڑتال کامیاب نہیں تھی دراصل وہ حقائق سے انکار کر رہے ہیں اور حقائق سے انحراف کسی جمہوری پارٹی کو زیب نہیں دیتا۔ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ایم کیو ایم کا اے این پی کے ساتھ تحریری معاہدہ ہے اور اس حوالے سے مجھے بڑا افسوس ہے کہ جو کچھ پشاور میں ہوا اور محترمہ نسیم ولی کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ ہمارے نزدیک نہایت قابل مذمت ہے اور اس قسم کے فعل سے ایک خاتون وزیر اعظم کے دور میں ایک خاتون راہنما کے ساتھ یہ سلوک اور بھی زیادہ افسوسناک اور اندوہناک حیثیت رکھتا ہے۔ جہاں تک کراچی کا تعلق ہے تو میں یہ آپ کے سامنے عرض کروں گا اور آپ کی وساطت سے ہاؤس سے عرض کروں گا کہ ہم اس ہڑتال میں شامل نہیں تھے۔ ہم اس ہڑتال میں باقاعدہ طور پر شریک نہیں تھے۔ لیکن کراچی میں جو مکمل ہڑتال ہوئی' خاص طور پر ڈسٹرکٹ سینٹرل میں اور ان علاقوں میں جو سو فی صد ایم کیو ایم کا گڑھ ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ حالات سے بڑے مایوس ہیں ۔ لوگ کرپشن سے بہت مایوس ہیں۔ لوگ بیروزگاری سے تنگ آ چکے ہیں۔ لوگ گرانی برداشت کرنے کے اہل نہیں رہے۔ اس لئے یہ جو ہڑتال ہوئی ہے یہ نہایت کامیاب ہڑتال تھی اور اس میں کم و بیش ہر طبقے کے لوگوں نے شرکت کی اور اگر اس کے بارے میں کوئی یہ کہتا ہے کہ یہ ہڑتال کامیاب نہیں تھی تو وہ خود اپنے آپ کو دھوکا دیتا ہے۔ بات یہ

ہے کہ ہمارے خلاف ۱۹ جون۱۹۹۲ء سے ایک آپریشن جاری ہے۔ اس میں ہمارے سینکڑوں، ہزاروں کارکن شہید کئے گئے، چھتوں سے پھینک دیئے گئے اور ان کے ساتھ جو کچھ سلوک ہوا وہ انتہائی اندوہناک تھا ۔ میں ایک کارکن کو جانتا ہوں کہ جس کی عمر مشکل سے بیس سال ہو گی اس کی ریڑھ کی ہڈی توڑ دی گئی اور آپ خود دیکھئے کہ وہ کس طرح چلتا ہو گا وہ بیچارہ وہیل چیئر پہ بیٹھ کر چلتا ہے اور اس کی زندگی کا یہ طویل سفر کس طرح سے بسر ہو گا؟ کس طرح سے گرے گا؟ سب کے سوچنے کی بات ہے، یہ ایک لمحہ فکریہ ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس ہڑتال کے عوامل میں من جملہ اور عوامل کے یہ بھی ایک وجہ تھی کہ تمام لوگ موجودہ حالات سے، موجودہ بے یقینی کی فضا سے تنگ آ چکے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ان کو اس تمام مسائلستان سے نجات ملے جس میں وہ گھرے ہوئے ہیں اور اسی لئے یہ تحریک اور یہ ہڑتال کامیاب ہوئی ۔ اس سے پہلے ٹرین مارچ کامیاب ہوا اور اگر صورت حال میں تبدیلی لانے کی کوشش نہ کی گئی، صورت حال کو بہتر بنانے کی کوشش نہ کی گئی تو اس کے بعد بھی اگر کوئی اور call دی جائے گی مثال کے طور پر یہ کہا جائے گا کہ اسلام آباد چلو تو یہ call بھی کامیاب ہو گی ۔ میری اپیل یہ ہے اور بہت دردمندانہ اپیل ہے کہ صورت حال کو بہتر بنانے کی جانب توجہ دی جانی چاہئیے ۔ لوگوں کو جو ایوان اقتدار میں ہیں، جو لوگ اقتدار میں ہیں یہ سوچنا چاہئیے کہ اب محض طفل تسلیوں سے کام نہیں چلے گا اور یہ کہنا کہ ہڑتال ناکام رہی ہے یا ہڑتال اور ٹرین مارچ ناکام رہا ہے محض طفل تسلی کے زمرے میں آتا ہے اور اس سے جتنی جلدی گریز کیا جائے بہتر ہے۔ میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ۱۴ اگست کو جو یہ کلچرل شو ہوا تھا اس میں بارش صرف اسٹیج پر ہوئی تھی ۔ پریذیڈینسی کتنی دور ہے پارلیمنٹ ہاؤس سے؟ پریذیڈینسی میں ایک بوند بھی نہیں گری تھی ۔ یہ بھی ایک pointer تھا یہ بھی ایک تازیانہ تھا اس کو سمجھنے کی کوشش کی جانا چاہیے تھی مگر افسوس کہ ایسا نہیں ہوا اور باقاعدہ طور پر اس کے بعد ٹرین مارچ اور پھر اس کے بعد یہ کاروان نجات سب چیزیں جاری رہیں اور اس سے ملک کی معیشت کو جو نقصان پہنچا وہ ظاہر ہے اور اگر اب بھی ہوش کے ناخن نہ لئے گئے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ملک مزید اندھیروں کی طرف دھکیل دیا جائے گا اور اس سے ملک کی سالمیت تک خطرے میں پڑ سکتی ہے ۔ میں اپیل کرتا ہوں کہ ساری صورت حال پر غور کیا جائے ۔ ساری صورت حال کا صحیح تجزیہ کیا جائے اور ایسی صورت حال پیدا کی جائے کہ حالات بہتر ہوں، معاشی حالات بہتر ہوں، لوگوں کے

حالات بہتر ہوں ' بیروزگاری کا خاتمہ ہو اور اس طرح سے جو مسائل ہیں ان کو حل کر کے ہی دراصل ہم پاکستان کی معیشت کو' پاکستان کے استحکام کو یقینی بنا سکتے ہیں ۔ بہت بہت شکریہ آپ کا ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں سید احسان شاہ صاحب سے استدعا کروں گا کہ وہ فلور لیں مگر وہ موجود نہیں ہیں لہذا جناب راجہ ظفر الحق صاحب لیڈر آف دی اپوزیشن ۔ آپ کو پانچ منٹ دیئے جاتے ہیں آپ نے فیصلہ کیا ہوا ہے ۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ یہ ملک صاحب نے پتہ نہیں کیا دبڑ دوس کر کے پانچ منٹ کر دیئے ہیں پانچ منٹ میں میں کیا بات کروں گا ۔ میں کوشش کروں گا کہ بات کو مختصر رکھوں۔ میں مختصر ہی بات کروں گا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ بسم اللہ الرحمانِ الرّحیم جناب چیئرمین! یہ بحث ہڑتال کے دوران وقوع پزیر ہونے والے واقعات اور حکومتی رد عمل کے سلسلے میں شروع ہوئی تھی اور حقیقت یہ ہے کہ ۲۰ تاریخ کو ہڑتال ہونی تھی اور اس میں کوئی شک نہیں کہ کاروان نجات کے دوران حکومت نے بظاہر کوئی مداخلت ایسی نہیں کی کہ ٹرین کو روکا جائے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ مختلف سٹیشنوں پر آنے والے لوگوں کو سارے سفر کے دوران روکنے کی کوشش کی گئی اور یہ ایک جگہ نہیں ہوا یہ بیسیوں جگہ پر ہوا اور اس کا اعتراف نہ صرف ملک کے اندر ہوا بلکہ برطانیہ سے آئے ہوئے Members of the Parliament نے بھی کیا وہ مانسہرہ کے راستے سے اسلام آباد واپس آ رہے تھے اور انہوں نے خود مجھے بتایا کہ واپس آتے ہوئے ٹرانسپورٹ کی ایک بہت طویل لائن تھی جسے روک دیا گیا کہ جب تک یہ ٹرین گزر نہ جائے ہم آپ کو گزرنے نہیں دیں گے اور انہوں نے انہیں کہا کہ ہماری اسلام آباد میں ایک appointment ہے اور ہم foreigners ہیں ہم Members of the Parliament ہیں ہمیں جانے دیا جائے تو ان کو بھی بڑی مشکل سے اوپر سے orders لے کر ' اجازت دی گئی۔ اس لیے یہ کہنا کہ ٹرین کا جو کاروان نجات تھا اس دوران کسی کو نہیں روکا گیا یہ بھی غلط ہے۔ پانی بھی بند کیا گیا اور لوگوں پر سختیاں کی گئیں لیکن بیس ستمبر کی ہڑتال کو روکنے کا خاص فیصلہ کیا گیا جس کے نتیجے مین بیسیوں نہیں ۔ سینکڑوں ممبران پارلیمنٹ کو ۔ ممبران صوبائی اسمبلی کو اپنے اپنے گھروں سے ۱۹ اور ۲۰ کی درمیانی رات کو اٹھا لیا گیا ۔ یہ وہ کیفیت ہے جو کسی جمہوری ملک یا معاشرے میں نہیں

ہوتی کہ کسی کو رات کے اندھیرے میں جیسے یہ کہا جاتا ہے A knock during the night ان کے گھروں پر دستک دے کر پولیس دروازے توڑتی اور ان کو لے جاتی۔ یہی کیفیت راولپنڈی کے اندر بھی ہوئی تھی اور ورکروں کو اٹھانے کے سلسلے میں مجھے سب سے پہلے بتایا گیا کہ رات کو ہی لوگوں کو اٹھایا جا رہا ہے اور پورے ملک میں لوگوں کے ساتھ یہ سلوک کیا گیا اس کے لیے اس بات کا بھی انتظار نہیں کیا گیا کہ صبح لوگ جلوس نکالیں گے، کوئی غیرقانونی حرکت کریں گے، قانون کو توڑیں گے پھر کسی کے اوپر ہاتھ ڈالا جا سکتا ہے لیکن یہ جو طریق کار نکالا گیا یہ وہی طریق کار ہے جو غیرجمہوری ہتھکنڈوں میں آتا ہے اور بالکل ایسے کیا گیا جیسے کہ ایک روٹین تھی۔ کسی شخص کی آزادی کو سلب کرنا، آئینی حقوق کو سلب کرنا، یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے لیکن یہ اس ذہن کی پیداوار ہے جس کے نوٹس کا تذکرہ عبدالرحیم مندوخیل صاحب نے کیا تھا وہ نوٹس کیا ہے کہ ایک دکاندار جس نے اپنی دکان بند کی، وہ ایک نہیں اسلام آباد کے اندر بیسیوں ایسے دکاندار ہیں جن کی دکانوں پر یہ نوٹس چسپاں کر دیا گیااور اس کے اوپر یہ لکھا ہے کہ چونکہ حکومت نے اس ہڑتال کو un-constitutional اور غیر قانونی قرار دے دیا ہے اس لیے آپ نے دکان کیوں بند کی ؛ اب آئین کے کس article کے تحت ، پاکستان کے اندر کوئی حکومت، صوبائی ہو یا مرکزی ہو ، یہ declare کر سکتی ہے کہ یہ جو دکان کسی شخص نے بند کی ہے یہ آئین کی کسی شق کے خلاف ہے ، کسی قانون کے خلاف ہے ۔ میں وہ نوٹس خود لیڈر آف دی ہاؤس کو دوں گا اور اس کی ایک کاپی آپ کو بھی دوں گا ۔ یہ Cabinet Division سے جاری ہوا ہے اور یہ ایک سوچ کا نتیجہ ہے ، یہ ایسے نہیں کہ کسی افسر نے بیٹھے ہوئے دے دیا ۔ اس کامطلب یہ ہے کہ آج ایک آدمی اپنی ذاتی دکان بند کرتا ہے اور غیرآئینی اور غیرقانونی چیز ہو جاتی ہے تو کل اگر کوئی پیپلز پارٹی کے خلاف ووٹ دے گا تو وہ بھی غیرآئینی اور غیر قانونی ہو جائے گا ۔ اسی طرح اگر کوئی آدمی کسی دوسری پارٹی کا ممبر بھی بنے گا تو وہ بھی غیرآئینی اور غیر قانونی ہو جائے گا ۔ ایک طرف مجبورا" انہیں یہ تسلیم کرنا پڑا کہ یہ ہڑتال آئینی اور قانونی ہے اور دوسری طرف اگر کسی نے دکان بند کر دی تو انہوں نے اس کے ساتھ یہ کارروائی کی۔ اس کے ساتھ آپ دیکھیں کہ ذرائع ابلاغ ، جو سرکاری قبضے میں ہیں، ان کا کیا کردار رہا ہے؟ یہ ایک روٹین ہے کہ حکومت یہ کوشش کرتی ہے کہ کسی نہ کسی طریقے سے لوگوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرے کہ حکومت کے ساتھ ساری دنیا ہے اور اپوزیشن کے ساتھ کوئی بھی

نہیں ہے۔ یہی کوشش اس مرتبہ بھی گزشتہ دو مہینے سے ہو رہی ہے یہاں تک کہ سینیٹ کے اندر جو debates ہیں ان کی projection بھی جب television کے اوپر خبروں کی صورت میں یا رات کے ۳۰ ' ۱۱ بجے سینیٹ کی کارروائی کو دکھایا جاتا ہے اس میں بھی یہی ڈنڈی ماری جاتی ہے۔ یہی بے انصافی کی جاتی ہے ۔ اور اس سے نقصان کسی اور کو نہیں ہوتا ۔حکومت کے اوپر اور حکومتی ذرائع ابلاغ کے اوپر لوگوں کا اعتماد زیرو سے بھی نیچے چلا گیا ہوا ہے ۔ کوئی آدمی نہیں مانتا کہ ٹی وی کے اوپر جو خبر بات آئی ہے وہ درست ہو سکتی ہے ۔ لوگ اسی لئے بی بی سی سنتے ہیں ۔ اسی لئے وائس آف امریکہ سنتے ہیں ۔ اور ان دونوں ذرائع ابلاغ نے کہا ہے کہ ہڑتال کامیاب رہی اور اس کی کامیابی کا ہمیں پہلے بھی شک نہیں تھا کیونکہ ہمیں یہ پتہ تھا کہ یہ جو طبقہ ہے جس نے آج دکانیں بند کرنی ہیں اس کی ہمدردیاں اپوزیشن کے ساتھ ہیں ۔ لیکن اس کی ابتدا کیسے ہوئی۔ اس کی ابتدا فوراً اس حکومت کے بننے کے بعد صوبہ سرحد کو destablize کرنے پر ہوئی ۔ لوٹا کریسی کو ترویج دینے پر ہوئی ۔ اور پھر آپ دیکھتے ہیں کہ عدلیہ کے بارے میں جو رویہ اختیار کیا گیا اس سے حکومت کی اور عدلیہ کی ساکھ کو کتنا نقصان پہنچا۔ اور آج آپ دیکھتے ہیں کہ جو لوگ درخواستیں ضمانتوں کی دے رہے ہیں ان کو بیس بیس ، پچیس پچیس دن کا نوٹس دیا جا رہا ہے اور لگائی ان خاص جج صاحبان کے پاس جا رہی ہیں جن کا سیاسی career ہے اور وہ جماعت کا رکن ہیں اور وہ الیکشن لڑ چکے ہیں ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد بھی یہ بار بار پوچھا جا رہا تھا کہ ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ یہ لوگ کیوں مارچ کر رہے ہیں ۔ احتجاج کر رہے ہیں ۔ تحریکیں چلا رہے ہیں ۔ یہ نجات کس سے حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ لوگ نجات corruption سے حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ لوگ نجات اس لوٹا کریسی سے حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ لوگ نجات قیمتوں کے آئے دن بڑھنے سے چاہتے ہیں ۔ جو میں سمجھتا ہوں کہ ایک عام آدمی کیلئے زندگی بسر کرنا مشکل ہو گیا ہے ۔ اس کیفیت سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں بے روزگاری سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ اور یہ جو اقتدار میں لوگ ہیں ان کی corruption جو ہے ان کو جو کیفیت ایسی ہو گئی ہے کہ ہر معاملے میں ہر سودے میں جو ملک کے اندر ہو یا باہر ہو اگر کوئی آدمی بھی کھڑے ہو کر کہے کہ اس میں کمیشن لیا گیا ہے تو کوئی آدمی بھی اس پر شک کا اظہار نہیں کرتا بلکہ اس کو مان لیتا ہے۔ یہ کیفیت ایک تھوڑے سے عرصہ میں اتنی پیدا ہو گئی ہے جو حکومتوں کے دس دس بیس بیس سال میں نہیں

ہوتی تھی۔ پھر اس کے بعد یہ سوال کیا جاتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ ایسا کیا جا رہا ہے ۔ آپ دیکھیں حکومت کوئی بھی ہو اس نے لوکل باڈی کو کبھی نہیں چھیڑا لیکن یہ بھی ایک fact ہے کہ 1970 کے دوران بھی Locai Body ختم کر دی گئی تھی۔ اور یہ بھی ایک fact ہے کہ اس حکومت نے بھی Local Body کے الیکشن نہیں کروائے ۔ جس کی وجہ سے آج ان کی اپنی پارٹی کے ارکان اور عہدے داروں کے ذریعے سے وہ development کے بورڈ بنا دیئے ہیںاور ہمیں خو د سینیٹرز کو بھی چھٹیاں آ رہی ہیں کہ آپ اپنی سکیمیں ان بورڈوں کی طرف دے دیں۔ اب اس سے بڑا مذاق کیا ہو سکتا ہے ۔ کہ پبلک فنڈ کو اپنی پارٹی کے حوالے کر دیا جائے اور ان کے ذریعے سے کہا جائے کہ development وہ فیصلہ کریں گے ان کی کوئی elected representation حیثیت نہ ہونے کے باوجود میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو حکومت آئی تھی یہ بھی آپ کو پتہ ہے ایک سازش کے ذریعے آئی تھی ۔ ایک بین الاقوامی سازش کے ذریعے آئی تھی ۔ جب یہ کیفیت ہو رہی تھی کہ سنٹرل ایشیا کے ممالک افغانستان اور پاکستان یہ سارے مل کر ایک economic and cultural bloc بنے گا۔ یہ بات بہت سے لوگوں کو دور اور نزدیک پسند نہیں تھی۔ اسلئے کیفیت یہ کی گئی کہ ایک ہی روز میں صدر مملکت جاتا ہے ۔ وزیر اعظم جاتا ہے ۔ قومی اسمبلی جاتی ہے ۔ کیبنٹ جاتی ہے ۔ چاروں گورنرز۔ چاروں صوبائی وزیر اعلی۔ چاروں صوبائی اسمبلیاں جاتی ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کس آئین کے تحت ۔ پھر معین قریشی کو لایا جاتا ہے ۔ اس کی کیا حیثیت ہے۔ جو اس کی کابینہ لائی جاتی ہے اس کی کیا حیثیت ہے؟ کس constitutional provision کے تحت۔ پھر جس طریقے سے وہ انتخابات کروائے وہ کیسے تھے اور پھر یہ ایک مقصد کیلئے' ایک target تھا اس حکومت کو ہٹانے کا ۔ اور اس میں کون لوگ شریک تھے' وہی لوگ جو آج حکومت میں ہیں۔ اس کے باوجود وہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ الیکشن جوہوئے تھے ۔ جو ساری کارروائی ہوئی تھی وہ آئین کے مطابق ہوئی تھی ۔ آئینی حکومت کو ہٹانے کیلئے کیوں کیا جا رہا ہے؟ میں سمجھتا ہوں اگر وہ اس بات کا احساس نہیں کریں گے۔ اگر وہ اپنے مخالفین کو دیوار کی طرف دھکیلیں گے' ان کے وہ حقوق بھی چھین لیں گے جو آئین و قانون ان کو دیتا ہے' جو تہذیب ان کو دیتی ہے' تو پھر اس کے بعد اگر یہ ردعمل نہیں ہو گا تو کیا ہو گا۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب بھی وقت ہے کہ حکومت ہوش کے ناخن لے۔ اپنے گریبان میں منہ ڈالے۔ بجائے اس کے یہ کہیں کہ کچھ بھی نہیں ہوا۔ یہ اس قسم کی طفل تسلیاں تو پہلی حکومتوں کو بھی دی جاتی رہی ہیں ۔ ۱۹۷۷ء میں بھی

لوگوں کو یہی کہا جاتا رہا ہے کہ فوج بھی تمہارے ساتھ ہے صدر فضل الٰہی بھی تمہارا اپنا ہے ۔ کچھ بھی نہیں ہو گا ۔ لیکن وہ ہوا جس کی ان کو بھی توقع نہیں تھی ۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت بھی حالات ایسے ہیں ۔ اگر وہ سسٹم کو بچانے میں سنجیدہ ہیں تو پھر اپنے طرز عمل کو بدلنا ہوگا ۔ اپنے غیر جمہوری طرز عمل کو بدلنا ہوگا ۔ دشمن کش اور جمہوریت کش طرز عمل کو بدلنا ہوگا ۔ ورنہ یہ جو تحریک چلی ہے یہ حالات کے تبدیل ہوئے بغیر اور حکومت کے تبدیل ہوئے بغیر اور نئے الیکشن آنے سے پہلے ختم نہیں ہوگی انشاء اللہ ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ شکریہ جناب راجہ صاحب ۔ جناب point of order تو منع کیے گئے ہیں درخواست کیسے پیش کرسکتے ہیں؛ poit of order پر بول رہے ہیں آپ؛

جناب ساجد میر ۔ میں ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں جناب ؛ گزارش یہ ہے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت کو اپنے سیاسی مخالفین پر جو کر توڑ تشدد کرنے کی خصوصی مہارت حاصل ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ آپ تشریف رکھیں جناب یہ point of order نہیں بنتا ۔ آپ کی تقریر ہو چکی ہے۔ جناب میر صاحب آپ کی تقریر ہو چکی ہے آپ تشریف رکھیں۔

I give the floor to the Leader of the House Malik mohammad Qasim Sahib

Malik Muhammad Qasim: Thank you Mr. Chairman Sir, before I speek on the motion which is being discussed, I do want to reply my friend who is so worried about my "qammar"(back bone)-You see he should appreciate;

کہ ہم اپنی کمریں تڑوا سکتے ہیں ہم ملک کو نہیں تڑوا سکتے ۔ اور اگر ہم ملک کی خاطر اپنے مخالفین سے بھی مل سکتے ہیں for the betterment or for the solution of national issues یہ ذاتیات کا معاملہ نہیں ہے کہ آج ادھر چلے جائیں ادھر چلے جائیں consistent policy رکھتے ہیں اگر کسی سیاسی پارٹی نے، اگر کسی حکومت نے، اپوزیشن میں بھی جو لوگ ہیں اگر وہ ملک کے لیے کام کرتے ہیں تو ہم ان کا ساتھ دیتے ہیں۔ اور اگر ملک کے خلاف خواہ حکومت ہو، خواہ دوسرے ہوں، اگر وہ ملک کے Interest کے خلاف کام کرتے ہیں، تو ہم اس کو کبھی معاف نہیں کرسکتے لیکن جہاں تک ذاتی معاملات کا تعلق ہے۔ وہ ملک کے معاملات کو دیکھتے ہوئے ہم ہمیشہ نظر انداز کردیتے

ہیں ۔ جناب والا! آج یہ کہا گیا ہے۔ میں بہت مختصر بات کروں گا ۔ بالکل یہ غلط بات ہے کہ حکومت نے یہ کہا ہو کہ ہڑتا ل کرنا آئین کے خلاف ہے ۔ یہ ان کی اپنی اختراع ہے۔ ہم نے تو یہ کہا تھا جب انہوں نے ٹرین مارچ شروع کیا تھا ۔ ہم نے یہاں تک کہا تھا کہ اگر بوگیوں کی ضرورت ہے اور گاڑیوں کی ضرورت ہے تووہ بھی ہم دینے کے لئے تیار ہیں۔ ہرقسم کی مدد کرنے کے لیے تیار ہیں ہم نے یہ بھی البتہ۔ ایک چیز حکومت نے صاف طور پر کہی تھی کہ کو ئی غیر آئینی بات نہیں ہونی چاہئے جس سے ملک میں بد امنی پیدا ہو ۔ اگر یہ ہو گا تو اس کی مخالفت کی جائے گی اورتسلیم کیا ہے حزب اختلاف نے کہ جہاں تک ٹرین مارچ کا تعلق تھا اس میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی گئی۔ اور اس کے متعلق بھی یعنی ہڑتا ل کے متعلق بھی یہ صاف واضح کردیا گیا تھا ۔ کہ ہڑتا ل کی جائے۔ کیوں کرتے ہیں؛ مجھے نہیں پتہ ابھی تک نہیں بتا سکے کہ کیوں کی ہے انہوں نے ؛ لیکن جو کچھ اخبارات میں پڑھا ہے اس کا میں ذکر پھر کرتا ہوں لیکن جہاں تک تعلق ہے ہڑتا ل کا، حکومت نے کہا تھا کہ بے شک ہڑتا ل کریں ۔ لیکن کوئی غیر قا نونی بات نہ کریں۔ قانون کو توڑنے کی کوشش نہ کی جائے ۔ اور میں نے خود یہاں پر کہا تھا جناب کہ اگر حکومت if anybody breaks the law then it is a Government failure, if it does not break those people اور اس لیے یہ الزام لگانا کہ حکومت نے ہڑتال کو روکنے کی کوشش کی یا حکومت نے ہڑتال میں مداخلت کی کوشش کی۔ نہیں۔ جہاں پر بھی حزب اختلا ف نے یا ہڑتالیوں نے قانون کو توڑا وہاں پر حکومت نے ضرور مداخلت کی ۔ افسوس کا مقام ہے ۔ میں کچھ نہیں کہتا کہ اس کے نتائج کیا ہوں گے ؛ اگر تصاویر آئی ہیں یا کوئی بات آئی ہے ۔ جب ہم نے لانگ مارچ کیا تھا تو اس وقت ڈنڈے ہمیں بھی مارے گئے تھے ۔ ہماری تصویریں ہی ٹی ۔ وی پہ آئی تھیں اور آج جب کہ ہم حکومت میں ہیں ۔ اگر کوئی بندوقیں یا رائفلیں یا automatic weapon نظر آئے ہیں تو وہ بھی حزب اختلاف کے لیڈر کے لوگوں کے ہاتھوں میں نظر آئے ہیں ۔ وہ حزب اقتدار کے ہاتھوں میں نظر نہیں آئے اور اس چیز کو روکنے کے لئے اگر حکومت نے کوئی تھوڑی بہت مداخلت کی ہے تو وہ حکومت کا فرض تھا ۔ اگر وہ نہ کرتی تو یہ حکومت بڑی نااہل ہوتی۔

جناب والا ! مجھے معلوم نہیں ۔ میں صاف کہہ دیتا ہوں ۔ ابھی تک سوائے اس کے کہ میں یہ پڑھتا رہا ۔ لیڈر آف دی اپوزیشن کہتے رہے ہیں۔ Not Leader of Opposition in

the Senate, but the Leader of the Opposition in the National Assembly وہ یہ کہتے رہے ہیں کہ ہم صرف اس لئے کر رہے ہیں کہ بےنظیر کی حکومت جانی چاہیے ۔ جب تک بےنظیر کی حکومت نہیں جائے گی اس وقت تک ہم ہڑتالیں کرتے رہیں گے اور یہ جنگ جاری رہے گی ۔ حضور، آج راجہ صاحب نے بات کی کہ بے روز گاری کی وجہ سے، مہنگائی کی وجہ سے ہم کر رہے ہیں ۔ بےروزگاری کے لئے اگر آپ ہڑتال کریں گے تو میں آپ کا ساتھ دوں گا۔ آپ اس ملک کے اندر سے کرپشن کو دور کرنے کے لئے کریں گے تو میں آپ کا ساتھ دوں گا ۔ دکھ تو یہی ہے ۔ بےروزگاری کوئی کل سے شروع نہیں ہوئی ۔ بےروز گاری کوئی بےنظیر کی حکومت کی وجہ سے یا اس کے نتیجے میں نہیں آئی ۔ آپ unemployment figures دیکھیئے کہ آپ جب برسراقتدار تھے تو اس وقت بےروزگاری کی کیا حالت تھی ؛ اس وقت مہنگائی کی کیا حالت تھی؛ اگر مہنگائی بڑھتی جا رہی ہے ۔ میں حقیقتوں سے انکار نہیں کروں گا، تو keep in view جہاں آپ international باتیں کرتے ہیں ، وہاں آپ international situation کو بھی اپنے سامنے رکھیں۔ آپ کے ملک کی جو معاشی حالت ہے ۔ وہ ایک سال کے اندر خراب نہیں ہوئی ۔ معاشی حالت ان پالیسیوں کی وجہ سے خراب ہوتی ہے جو کئی سالوں سے ملک کے اندر لگا تار آ رہی ہوتی ہیں ۔ معاشی حالت وہاں پر خراب ہوتی ہے ، جہاں ملک کا وزیر اعظم خود لکھ کر دیتا ہے کہ یہ میری دولت black money ہے اور میں اس کو اس قانون کے تحت whiten کر رہا ہوں ۔ اگر اس کے خلاف آپ تحریک چلانا چاہتے ہیں ۔ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ۔ میں آپ کا ساتھ دوں گا ۔ خواہ ساری حکومت خلاف ہو ۔ لیکن کسی مقصد کے لئے کریں ۔ For God sake, you accepted these elections آپ کہتے ہیں ۔ ہم نے لانگ مارچ کیا ۔ جی ہاں، ہم نے لانگ مارچ کیا ۔ چونکہ آپ نے ، اس وقت کی حکومت نے ، اس وقت کے لوگوں نے، جو اس وقت برسراقتدار ہیں ان کی پارٹی کو ، یا ان کے ساتھیوں کو الیکشن میں جیتنے نہیں دیا تھا اور یہ میں نہیں کہتا ۔ جو اس وقت آپ انتظام کر رہے تھے الیکشن کا ۔ جو کرنے والے تھے ۔ ان سے پوچھیئے ، انہوں نے کہا ہے ، اخباروں نے کہا ہے کہ we made the IJI, we did this thing, we arranged the elections ان چیزوں کا خیال رکھیئے۔ اس کے خلاف ہم نے لانگ مارچ کیا تھا ۔ اس کے خلاف ہم نکلتے تھے ۔ ہم کہتے تھے کہ we demand elections, fresh elections چونکہ یہ الیکشنز

rigged elections ہیں ۔ آپ نے ان الیکشنز کو خود کہا کہ ---- یہ تو اب آپ کو خیال آیا ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ رات کو میں سویا ہوا تھا اور ہم جیت رہ تھے ۔ صبح میں اٹھا تو میں ہارا ہوا تھا' تو رات کو الیکشنز کے نتیجے آ رہے تھے ناں۔ صبح آپ اٹھے تو آپ ہار گئے تو میں کیا کر سکتا ہوں لیکن اصل میں یہ ہے کہ آپ نے تسلیم کیا کہ these are very fair elections کون کہتا ہے ۔

Tell me who made the conspiracy against you. Your own masters made a conspiracy against you- The people who brought you into power. Did they make a conspiracy against you? Who made the conspiracy? Come out and say openly that so and so made a conspiracy. We openly say that we were against you, we wanted to remove you because you had come through wrong means- You had come through rigged elections and therefore, we could not accept you as the rulers of this country. You were not running the country properly. The country had gone to the dark- Go and see the bank's positions. For God's sake, let us not destory this country. Go and see where I fail to understand,

پتہ نہیں ' یہ خدا کی کوئی رحمت ہے ' میرے خلاف editorials لکھے جا رہے ہیں کہ میں بنکوں کے اندر طوائف الملوکی پیدا کرنا چاہتا ہوں ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ میں طوائف الملوکی پیدا نہیں کرنا چاہتا لیکن میں بنکوں کی وہ حالت دیکھ کر ڈر جاتا ہوں ' کانپ جاتا ہوں جو کہ کواپریٹو بنکوں کی ہوئی تھی ۔ جس طریقے سے بنکوں کو استعمال کیا گیا' جس طریقے سے بنکوں کی دولت لوٹی گئی' وہ سب کے سامنے ہے۔ یہ بنکوں کی دولت کس کی دولت تھی ؟ شاید اس میں میرے بھی دس پیسے ہوں گے۔ اس میں غریب عوام کے deposits تھے ۔ گورنمنٹ کے اداروں کے پیسے تھے۔ یہ وہ پیسے تھے جو کہ ہم باہر سے اس ملک میں بہتری لانے کے لئے debts لیتے ہیں۔ یہ پیسے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے تھے ۔ development کرکے عوام کے لئے opportunities پیدا کرنے کے لئے تھے۔ کیاآپ اس مقصد کے لئے marches کرنا چاہتے ہیں کہ development نہ ہوسکے اور پھر واپس آ کر اسی طریقے سے اس ملک کی حالت خراب کرو۔

آپ کہتے ہیں کہ معین قریشی آ گیا -- میں اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ میں نے تو نہیں کہا تھا کہ استعفیٰ دو۔ مجھے استعفیٰ لکھ کر نہیں دیا تھا ۔ آپ نے استعفیٰ لکھ کر بے نظیر کو تو نہیں دیا تھا ۔ آپ نے خود استعفیٰ لکھ کر دیا تھا ۔ آپ خود کہتے ہیں کہ اس ملک کو بچانے کے لئے قربانی دی ۔

(applaud)

پھر یہی نہیں "معین قریشی"

Moeen Qureshi's name was given by the Secretary-General of the Pakistan Muslim League(Nawaz Group). It came in the newspapers, it was never denied. It has not been denied till today. Till todady it has not been denied that Moeen Qureshi's name was given by Pakistan Muslim League(Nawaz Group). Therefore, please donot make such accusations. You yourself said that that was a very fair election. You yourself said that this was a very good election and today you feel that the election was wrong, this election was bad. Sir, I am seeing that you are looking at your watch though I have not taken as much time as Raja Zafar-ul-Haq has taken. Sir, I only want to say, I am ending my speech They have every right to go on strikes- They have every right to have long marches but I only beg of them, Mr. Ishtiaq himself has said about the amount of loss which the economy has suffered on account of their strikes and long marches, just now he said Sir, I only beg of them that let us have strikes, let us have long marches for the betterment of the country. Let us not have long marches to bring that condition of the country in which it was when they resigned for the betterment of Pakistan. Let us not do that- Let us have consensus on national issues. For God's sake, try to understand whether I do it or whether your leader does it or whether anybody else does it from this side or from that side. Why is this happening? I said it on the other day also that all of

a sudden the atomic bomb comes, all of a sudden Jamaat-e-Islami is told that you were training people to go and have Jehad in Kashmir. All of a sudden it comes that our ex-Chief of the Army or ex-head of the Intelligence wanted to do this drug business. All these accusations have been made by our enemies against Pakistan. It is all those countries or all those powers who do not want Pakistan to be strong. All those individuals or leaders of those countries who want that no aid should be given to Pakistan. They talk about the atom bomb. They talked about the drug business because the West is suffering on account of drugs and this drug trafficking is being used as a propaganda against us. our government and their goverment also. If you have done something good I will be proud of you after all, it may be against you, you may have done things against the interest of Pakistan, but you are Pakistanis and if you have done anything good, I am proud of you. If you have done anything bad, I am ashamed of it because you are a Pakistani, I am a part of you and you are a part of me. It is on account of our misdeeds that we have destroyed this country. Let us get together on national issues. let us not score points and say things which destroy this country weaken this country and I have told you that people say that we are interfering into Kashmir. You have been denying that we dont interfere in Kashmir. We have been denying and we have been rightly denying and you have been rightly denying that we are not interfering in Kashmir. The people of Jammu and Kashmir have arisen on their own against the tyranny of Indians but the allegations against us that we are watching you. We will declare you a terrorist country. You are interfering in Kashmir and my Leader of the Opposition and a Head of the Mulsim league should stand up and say about a political party in the country that it is training people to be sent into

Kashmir, nobody can go into Kashmir. Nobody can train people in Pakistan unless the Government of Pakistan allows it. Therefore, you were throwing the blame on Pakistan. You were trying to help the foreign powers who want to declare us terrorist. I don't know the motives I don't consider you to be anti-Pakistan but I would like to know the motives. why these three things have been brought simultaneously, all of a sudden just before your train marches, just before your strikes, why these things have been brought and what is the cause and what is the motive behind it? This is what we should think of and I assure you, and I assure this House that if anything is constructive, anything is in the interest of the country, we will be with you whether you go on strikes, whether you go on long marches but we will not allow you to break the law. If you take the law, I say it again it shall be failure of this government if it does not take you completely because some illegal things, unlawful things are going to destroy this country and I totally deny all the allegations which the Leader of the Opposition has made that the Government has tried to stop this march or to stop this strike or anything like that. That is all, Sir. Thank you.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. Raja Zafar-ul-Haq Sahib on point of order.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Yes, Sir.

An honourable Member: Point of order is not allowed.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: It is not a point of order. Towards the end of the speech the Leader of the House has said that if the Opposition breaks the law the Government is bound to break us. This is illegal

threat it is unconstitutional and I am really sorry that under the pressure of his own sentiments and the failure the Gvoernment to do their job in the government they have come to this state of affairs This is the state of mind with which they are governing the country. I am sorry for it.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. Now Leave applications.

شکریہ جی - اب میں leave applications منظوری کے لئے پیش کرتا ہوں------

(مداخلت)

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل- آمرانہ قوانین کو ملک صاحب نے خود توڑا تھا' مارشل لا ء کے آمرانہ قوانین کو - آمرانہ قوانین کو توڑنے کے بعد آپ کو یہ حق خود پہنچتا ہے کہ آپ اس قانون کے مطابق کارروائی کریں - لیکن breaking the parties and breaking...... یہ کہ کم از کم ملک صاحب سے ہمیں توقع نہیں-

جناب قائم مقام چیئرمین-جی' تشریف رکھیں جی -

ملک محمد قاسم - جناب میں مندوخیل صاحب سے کہنا چاہتا ہوں - میرا یہ مقصد نہیں ہے

How can I break his party? His party can never be broken. I said that if anybody break the law, these are democratic laws which are being passed. Any body breaks the law, anybody creates law and order situation, you must realize what is happening in the country.

کہیں sectarianism ہے - کہیں ethnic crises ہیں - کہیں آدمی آتے ہیں' گولی مارتے ہیں - سارے اسلام آباد میں ' لاہور میں ' سندھ اور دوسری جگہوں پر ہورہا ہے - کوئٹہ میں کیا نہیں ہوا؛ میری بات سن لیں -

if that breaking of laws is concerned, I take my apologies back. If you have misunderstood me, I apologise. Law is broken in that manner, if law is broken

by marchers, by destroying the properties of individuals , if law is broken when it is said

کہ آج کل جلوسوں کی اجازت نہیں ہے۔ اور جلوسوں کی اجازت اس لئے نہیں ہے۔ جو میں نے ابھی بتایا terrorism, ethnic violence یہ وہ dacoits وغیرہ اگر نہیں ہے تو اگر کوئی جلوس توڑتا ہے' یہ کسی نے نہیں کہا عبدالرحیم خان

that we are carrying out this strike because these laws are wrong. Show me single allegation of the opposition where it has been said that they are carrying out the long march and they are carrying out the strike because of undemocartic laws which have been made by this Government . If they have done it for this reason, I would have been with you . It has been said, we just want the Government to go, then this Government will not go.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Mr. Chairman, what I feel honestly is, that sick minds are ruling the destiny of this country. We are sorry, this has added to the list of misdeeds of this Government and the perception of democracy of this Government . Sick minds are ruling the country.

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Acting Chairman: I will not allow you have this Ping pong nopies. Let us have the business. ....Now leave applications.

جناب یحییٰ بختیار صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 15 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ مسز نسرین جلیل صاحبہ ناسازی طبع کی بنا پر مورخہ

20 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں ۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ پروفیسر ساجد میر بعض ناگزیر وجوہ کی بنا پر مورخہ 20 ستمبر کو اجلاس میں نہیں شرکت کرسکے ۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب سیف اللہ خان پراچہ نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 24 تا30 ستمبر ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جام کرار الدین صاحب ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے مورخہ 15 تا 20 ستمبر اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے ۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے ان تواریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جناب حسین شاہ راشدی صاحب ذاتی وجوہ کی بنا پر آج مورخہ 22 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ہیں ۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ سردار آصف احمد علی، وزیر برائے امور خارجہ نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ملک سے باہر جا رہے ہیں اس لئے ۲۰ ستمبر تا ۱۰ اکتوبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے، ان کی غیر حاضری منظور ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ بریگیڈئیر محمد اصغر ، وزیر برائے صنعت و تجارت نے اطلاع دی ہے کہ وہ اسلام آباد سے باہر ہیں اس لئے وہ مورخہ ۲۱ اور ۲۲ ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ اب جناب آئیٹم نمبر ۳، قانون سازی، اس پر بات تو ہو چکی ہے، ترامیم کی بات ہے جی۔ اب ترامیم اس میں

there are amendments from Mr. Anwar Bhindar Sahib and let me see, Mr. Shehzad Gul, and again Ch. Anwear Bhinder Sahib, that is on Clause 3, So, there are two movers of the amendments, Ch. Anwar Bhindar Sahib and Mr. Shehzad Gul Sahib.

تو چوہدری صاحب آپ ارشاد فرمائیں گے۔

سید اقبال حیدر۔ آفتاب صاحب کی ترمیم میرے پاس نہیں ہے، نوٹس جو ہمیں ملا ہے ساجد میر صاحب کا ہے، بھنڈر صاحب کا ہے، شہزاد گل صاحب کا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی کلاز ۳ میں انور بھنڈر صاحب پھر ہیں مگر کلاز ۲ کے لئے انور بھنڈر صاحب ہیں اور محترم شہزاد گل ہیں۔ یہ دو ہیں اور آفتاب صاحب فرماتے ہیں کہ میرا نام بھی ہے۔

سید اقبال حیدر۔نہیں جناب ان کی ترمیم جو تھی that was rejected وہ انہوں نے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔جی جناب انور بھنڈر صاحب۔

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move that in Clause-2 in the proposed new Section 16 (a) the words and the commas," and sales where the parties have entered into an agreement to the contrary "occurring in the third and the fourth line be deleted.

Syed Iqbal Haider: Opposed.

جناب قائم مقام چیئرمین۔جی اب آپ فرمائیں جی۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ میں نے جناب والا ! یہ ترمیم پیش کی ہے کلاز ۲ میں اور کلاز ۲ کو جناب والا! اگر ملاحظہ فرمائیں گے تو کلاز ۲ یہ ہے

"Clause-2 , 16(a) Seller to inform buyers the defect in the goods sold. Notwithstanding anything contained in Section 16 and save where the parties have entered into an agreement to the contrary, the seller shall be under an obligation to inform the buyer of any defect in the goods sold at the time of the contract except in a case where as defect is obviously known to the buyer".

میں اس ترمیم کے ذریعے جناب والا! یہ الفاظ حذف کروانا چاہتا ہوں

"and save where the parties have entered into an agreement to the contrary"

اگر ان الفاظ کو جناب اگلی کلاز سے ملا کر پڑھیں گے

"and save where the parties have entered into an agreement to the contrary the seller shall be under an obligation to inform the buyer of any defect in the goods sold".

دراصل اس کلاز کا مقصد یہ تھا اور جیسا کہ عدالت نے فیصلہ کیا تھا کہ اگر کسی فروخت کرنے والی چیز میں کوئی defect ہو' اس میں کوئی نقص ہو تو یہ بیچنے والے کا فرض ہے کہ وہ خریدنے والے کو بتائے کہ میری اس چیز میں یہ نقص ہے تا کہ اس کو یہ معلوم ہو کہ میں جو چیز خرید رہا ہوں' معاہدہ کے وقت اس کو پتہ چل جائے کہ اس شئے میں یہ نقص موجود ہے۔ لیکن اس کلاز کی رو سے اور ان الفاظ کی رو سے یہ جناب والا! add فرماتے ہیں کہ and save where the parties have entered into an agreement to the contrary یعنی مقصد ان الفاظ کا یہ ہے کہ تاوقتیکہ وہ یہ کہیں کہ آپس میں یہ معاہدہ ہو جائے کہ یہ بات جو ہے یہ نہیں کرنی' میں جو اس کا مفہوم سمجھتا ہوں کہ یہ معاہدہ بھی ہو سکتا ہے کہ نقائص جو ہیں اگر اس میں ہوں بھی تو معاہدہ otherwis بھی ہو سکتا ہے۔ غالباً شاید ان کا مقصد یہ ہو کہ جو نقص والی اشیاء ہیں ان کا معاہدہ بھی ہو سکتا ہے لیکن اس حوالے سے یہ تاثر نہیں ملتا اس حوالے سے یہ مقصد حل نہیں ہوتا۔ اس سے تو یہ حل ہوتا ہے کہ کا آپس میں یہ معاہدہ ہوگا کہ ہم نے نقص نہیں بتلانا اس سے تشریح یہ ہوگی اس کلاز سے اگر یہ الفاظ یہاں رکھ دیئے جائیں یہ تو یہ کلیئر کر دیں آخر میں کہ اگر کوئی defective اشیاء بھی ہوں تو

ان کا سودا فریقین کے مابین ایسے ہو سکتا ہے کہ اگر فریقین agree کرتی ہیں تو defective اشیاء کا سودا بھی ہو سکتا ہے لیکن یہاں جو الفاظ کا اضافہ کیا گیا ہے یا یہاں جو زبان استعمال کی گئی ہے۔

"And save where the parties have entred in to an agreement to the contrary "

یعنی معاہدہ ہوسکتا ہے کہ The seller shall have to be under an obligation to inform the buyer. یعنی جو بیچنے والا ہوگا اور خریدنے والا ہوگا ان میں یہ معاہدہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر ہم ایک دوسرے کو نقص نہیں بتائیں گے' اس عبارت کا مقصد یہ ہے اور یہ معاہدہ تو ایسا ہو ہی نہیں سکتا' کبھی ایسا معاہدہ نہیں ہوگا۔ کہ ان کے مابین معاہدہ ہو کہ ہم ایک دوسرے کو نقائص نہیں بیان کریں گے۔ اس لئے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ عبارت ابہام پیدا کرتی ہے ' اگر ان کا یہ مفہوم ہے جو میں سمجھتا ہوں تو وہ مفہوم بھی اس سے جناب والا! نہیں نکلتا اس سے قانون میں نقائص پیدا ہوں گے لوگوں کے لئے تکالیف پیدا ہوں گی عدالتوں کے لئے interpretation کرتے وقت اس بات پر بہت ہی دقتیں پیدا ہوں گی پھر وہ تلاش کریں گے کہ intention of the legislature کیا تھی intention of the legislature جو ہے وہ غیرواضح ہوگی۔اور اس intention of legislature سے بہت سی دقتیں مقدمہ کرنے والوں کو، عدالتوں کو' وکلاء کو پیدا ہونگی اس لئے میں چاہتا ہوں کہ سیدھی بات آپ رکھیں کہ اگر ایک معاہدہ ہوتا ہے اور خریدنے والے کے لئے بیچنے والے کو بتانا ضروری ہوگا کہ میری اشیاء میں یہ نقائص ہیں۔ یہ بات تو صاف تھی لیکن آگے پیچھے جناب' یہ provided اور provisos اور یہ conditations لگا کر اس کو اور اس کے مفہوم کو اور زیادہ مبہم کر دیا گیا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اس ترمیم کی رو سے یہ الفاظ اگر نکل جائیں تو یہ آئیں گی

Not withstanding anything contained in Section 16......

ویسے تو جناب میں نے اس میں امنڈمنٹ نہیں دی ' ویسے تو پہلے الفاظ بھی پہلی لائن بھی ان کی غلط ہے۔ کیونکہ not withstanding نہیں آنے گا لیکن وہ چونکہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں اپنی پہلی ریڈنگ میں میں دہراؤں گا نہیں اس لئے کہ وقت ضائع نہ ہو۔ لیکن وہ الفاظ بھی غلط تھے اور یہ الفاظ بھی جو یہاں add کئے گئے ہیں "and save where the parties have entered into an agreement to the contrary" یہ الفاظ بھی جناب والا! غلط ہیں۔ یہ الفاظ اگر نکل جائیں تو

کلاز ایسے آئے گی۔

Not withstanding anything contained in Section 16, the seller shall be under an obligation to inform the buyer of any defect in the goods sold at the time of contract or at the time of the sale.

یہ ایک صاف زبان ہوگی۔ ایک واضح اصول ہوگا۔ اور اس سے یہ ابہام جو ہے وہ پیدا نہیں ہوگا۔ اس لئے اس کو remove کرنے کے لئے میں نے یہ امنڈمنٹ پیش کی ہے۔

Syed Iqbal Haider: Sir, its only moved by Mr. Bhinder, nobody else can speak on it.

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب، یہ کہاں لکھا ہے؟

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ لیجسلیشن میں یہ کبھی نہیں ہوا کہ اگر امنڈمنٹس پروفیسر صاحب نے موو کی ہیں تو میں نہ بولوں اس کا مطلب تو یہ ہے کہ shutdown آپ کر رہے ہیں کہ امنڈمنٹس کرنے والا ہی بولے اور کوئی نہ بولے۔ یہ کوئی ایسا رول نہیں ہے۔

Syed Iqbal Haider: That is a rule.

پروفیسر خورشید احمد ۔ کہاں سے بتا دیجئے؟۔ امنڈمنٹس کی حیثیت بالکل ایک ایسی موشن کی ہے جس پر پورا ایوان، ہر شخص اپنی رائے کا اظہار کر سکتا ہے۔ اور چونکہ جنرل ڈسکشن بھی اس کے اوپر زیادہ نہیں ہوئی تو اس لئے وہ سارے کا سارا اسی ذیل میں ہوگا۔ اور میں اس سے پہلے یہ سوال بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں نے اور آفتاب صاحب نے ایک امنڈمنٹ مزید موو کی تھی وہ امنڈمنٹ نہیں آئی اس کی کیا وجہ ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ نے جو پوچھا ہے وہ واقعی آج کی اس کارروائی میں نہیں ہے ۔ اس کی وجہ میں معلوم کر کے آپ کو بتا دوں گا کہ کیا وجہ ہے ۔ آپ کو اجازت ہے آپ بول سکتے ہیں۔

جناب شہزاد گل۔ جناب والا! میں نے بھی ------

جناب قائم مقام چیئرمین۔آپ کی تو ہے۔

جناب شہزاد گل۔ ایک ہے اس کے علاوہ بھی میں نے دو امنڈمنٹس دی ہیں۔ میں نے آفس والوں کو کہا کہ اس کی کاپی لائیں اور لاءمنسٹر صاحب کو دے دیں کیونکہ جب بل پر بات ہو رہی ہے تو وہ میرے جو امنڈمنٹس جو ہیں میں نے کل دیئے ہیں چونکہ کل ہنگامہ تھا آج آپ کے سامنے وہ آئی ہونگی ۔ میں نے دو امنڈمنٹس اور بھی دی ہیں

جناب قائم مقام چیئرمین۔ مجھے اس چیز کا احساس ہے۔

جناب شہزاد گل۔ لیکن وہ دونوں ترامیم جو ہیں وہ ریکارڈ پر آ جائیں گی اور ان کو بھی ہاؤس میں پیش کریں ۔ اگر reject ہو جاتی ہیں تو کوئی بات نہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔مہربانی ۔ یعنی آپ کی جو ترامیم ہیں قانون سازی میں ، میں سمجھتا ہوں آپ کا بہت بڑا حصہ ہے ۔ اور یہ خوش آئیندہ بات ہے کہ آپ ترامیم لا رہے ہیں۔ یہ بہت اچھی بات ہے ۔ ہمارے ملک کے قانون کے لئے آپ صاحبان سے بڑا ادارہ کون سا ہوسکتا ہے ؟ میں سمجھتا ہوں اچھی بات ہے ۔ وہ بھی آ جائیں گے۔

جناب شہزاد گل۔جناب والا' میری آپ سے گزارش ہے ----

جناب قائم مقام چیئرمین۔وہ آ جائیں گے جی' آپ تشریف رکھیں ۔ طریقے سے put ہو گی جی' آپ تشریف رکھیں۔ جی' جناب آفتاب شیخ صاحب۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: My submission Mr. Chairman is that just now the Law Minister has made a statement that he had no notice of the amendments moved by us and therefore, I do not know how this House would consider the amendment when notice has not been given to the Law Minister ?. The amendment is there for this particular Act. In this Act which has been discussed here, the relevant Bill which has been discussed here. Now, at what particular time the amendment will come for discussion. It has to come now.

Syed Iqbal Haider: Sir, the honourable members are suggesting amendments of those provisions of the Act which are not part of the Bill.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں آپ سے گزارش کروں گا، اگر آپ تشریف لائیں گے تو چیمبر میں بیٹھ کر اس پر بات کرلیں گے ۔

Syed Iqbal Haider: Those amendments which are beyond the scope of the Bill can not be considered.

جناب قائم مقام چیئرمین۔جناب شہزاد گل صاحب آپ کا صحیح نوٹس آیا ہے ۔

جناب شہزاد گل۔ کاپی وزیر قانون کو دے دیں تو میں پیش کروں گا تو ریکارڈ پر آ جائیں گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی شیخ صاحب۔

جناب شیخ آفتاب احمد۔ بات جناب' یہ ہے کہ جو ترامیم ہم نے پیش کی ہیں

Those amendments should be given an opportunity to make our submission .

Syed Iqbal Haider: It is beyond the scope of the Bill Sir, He can move a private member Bill if he wants.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ یہ ہے جی ۔

جناب شیخ آفتاب احمد۔ یہ ہے ناں' جناب۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔یہ ہے تو سہی مگر یہاں نہیں آئی ناں جی ۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔جی میں عرض کرتا ہوں پروفیسر صاحب اور شیخ صاحب تسلیم کرلیں ۔

جناب شیخ آفتاب احمد۔جی سر ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ عرض یہ ہے کہ آپ کی ترامیم پہنچی تھیں۔ چاہئیے تھا کہ آپ کو جواب مل جاتا جو بھی اس کا جواب تھا' کیونکہ بل اس وقت زیر بحث ہے تو آپ کا جواب آپ کے پاس ہونا چاہئیے تھا۔ اس میں میں معذرت خواہ ہوں آپ سے کہ دفتر نے تھوڑی سی

اس نوٹس میں دیر کر دی۔

جناب شیخ آفتاب احمد۔ میں ایک commentary آپ کے سامنے پڑھ رہا ہوں

"Members who have given notice of amendment are entitled to be heard before the amendments are ruled out of order". that is my submission and that is upto the House and not in the Chamber.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ بالکل درست ہے ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ اور میں یہ بھی آپ کو یاد دلاؤں گا اس سے پہلے 8th amendment کے موقع پر میں نے یہ submission دی، میں نے amendments move کی تھیں جن کے بارے میں اقبال احمد خان صاحب کی پوزیشن یہ تھی کہ یہ beyond the scope of the bill ہے ۔ اس کا فیصلہ مگر ہاؤس میں ہوا۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ تشریف رکھیں جی آپ ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ دیکھیں جی ، میں ایسا کام نہیں کرتا ۔ rule quote کیجئیے precedent لائیے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ پروفیسر صاحب ابھی اس پر بھنڈر صاحب کر رہے ہیں ۔

(مداخلت)

سید اقبال حیدر۔ اگر ان کا مقصد وقت ضائع کرنا ہی مقصود ہے، تو کرنے دیں۔

. **Mr. Aftab Ahmed Sheikh**: Sir, I take exception to this. Why the Law Minister has said we are wasting the time?.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ نہیں ، اب بحث ہو رہی ہے ایسی بات نہیں ہے ۔

جناب شیخ آفتاب احمد ۔ جناب چیئرمین ، آپ ہمیں protect نہیں کرتے بالکل بھی۔ سوال یہ ہے وزیر قانون یہ الفاظ کیسے استعمال کر رہے ہیں کہ ہم وقت ضائع کر رہے ہیں ۔ ہم تیار ہو کر آئے ہیں۔ ہم آپ کو satisfied کریں گے ۔ یہ ترامیم جو ہیں relevant ہیں اور ہم نے جو

move کیا ہے پورا Act پڑھنے کے بعد move کیا ہے یہ کس طرح کا observation وہاں سے آیا ہے کہ ہم نے وقت ضائع کیا ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ نہیں ایسی بات نہیں ہے ۔ جی رضا ربانی۔

Mian Raza Rabbani: It can not be allowed like our adjournment motion, it could not be pleased until it is allowed by the Chair for the consideration of the point of law. Similarly, if the Chair comes to the conclusion that this amendment is within the scope of the Bill. If it is not within the scope of the Bill, how can it be placed on the floor of the House and argued? Sir, it is not admissible under the Rule, then how can it be placed on the floor of the House to be argued? That means that they want to take away the inherent powers of the Chair.

Syed Iqbal Haider; Sir, they are wasting the time of the House.

پروفیسر خورشید احمد۔ میں ایک بار پھر وزیر قانون سے درخواست کروں گا کہ بار بار اس جملے کو آپ نہ دہرائیں' یہ نا مناسب ہے۔ ہم نے کبھی بھی ایسی کوشش نہیں کی ہے کہ ایوان کا وقت ضائع ہو اور اگر یہی چیز ہے تو پھر بتائیں گے کہ آپ حضرات نے کس طرح وقت ضائع کیا؟ آپ سنیئے ہماری بات کو 'ذرا کھلے دل سے غور کیجئے' ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے دلوں کو کھول دے۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو اس ہاؤس کو اختیار ہے کہ وہ راستہ نکال سکتا ہے ۔جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے سب سے پہلی بات تو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ amendment کے سلسلے میں قاعدہ دوسرا ہے اور adjournment motion کے سلسلے میں قاعدہ دوسرا ہے۔ adjournment motion کے سلسلے میں جناب ربانی صاحب بار بار کہتے ہیں لیکن میں نے ان کو ----

Acting Chairman: The floor is with him.

Mian Raza Rabbani: Sir, the floor is with him, I am just saying, that in case there is a misconception, I have conceded to the in fact is that it was my own argument that procedures are different , but I am talking about a

general principle.

جناب قائم مقام چیئرمین -ان کو بولنے دیں نا - جی جناب پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد - amendment کے بارے میں amendment کو صرف یہ ہاؤس induct کر سکتا ہے - اور چیئرمین کی discretion جو ہے وہ صرف ان تین معاملات کے اندر ہے جو ۹۵کے اندر ۴'۵' اور ۶ میں specifically لکھ دیئے گئے ہیں باقی معاملات کے اندر اس کی discretion نہیں ہے۔ باقی معاملات کا قبول یا اختیار کا حق اس ہاؤس کو ہے -اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس point کو argue کریں تو یہ argue ہو سکتا ہے -لیکن اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہم بل پر آ جائیں تو پھر میں بل کے بارے میں اپنے معاملات پیش کرنا چاہتا ہوں -جناب چیئرمین۔ کیا آپ چاہتے ہیں ؛ میں amendment کے بارے میں بات کروں یا --

Syed Iqbal Haider: Sir, what has been rejected in the Chamber cannot be discussed on the floor of the House. No, and those principles have to be followed strictly, if it can be discussed on the floor of the House. In case of killing, the principle is that what has been rejected in the Chamber cannot be discussed on the floor of the House. Whether what has been rejected is the amendment or an adjournment motion or privilege motion or any other thing. Please save time and go through the process of voting.

Mr. Acting Chairman: The amendment was for section 61 which is not the part of the Bill at the moment. Therefore, it cannot be discussed. This amendment, therefore, my ruling is this that, it cannot be discussed now. That's all.

(Interruption)

جناب قائم مقام چیئرمین -جو کچھ کرنا چاہتے ہیں -

جناب آفتاب احمد شیخ- آپ ہمیں سن لیتے اور سننے کے بعد ' آپ نے سننے کی زحمت گوارہ نہیں کی-جناب چیئرمین! ہم احتجاج کرتے ہیں -اس بات پر ' سبھی کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔اگر آپ کر سکتے ہیں تو بے شک کیجئے گا ۔ جی جناب' بھنڈر صاحب۔آپ کا ہو گیا جی ۔

سید اقبال حیدر۔ان کا ہو گیا ہے ۔ .it should be put to vote, Sir۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔میں نے عرض کر دیا ہے اس amendment کے متعلق ' آفتاب صاحب اگر چاہیں تو بہتر وگرنہ لاءمنسٹر صاحب جواب دے دیں اس کا اور پھر put کر دیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔نہیں put کر دیتے ہیں جی۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔جواب تو فرمائیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ ایک ساتھ' تو کیسے؟ ایک ساتھ کرنا چاہیں گے آپ چلیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔میری amendment پر اگر کوئی صاحب بولنا چاہتے ہیں تو بولیں ۔ نہیں بولنا چاہتے تو آپ جواب دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔آپ جناب پروفیسر صاحب اس پر بولیں گے؟ جی بولئیے۔

پروفیسر خورشید احمد ۔میری نگاہ میں دراصل جس انداز میں اس پر بحث ہونی چاہئیے تھی وہ بحث نہیں ہورہی ۔ جہاں تک مسئلہ اس amendment کا ہے تو میرا خیال یہ ہے کہ اس قانون کے بارے میں جو ترمیم حکومت لائی ہے ' بحیثیت مجموعی مجھے اس سے اتفاق ہے ' میں اس کی مخالفت نہیں کر رہا۔ میرا اعتراض دوسری نوعیت کا ہے ۔ میرا اعتراض یہ ہے کہ حکومت خواہ وہ موجودہ حکومت ہو یا اس سے پہلے جو حکومتیں ہوں' ان تمام معاملات میں وہ مجرم ہیں شدید ترین غفلت کی' ہوا دراصل یہ ہے کہ Sale of Goods Act کو سب سے پہلے اسلامک آئیڈیالوجی کونسل نے consider کیا ہے اور ۱۹۸۳ء میں انہوں نے اپنی رپورٹس دی ہیں ۔ یہ رپورٹ Eighth Report of the Council of Islamic Ideology on Islamization of laws جو جون ' ۱۹۸۳ء میں شائع ہوئی تھی ۔ اس کے اندر انہوں نے اس کو in depth examine کیا ہے اور اس کے اندر ۱۶ دفعات ' صرف ۲ نہیں ' ۱۶ دفعات کو شریعت سے متصادم قرار دیا ہے ۔ اس کے بعد پھر یہ قانون فیڈرل شریعت کورٹ میں جاتا ہے اور فیڈرل شریعت کورٹ نے ۱۹۸۴ء میں judgement دیا اور یہ کہا کہ

ہاں اس کی متعدد دفعات شریعت سے متصادم ہیں ۔ حکومت اس کے خلاف ، بجائے اس کے کہ قانون کو درست کرتی ، اپیل میں چلی گئی اور اپیل کا فیصلہ ۱۹۸۹ء میں ہوا اور سپریم کورٹ نے ان متعلقہ دفعات کے علاوہ جن تمام دفعات میں تبدیلی کی ضرورت تھی ، ان کو ایک ضمیمے میں اپنے judgement میں حصے کے طور پر identify کیا ۔ اب اس کے بعد حکومت یہاں آتی ہے اور اس دعوے کے ساتھ آتی ہے کہ ہم یہ amendment اس لئے لا رہے ہیں ۔ جناب والا! statement of objectives and reasons جو ہیں یہ بہت ہی crucial ہوتا ہے کسی بل کی حدود کو متعین کرنے کے لئے ، اور وہاں صاف لکھا ہوا ہے کہ ہم اس لئے لائے ہیں

So as to bring the Act, not a particular section . So as to bring the Act in conformity with the injunction of Islam as laid down in the Quran and Sunnah.

اب اس کے بعد اس کا scope یہ متعین کرتا ہے کہ to bring the Act in conformity with the Quran and Sunnah اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ محض bring two sections نئے Section 16 اور Section 37 کے بارے میں نہیں کہا گیا ہے بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ پورے ایکٹ کو ہم قرآن و سنت سے ہم آہنگ کرنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے اسلامک آئیڈیالوجی کونسل نے ۱۶ recommend کئے ہیں اور سپریم کورٹ نے بھی اپنے اسی سیکشن میں، جس کا حوالہ دیا گیا ہے، ان میں سے بیشتر کو identify کیا ہے اور Article 61 بھی ان کا ایک حصہ ہے، دونوں نے identify کیا ہے کہ Article 61 میں جہاں سود کا ذکر ہے وہ قرآن و سنت کے متصادم ہے، اس کی بھی اصلاح ہونی چاہیئے۔ تو دراصل اگر اس کا purpose ایکٹ کو قرآن و سنت سے ہم آہنگ کرنا ہے تو پھر ہماری ترمیم لازماً اس کا حصہ ہے اور ہم نے اس کے لئے وہی راستہ اختیار کیا ہے۔ ہم نے ایسا نہیں کیا کہ کوئی نئی بات کی ہو ۔ ہم نے اسی میں ایک شق کا اضافہ کیا ہے اور اس شق کے اضافے کے ذریعے ایکٹ کو قرآن و سنت سے ہم آہنگ کرنے کی ہم نے اپنی طرف سے کوشش کی ہے ۔ تو جناب والا! حکومت مجرم ہے اس غفلت کی کہ اس نے Ideology Council کے فیصلے کو نظر انداز کیا ، فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے کو نظر انداز کیا ، سپریم کورٹ کے فیصلے کو نظرانداز کیا اور اس وقت بھی سپریم کورٹ کے جس فیصلے کی بنیاد پر ، وہ یہاں آئے ہیں اس پر پوری طرح پر عمل نہیں کیا ۔ میں یہ بات پوری ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں judgement میرے پاس موجود ہے، اس کے پورے فیصلے پر عمل نہیں کیا ہے ۔ صرف اس کے چند حصوں پر عمل کیا ہے ۔ تو جہاں

میں welcome کرتا ہوں جو ترامیم آئیں ہیں ' وہیں میں یہ کہتا ہوں کہ یہ ناکافی ہیں ۔ اس پورے قانون کو قرآن و سنت کے مطابق ہونا چاہئیے اور وہ اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ Islamic Ideology Council اور سپریم کورٹ ' شریعت اپیلٹ بنچ کے تمام جو اشادات ہیں ' تمام جو ان کے فرمودات ہیں ان کے مطابق کیا جائے جو یہاں نہیں کیا گیا۔ تو اس طرح آپ نے ایک partial اقدام کیا ہے جو قرآن و سنت کی spirit کے بھی خلاف ہے اور اس ملک کے قانون کے بھی خلاف ہے کہ آپ نے اس کے تمام قوانین کو قرآن و سنت سے ہم آہنگ کرنا ہے ۔ یہ نہیں ہے کہ آپ قرآن کے ایک حصے کو مان لیں اور ایک کو نہ مانیں ۔ یہ مسلمانوں کا رویہ نہیں ہے یہ کافروں کا رویہ ہو سکتا ہے ۔ تو اس بنیاد کی بناء پر ہم اعتراض کرتے ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : صحیح ہے جناب ۔ جی جناب آفتاب شیخ صاحب ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : آپ بھنڈر صاحب کی ترامیم پر بات کریں ۔ وہ تو ہو گیا ہے فیصلہ ۔ اس پر بات کریں ۔

جناب آفتاب احمد شیخ : جناب اسی حوالے سے تو میں عرض کر رہا تھا کہ آپ نے جو فیصلہ دیا ہے ۔ یہ کہا ہے کہ چونکہ دفتر نے یا آپ نے یہ ترمیم رد کر دی ہے تو آپ کا فیصلہ بھی رد ہو گیا ہے ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اب جو -----

جناب قائم مقام چیئرمین : اس لئے کہ اس کا تعلق ان دفعات سے نہیں ہے جوکہ اس وقت بل میں زیر بحث ہیں ۔ اس کی ترامیم اگر آتیں تو ہم یقینا اس کو دیکھتے ۔ کیونکہ ان دفعات سے تعلق نہیں ہے ۔ لہذا اس لئے ان کو نہیں لایا گیا ۔ آپ کو اس کا جواب مل جائے گا ۔ اس وقت جو بحث ہو رہی ہے ۔ چوہدری محمد انور بھنڈر صاحب کی ترمیم پر ہو رہی ہے ۔ اس سلسلے میں اگر آپ کچھ ارشاد فرمانا چاہیئں تو بڑی مہربانی ہو گی ۔

جناب آفتاب احمد شیخ : جو پوائنٹ پروفیسر خورشید صاحب نے raise کیا ہے اب ۔ پرسوں یہ پوائینٹ میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ جی---

جناب قائم مقام چیئرمین : please تشریف رکھیں ۔ جناب ' قاضی حسین احمد صاحب ۔

قاضی حسین احمد ، جناب چیئرمین، جو بل پیش کیا گیا ہے، جس طرح بیریسٹر مسعود کوثر نے کہا تھا کہ ہم کو فیڈرل شریعت کورٹ اور اسلامی نظریاتی کونسل اور سفارشات کی روشنی میں قانون کو اسلام اور شریعت کے مطابق کرنے کے لئے اس میں بیچنے والے پر یہ پابندی لگاتے ہیں کہ وہ جو اپنا مال ہے اس کا عیب ظاہر کرے ۔ اور یہ اس کی ذمہ داری ہے کہ بیچنے والا اپنے مال کے عیب کو ظاہر کر دے ۔ مجھے خوشی ہے کہ ان کو شریعت کا اور اسلام کا اتنا احساس ہے اور اس کی پابندی کرنا چاہتے ہیں لیکن دوسری طرف ایک بالکل قرآنی آیت ہے اور قرآن کریم اور اسلامی شریعت کا ایک بنیادی اصول ہے جو ہماری نظام معیشت کو سرمایہ دارانہ نظام معیشت سے ممیز کرنے والی چیز ہے ۔ جو سرمایہ دارانہ نظام کی جڑ کاٹنے والی بنیادی بات ہے اسلام کی کہ سود کی بنیاد پر معیشت کو نہیں اٹھنا چاہیئے ۔ شراکت ، مضاربت اور دوسرے مختلف intruments اپنے ملک میں مختلف commissions نے جس کی سفارشات کی ہیں، جس کی سٹیٹ بینک نے سفارش کی ہے۔ جناب والا! حالیہ اشاعت میں لندن کے ایک رسالے اکانومسٹ نے Islam and the West پر ایک پندرہ صفحے کا سروے دیا ہے اور اس میں اکانومی پر بھی ایک مضمون ہے۔ اور انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ جو اسلام کا معاشی نظام ہے، اس میں بہت خوبیاں ہیں اور یہ ایک افسوسناک بات ہے کہ اس کو ابھی تک ہم نے تجربہ نہ کیا ، اور مسلمانوں کے اندر بھی جو اس کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں تو اس پہ ناک بھوں چڑھائی جاتی ہے۔ انہوں نے اس کا اعتراف کیا ہے۔ جناب والا ! ہمارے اپنے مختلف ماہرین معاشیات، صرف علمائے کرام نہیں ماہرین معاشیات اس ملک کے مسلمان ماہرین معاشیات ، انہوں نے اس کے اوپر اپنی سفارشات مرتب کی ہیں کہ سود کے نظام سے کس طریقے سے اپنے آپ کو چھڑایا جائے اور اس کے بارے میں قرآن کریم نے اتنے سخت الفاظ استعمال کئے ہیں کہ جو سود لینے پر اصرار کرتا ہے اور اس کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہے تو وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے لیے تیار ہو جائے۔ اور جس کے نتیجے میں ہماری اکانومی اس طرح سے بن گئی ہے کہ جو امیر لوگ ہیں وہ دن بہ دن امیر تر ہوتے جا رہے ہیں اور غریب غریب تر ہوتے جا رہے ہیں۔ اور ملک میں بدترین قسم کا ایک سرمایہ دارانہ نظام اس وقت نافذ ہے۔ ہماری حکومت کو اس کی کوئی فکر نہیں ہے کہ اس کا تدارک کیا جائے اور جو اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات ہیں اور فیڈرل شریعت کورٹ کی جو سفارشات اس بارے میں ہیں، اس کو نظرانداز کیا جاتا ہے۔ آپ کی یہ رولنگ کہ یہ چونکہ بل کی scope میں نہیں آتا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ clause 61۔

قاضی حسین احمد ۔ اور اس لیے اس کے اوپر ترمیم نہیں دی جا سکتی۔ لیکن جو general discussion ہے اس بل کے اوپر، جو عمومی discussion ہے، کب ہوا ہے، میں یہاں پر کل بھی موجود تھا اور اس سے پہلے بھی موجود تھا۔ ہمیں اس بل پر عمومی discussion کا موقع نہیں دیا گیا ہے اور میرا خیال یہ ہے کہ یہ ہمارا حق ہے کہ جو ملک کا بنیادی نظریہ ہے، جو اس کے عقائد ہیں، ہمارے دستور میں بالکل واضح طور پر لکھ دیا گیا ہے کہ financial matter بھی اب فیڈرل شریعت کورٹ کی jurisdiction میں ہیں۔ اور فیڈرل شریعت کورٹ نے سود کے خلاف بھی فیصلہ دیا ہے، اس قانون کے بارے میں بھی انہوں نے ایک سفارش کی اور ہماری حکومت کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ یہ سپریم کورٹ کو اپیل میں چلے جاتے ہیں اور پانچ پانچ سال تک، دس دس سال تک اپیل کی شنوائی کی نوبت نہیں آتی، یہ اس قوم کے ساتھ مذاق ہے، اس کے بنیادی نظریے کے ساتھ مذاق، اسلام کے ساتھ مذاق ہے، دین کے ساتھ مذاق ہے اور اس کے نتیجے میں ساری دنیا کہتی ہے کہ یہ منافقوں کی قوم ہے، یہ کہتے ہیں کہ اسلام ہمارا دین ہے، ہمارا مذہب، ہماری ideology ہے، ہم میں سے ہر ایک اس کی قسم اٹھا کر یہاں ممبر بنا ہوا ہے۔ اسلام، قرآن و سنت اور اسلامی نظریے کی قسم اٹھا کر ہم یہاں پہ ممبر بنے ہوئے ہیں لیکن یہ انتہائی سخت ترین اور بد ترین منافقت ہے کہ ہم اس کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں کہ جی ہم تو اسلام کے اور شریعت کے مطابق کرنے کے لیے قانون کو لے آئے ہیں۔ اور وہ جو بنیادی بات ہے اس کو ہم نظرانداز کرتے ہیں۔ جو اس میں اصل بات ہے سود کے بارے میں اور اس کی حرمت کی بات آتی ہے اس پہ ہم اس چیز سے چشم پوشی کرتے ہیں۔ جناب والا! اس منافقت کو اگر ہم ختم نہیں کریں گے یہ ملک کی کشتی نہیں چلے گی۔ آپ کو معلوم ہے جتنی frustration ہے ملک کے اندر۔ ہڑتالیں ہو جاتی ہیں، لوگ نکل آتے ہیں frustration ہے، لوگوں کے اندر بے چینی ہے، بے اطمینانی ہے۔ اور اس کے نتیجے میں یہاں کے لوگ کسی کے اوپر بھی اعتماد نہیں کریں گے۔ اس کے نتیجے میں کیا ہو گا۔ انتشار ہو گا، اس لیے منافقت کی روش کو چھوڑنا چاہیے۔ کھلم کھلا جو بھی یہاں پر اسلامی نظریاتی کونسل اور فیڈرل شریعت کورٹ کی سفارشات ہیں اور قوانین کے بارے میں جو انہوں نے یہاں تجاویز بھیجی ہیں ان تمام کے اوپر عملدرآمد ہونا چاہیے اور اس کے مطابق کرنے کے لیے

پورے بل کو لے کر آئیں۔ حکومت پورا بل لے کر آئے، ادھورا بل لے کر نہ آئے، پورا بل لے کر آئیں اور پورے بل کو ہم یہاں بڑی خوشی کے ساتھ ہمیں فخر ہو گا کہ ہم اس کے حق میں رائے دیں۔ جناب والا! اگر اس طرح کا نہیں ہو گا تو ہم مجبور ہوں گے، ہم اس طرح کی کارروائی میں حصہ نہیں لے سکیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ جناب، مہربانی جی۔

جناب شہزاد گل۔ جناب چیئرمین۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ۔ شہزاد گل صاحب آپ کس ترمیم پر بات کرنا چاہیں گے؟

جناب شہزاد گل۔ اسی ترمیم پر جو زیر بحث ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ بات کریں۔

جناب شہزاد گل۔ جناب چیئرمین! دنیاوی معاملات میں اور خاص کر تجارت کے لین دین اور تجارتی معاہدات کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ دنیا کے مذاہب میں اور خصوصاً اسلام میں اس کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ جناب والا! حدیث نبوی ہے کہ جو تاجر مال فروخت کرتے وقت اس کے عیب نہ بتائے تو وہ خطا کار اور گناہ گار ہے۔ یہ حدیث جو ہے ٹیلی ویژن پر ہفتے میں ایک دو بار ضرور دکھائی اور سنائی جاتی ہے۔ جناب والا! Islamic injunctions کے تحت یہ بیچنے والے پر، اور تاجر پر ذمہ داری عائد کی گئی ہے یہ فرض عائد کیا گیا ہے کہ وہ عیب ضرور بتائے گا۔ یہ نہیں کہ بیچنے والے اور خریدنے والے کے درمیان کوئی علیحدہ معاہدہ ہو کہ عیب ہو یا نہ ہو یا عیب بتائے یا نہ بتائے وہ معاہدہ کر لیں کہ چلو یہ مال لیتے ہیں یا مال دیتے ہیں۔ اسی طرحاس میں دوسری چیز اسی کلاز میں اسی نئے سیکشن 16-A میں ایک اور بات بھی ہے کہ اگر خریدار کو پہلے سے عیب معلوم ہو تو اگر بیچنے والا اس عیب کو ظاہر نہ کرے تو بھی نہیں ہو گا۔ یہ جو اصول ہے Islamic injunctions کا جو اصول ہے اور جو اصول فیڈرل شریعت کورٹ نے تسلیم کیا ہے اور اس کے مطابق فیصلہ دیا ہے بیچنے والے پر یہ پابندی عائد کی گئی ہے، یہ لازم قرار دیا گیا ہے کہ وہ عیب ضرور بتائے گا۔ خواہ وہ عیب کے متعلق کوئی علیحدہ معاہدہ ہوا ہو یا اس عیب کے متعلق خریدار کو علم بھی ہو۔ لیکن عیب کا ظاہر کرنا عیب کا بتانا وہ بیچنے والے پر لازم ہے

اور لازم رہے گا یہ صرف Islamic injunctions کے مطابق ہے ۔جناب والا! موجودہ سیکشن جو لایا گیا ہے 16-A اس میں دو دفعہ اس اصول سے انحراف کیا گیا ہے ۔ ایک یہ کہ جس طرح کہ بھنڈر صاحب نے ترمیم پیش کی ہے کہ So where the parties have entered into an agreement to the contrary. یہ agreement جو ہے یہ Islamic injunctions کے خلاف ہے ۔ اس وجہ سے یہ انہوں نے جو ترمیم دی ہے بھنڈر صاحب نے کہ اس جملے کو اس سیکشن سے نکال دیا جائے ۔ اگر اس کو نکال دیا جائے تو پھر یہ Islamic injunctions کے مطابق ہو گا اور اس کو Islamic injunctions کے مطابق تصور کیا جائے گا ۔ اسی طرح ایک دوسری exception ہے۔ Except in a case where defect is obviously known to the buyer. اب buyer کو معلوم ہے ظاہری طور پر buyer نے تو کہا کہ مجھے عیب معلوم ہے ۔ جناب والا! یہ دوسری ترمیم ہے جو آئے گی یہ میری اپنی ترمیم ہے جو بعد میں آئے گی ۔ لیکن یہ ہے کہ بھنڈر صاحب کی ترمیم کو میں سپورٹ کرتا ہوں اس حد تک کہ جو موجودہ provision ہے یہ Islamic injunctions کے خلاف ہے ۔ انہوں نے جو ترمیم دی ہے اگر اس ترمیم کو منظور کیا جائے تو یہ سیکشن جو ہے وہ فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے اور Islamic injunctions کے مطابق ہو جاتا ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ ۔ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب آپ اس پر بات کرنا چاہیں گے ؟

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔نہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اچھا ٹھیک ہے ۔ شیخ آفتاب صاحب ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب والا میں ۱۶(۲) پہ بات کروں گا میں ابھی بات کر رہا تھا ۱۶ پہ ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ابھی آپ نے اس پر بات نہیں کی ؟

جناب آفتاب احمد شیخ۔نہیں ۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں جناب ' یہ اس پر بات کر چکے ہیں یہ تو نہیں ہو سکتا کہ دو دفعہ

ایک ہی آئیٹم پر بولیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب آپ بہت جلد جذبات میں آ جاتے ہیں، اکثر ہوتا ہے آپ جیسے نوجوان کو تو تحمل سے رہنا چاہئیے ایک دم آپ اٹھ جاتے ہیں اور آپ کی بات سمجھ نہیں آتی جب آپ بولتے ہیں ۔

سید اقبال حیدر ۔ جناب ایک ہی موضوع پہ دو دو دفعہ تو نہیں بولنا چاہئیے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں نے تو اس پہ بات ہی نہیں کی سیکشن ۱۶ پر تو بات ہی نہیں کی میں نے ۔ میں نے بات کی تھی سیکشن ۱۶(اے) پر ----

سید اقبال حیدر ۔ چیئرمین صاحب! ایک منٹ میری بات سن لیں سیکشن ۱۶ اے کی ترامیم پر اور Clause 2 پر ابھی بات کی ہے اب میں کیسے بتاؤں ۔ اس ساری بات کا مقصد کیا ہے؛ سوائے اس کے کہ Time waste کرنا ۔ ایک ہی بات کو بار بار کہنا ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔پھر وہی بات ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ کو دو منٹ دیتا ہوں میں آپ بات کر لیں ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ کیوں دو منٹ جناب؛ میں اس پر relevant بات کروں گا آپ سنیں میری بات۔ میں نے بات کی ہے، اس پر جو میں نے ترمیم دی ہے اور آپ نے رد کی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں، فرمائیے ؛

جناب آفتاب احمد شیخ۔وہی کہہ رہا ہوں ۔ اب سوال تو یہ ہے کہ ایک تو ادھر سے یہ کہہ دیں کہ ٹائم ضائع کر رہے ہیں اور دوسرا آپ فرما دیں کہ دو منٹ دیں گے ۔ اب سوال یہ ہے کہ بات کیسے کریں ؛

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ترمیم پر آپ پہلے بول چکے ہیں اور بہت بول چکے ہیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔میں بول چکا ہوں سیکشن ۱۶ (ا) پر ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں نے کہا تھا کہ ترمیم پر بولیئے آپ نے کہا تھا میں

اپنی ترمیم پر بولتا ہوں ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں نے صرف ایک بات کی تھی ۔

سید اقبال حیدر ۔ انہوں نے جو ترمیم دی تھی اسی پر تو بولے ہیں، یہ اب صرف الفاظ سے کھیل رہے ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ چلیں آپ بولیں، اختصار سے کام لیجئے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ سوال یہ ہے جناب والا، کہ اگر یہ صورت حال ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ بات کریں وقت کیوں ضائع کرتے ہیں ۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Seller informs the buyer of the defect of the goods sold.

میں نے اپنا opinion تو دیا ہی نہیں۔ جو amendment جیسا Government نے propose کیا ہے

Iagree with it

Mr. Acting Chairman: Thank you. So now I put the amendment before the House. It has been moved.....Please no cross talk Sheikh sahib.

شیخ صاحب آپ مہربانی فرمائیں ۔ آپ تو ماشاء اللہ مجسمہ قانون ہیں ۔ آپ تو ایک بہت بڑے ادارے کے پرنسپل بھی ہیں جہاں صرف اور صرف قانون پڑھایا جاتا ہے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔آپ کی نوازش ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ہم تو ادب آپ سے سیکھتے ہیں ،ہمیں سیکھنا چاہئے ادب آپ سے ، قانون آپ سے ، احترام قانون آپ سے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔یہی کہہ کر چپ کراتے ہیں آپ مجھے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ نہیں، نہیں، ایسی بات نہیں ہے۔

It has been moved by Ch. Muhammad Anwer Bhinder that in Clause 2 in the proposed new Section 61(a) the words and commas" and save where the parties

have entered into an agreement to the contrary", occuring in the third and fourth lines be deleted. (b) for the words and comma.....

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: No. Sir, no. I have not moved. The(b) is an independent amendment.

Syed Iqbal Haider: (a),(b) and (c) are the parts of the amendment.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: No. Sir, no. That is an independent amendment. Look to my draft, that is an independent amendment, I am yet to move that.

Mr. Acting Chairman: Draft is with me. It is the amendment in Clause 2 (a), (b) & (c)

Ch.Muhammad Anwar Bhinder: No. Sir no...

(interruption)

Syed Iqbal Haider: Sir, the rule is that all the amendments in one particular Clause are put together.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: In that Clause I have moved three amendments. Look to my draft, those are numbered differently 4, 5, & 6.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں عرض کرتا ہوں کہ کیوں کہ clause ایک ہے اس کی تین آپ نے sub-clauses بنا دی ہیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ نہیں جناب، نہیں میں نے independent amendments دی ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ یہ ساری ایک clause میں دی ہیں ناں آپ نے one man چوہدری محمد انور بھنڈر صاحب نے دی ہیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ میں عرض کروں کہ میں نے اس clause میں تین amendments تجویز کی ہیں اور ان کو میں نے مختلف نمبر دیئے ہیں ۔ دفتر نے یہ کیا ہے کہ اس کا " اے " ' " بی " ' " سی" بنا دیا ہے ۔ میں ابھی بھی ان سے بات کر رہا تھا کہ آپ نے غلط کیا ہے ۔ میری ترامیم کو independently آپ کو لینا چاہئیے تھا ۔ وہ کہتے تھے کہ چونکہ ایک clause میں ہیں اس لئے ہم نے " اے " ' " بی " ' " سی " کر دیا ہے ۔ " اے " کے بعد "بی" آئے گی اور " بی " کے بعد " سی " آئے گی ۔ میں نے کہا چلئیے میں اس طرح move کر لوں گا ۔ لیکن میں نے تو تین الگ الگ amendments دی ہیں اور میں الگ الگ amendments چاہتا ہوں ۔ میری amendments کو دیکھئیے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اب دوسری پر بولنا چاہیں گے آپ ؛ اب دوسری دفعہ پھر بولنا چاہیں گے ؛

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ میں نے تو ان پر بات ہی نہیں کی ۔ جی میں نے بولنا ہے وہ میری independent amendments ہیں اور independent میرا حق ہے ان پر بولنے کا اور میں نے نوٹس دیا ہوا ہے ان کا ۔

Mr. Acting Chairman: The Clause moved by me just now before the House. Clause 2, subClause (a)I will put before the House which I have read

[The Clause 2, sub-clause (a) was put before the House and it was rejected]

Mr. Acting Chairman: Bhinder Sahib, I have agreed with your proposal. Now, please move your second motion.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move that for the words "contract, except in a case where the defect is obviously known to the buyer", occuring in the sixth and seventh line, the word "sale" be substituted.

Syed Iqbal Haider: Opposed.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا' میں نے یہ amendment move کی ہے کہ contract کی بجائے لفظ sale کیا جائے ۔ اور دوسری گزارش یہ ہے کہ میں نے کہا ہے کہ

"except in a case where the defect is obviously known to the buyer "

یہ الفاظ حذف کر دیئے جائیں۔ جناب والا' اس سے میرا مقصد یہ ہے کہ at the time of the contractیہ ایک abstract سی پوزیشن تھی ۔ میں کہتا ہوں کہ contract کی بجائے sale رکھیں ۔ یہ Sales of Goods Act ہے ۔ یہ ترمیم جو آپ کر رہے ہیں یہ Sales of Goods Act میں کر رہے ہیں ۔ آپ contract کرکے ترمیم نہیں لا رہے کہ یہاں contract کے متعلق آپ بات کریں ۔ sales of goods میں' میں نے یہ کیا ہے کہ at the time of the sale اگر آپ رکھیں گے تو sale of goods کا جو context آئے گا وہ درست ہوگا۔ یہاں لفظ contract کی بجائے saleہونا چاہیئے تھا ۔

اس ترمیم کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ یہ جو الفاظ دیئے گئے ہیں کہ "except in a case where the defect is obviously known to the buyer" یہ حذف کر دیئے جائیں ۔ جناب والا' یہ میں اس لیے کہتا ہوں کہ جیسے میرے فاضل دوستوں نے یہ فرمایا تھا کہ basic conceptیہ تھا کہ اسلام میں جو بیچنے والا ہے وہ خریدار کو یہ بتلائے کہ میری اشیاء میں یہ نقص ہے لیکن ان الفاظ کے add کرنے سے یہ کہہ دیا گیا ہے کہ "where it is obviously known to the buyer"اب اس سوال کے متعلق پھر میں عرض کروں گا کہ ان الفاظ کا اضافہ کرکے اس قانون کو یا اس دفعہ کو ہم اور زیادہ مبہم کر رہے ہیں اور یہ لوگوں کے لیے اور زیادہ تکالیف کا باعث ہوگا جو بیچنے والا ہے ' وہ یہ کہے گا کہ میرا یہ defect تو obviously known تھا ۔ جو خریدنے والا ہے ' وہ کہے گا کہ نہیں یہ جو defectہے یہ تو نظر ہی نہیں آتا تھا ۔ تو اس پر جھگڑے ہوں گے ' اس پر مقدمےبازی ہوگی ۔ اس پر سالہا سال تنقیحات وضع ہوں گی ۔ اس پر شہادتیں آئیں گی کہ کیا یہ جو defect تھا یہ obviously known تھا کہ نہیں ' اگر obviously known تھا تو جو بیچنے والا ہے اس کے حق میں فیصلہ ہوگا اگر obviously known نہیں تھا تو خریدار کے حق میں فیصلہ ہوگا ۔ جناب' میں کہتا ہوں کہ جس طرح Federal Shariat Court نے کیا ہے اتنا ہی علم کھینچئے --- اسلام پر ہم providedاور provisos اور یہ شرائط کیوں عائد کر رہے ہیں ۔ آپ simply یہ رکھیں کہ sellerکے لیے ضروری ہوگا کہ buyer کو بتائے کہ میری اشیاء'یہ defect ہے اور اس defect

"except in a case کے لیے بتانا لازمی قرار دیا جانا چاہیئے ۔ اب ان الفاظ کا اضافہ کرکے کہ where the defect is obviously known to the buyer" لوگوں کے لیے تکالیف ہوں گی اور یہ چیز اسلام کے اصولوں کے بھی منافی ہوگی کہ یہ ڈھونڈتے پھرو ، یہ تلاش کرتے پھرو کہ یہ "obviously known" ہے کہ نہیں ۔ اور جناب obviously known کا مقصد کیا ہوگا ، obviously known ایک آدمی کو ، دو آدمیوں کو ، چار آدمیوں کو ، دس آدمیوں کو ، buyer کو، purchaser کو , seller کو ، کس کو؟ آخر جب ہم obviously known کی شرط عائد کر رہے ہیں تو اس کی کوئی شرح بھی ہونی چاہیئے ۔ obviously known تو بڑی vague term ہے اور جناب قانون میں وہ چیزیں جو بڑی vague ہوں وہ تو استعمال ہی نہیں ہونی چاہیئں اور یہ بڑی vague ہے کہ "obviously known to the buyer", یہ obviously known کیسے ہوگی ؛ کس طرح ہوگی ؛ جناب یہ الفاظ اسلام کے بھی منافی ہیں ۔ اس ruling کے بھی منافی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ عوام کے مفاد میں بھی نہیں ہیں ۔ اس لیے میں ان لائنوں کو حذف کرانا چاہتا ہوں اور صرف یہ رکھنا چاہتا ہوں کہ

The seller shall be under an obligation to inform the buyer of any defect in the goods sold at the time of the sale......

اس سے بات بھی clear ہو گی ۔ قانون بھی واضح ہو گا۔ لوگوں کی مقدمہ بازی بھی نہیں ہو گی۔ جھگڑے بھی نہیں ہوں گے۔ اس لئے میری یہ ترمیم قبول کی جائے ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ میں کوئی تقریر نہیں کروں گا ۔ صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ جس طرف بھنڈر صاحب متوجہ کر رہے ہیں ۔ یہ حقیقی مسئلہ ہے ، محض فرضی مسئلہ نہیں ہے ۔ اور میں نے بھی قانون کا جہاں تک مطالعہ کیا ہے اور judgement کا مطالعہ کیا ہے اور میرا خیال یہ ہے کہ اس میں شاید سہو ہوا ہے قانون کی ڈاکٹری کرنے والوں سے یعنی contract جو ہے بلا شبہ اس میں بھی اگر کوئی سقم ہو تو اس کو ظاہر ہونا چاہیے۔ لیکن اصل مقصد یہ ہے کہ sale کے وقت، جب کہ ایک deal ہو رہا ہے اور ایک بیچنے والا خریدنے والے کو مال transfer کر رہا ہے، کم از کم اس وقت اس کو بتا دینا چاہیے کہ اس کے اندر یہ خامی ہے یا نہیں ہے ۔ تو وہاں در اصل sale نہیں ہونا چاہیے تھا contract لفظ جو ہے وہ ہو سکتا ہے contract اور sale میں بہت فرق ہو ۔ تو اس بنا پر قانون بہتر ہو جاتا ہے اگر contract کی بجائے sale کا لفظ نہ ہوتا ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ڈاکٹر عبدالحئی صاحب آپ اس ترمیم پر بولنا چاہیں گے۔

Syed Iqbal Haider: Only the mover has moved . The amendment has only been discussed by the mover alone and this has never been the precedent of this House to allow general debate on the amendment moved by any individual member.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین صاحب، آپ کا شکریہ ۔ میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ جو بھی قوانین ہم عوام کیلئے بناتے ہیں ان میں کوئی ابہام نہیں ہونا چاہیئے ۔ ہر چیز واضح ہونی چاہیئے تا کہ لوگ عدالتوں کا چکر کم لگائیں اور یہاں ہمارے ملک میں پہلے سے مقدمہ بازی بہت ہے۔ اور میرے جیسے عام آدمی کے لئے بھی، جیسے یہاں بتایا گیا ایک نقص کے بارے میں، کہ obviously known ، تو اس میں الجھن واقعی نظر آتی ہے۔ تو کیوں نہ اس کو واضح رکھا جائے تا کہ جو آدمی بیچ رہا ہے اس کا یہ فرض ہے کہ وہ سارے نقائص جو ہیں وہ بتائے اور اس میں کوئی ابہام نہیں ہونا چاہیے۔ واضح طور پر خریدار کو یہ سہولت ملنی چاہیے تا کہ کسی الجھن اور مقدمہ بازی سے لوگ بچیں۔

جناب شہزاد گل ۔ میری گزارش ہے کہ اس موجودہ ترمیم بھنڈر صاحب کی amendment میں جو فقرہ replace کرنے کی ترمیم دی گئی ہے اس فقرے کی deletion کیلئے میں نے ترمیم دی ہے ۔ ایسا نہ ہو کہ بعدمیں لاءمنسٹر صاحب کہیں کہ already یہ تو reject ہو گئی ہے ۔ اسلئے میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب چیئرمین صاحب، گزارش یہ ہے کہ ایک ترمیم کے ساتھ دوسری ترمیم نہیں آئے گی ۔ ہو گا یوں کہ یہ اگر reject ہو گی تو وہ out of order ہو جائے گی۔ جناب قانونی طریقہ یہ ہے کہ اگر میری ترمیم نا منظور ہو گی تو out of order وہ ہو جائے گی ۔ تو ان کو بولنے دیں ۔

جناب شہزاد گل۔ جناب والا۔ جس طرح کہ کہا گیا اور بھنڈر صاحب نے بھی ابھی کہا کہ فیڈرل شریعت کورٹ نے اپنے فیصلے میں یہ اصول تسلیم کر لیا ہے کی Islamic

Injunctions کے تحت sale of goods میں کسی قسم کی شرط عائد نہیں کی جائے گی ۔ نہ کوئی کسی قسم کا اس کے خلاف معاہدہ ہوگا۔ لین دین جو ہے۔ تجارت جو ہے ' تجارتی معاہدات جو ہیں ۔ وہ کسی طرح سے بھی مشروط نہیں کئے جائیں گے ۔ اس وجہ سے موجودہ جو سیکشن ١٦ " اے " رکھا گیا ہے یا لایا جارہا ہے' یہ فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے اور واضح ہدایات کے قطعاً خلاف ہے اس کے منافی ہے۔ اور نہ صرف اس کے منافی ہے بلکہ Islamic Injunctions کے بھی خلاف ہے ۔ اس وجہ سے ہماری یہ ترمیم جو ہے' یہ آپ نے تو پڑھنے کی اجازت نہیں دی ورنہ اگر میں اسے پڑھ لیتا تو لاءمنسٹر صاحب مشترکہ طور پر جواب دے دیتے' کیونکہ ایک ہی چیز ہے' اگر اجازت ہو تو میں اس کو پڑھ دیتا ہوں

جناب قائم مقام چیئرمین۔جی پڑھ لیں جی ۔

Mr. Shehzad Gul: I beg to move that in clause in the proposed section 16 (a) the words and comma "axcept in a case where a defect is obviously known to the buyer", occuring in the sixth and senenth lines be deleted

یہ جو شرط ہے کہ obviously کی۔ میں وہ argument دہرانا نہیں چاہتا۔ اب یہ "obviously known to buyer" اب یہ کیسے پتہ چلے گا بعد میں وہ کہے گا مجھے تو یہ پتہ نہیں تھا ۔ پھر buyer اور seller کے درمیان مقدمہ بازی ہوگی۔ وہ کہے گا کہ چونکہ آپ کو پتا تھا اسلئے آپ خاموش رہے ۔ جب تک seller بتائے گا نہیں۔ تو buyer پر obviously known کی شرط قطعاً Islamic Injunctions کے خلاف ہے۔ یہ کوئی بھی ثابت نہیں کرسکے گا بعد میں کہ buyer کو یہ عیب معلوم تھا یا buyer نے خاموش رہ کر اس عیب پر آنکھیں بند کرکے سودا کرلیا تھا اور مال خرید لیا تھا اس وجہ سے یہ بعد میں اس کو لینے سے انکار نہیں کرسکے گا ۔ تو اس وجہ سے buyer پر یہ پابندی جو ہے obviously known کی قطعاً فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے کے بھی خلاف ہے ۔ آپ نے شاید وہ فیصلہ پڑھا نہ ہو لیکن ہم نے فیصلہ پڑھا ہے اس میں اس قسم کی کوئی مشروط چیز نہیں ہے اور اب یہ اس سیکشن١٦(اے) کے تحت ہر ایک معاہدے کو مشروط کررہے ہیں۔ دو جگہ۔ انہوں نے ایک جگہ تو savings رکھا ہے اور ایک یہ exception لائے ہیں۔ تو

یہ savings اور یہ axception دونوں فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے کے بھی خلاف ہیں اور Islamic Injunctions کے بھی خلاف ہیں ۔ اور جنرل اصول کے بھی خلاف ہیں ۔ اس سے مقدمہ بازی ختم نہیں ہوگی seller اور buyer کے مابین پھر مقدمہ بازی چلتی رہے گی اس وجہ سے ہم یہ چاہتے ہیں کہ انہوں نے تو کہا ہے بھنڈر صاحب نے اپنی amendment میں کہ ان الفاظ کو حذف کر کے ان کی جگہ sale لایا جائے میں کہتا ہوں کہ میری یہ تجویز ہے کہ اس کو ہٹا لیا جائے اس کو delete کردیا جائے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ شکریہ جناب ۔جی فرمائیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ اس ترمیم میں جو بات میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ الفاظ اس phrase میں obviously known it's a question of fact it is not a question of law ہے لاءمنسٹر صاحب میری بات کو appreciate کریں گے جہاں بات obviously known ہے پارٹی کو وہاں evidence چاہیے وہاں گواہیاں چاہئیں وہاں جھگڑا ہو گا پارٹیز کا ہم ترمیم اس لئے کررہے ہیں کہ لوگ کم از کم عدالتو ں میں جائیں لوگوں کے جھگڑے نہ ہوں واقعات میں multiplication نہ ہو ' اس لیے جناب' یہ ترمیم جو ہے بھنڈر صا حب کا argument کہ یہ obviously known جھگڑا پیدا کرے گا یہ بالکل صحیح ہے اور یہ ترمیم جو ہے گورنمنٹ کو مان لینی چاہیے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ جناب آپ تشریف رکھیں ' جی بہت شکریہ جی ۔ آپ کچھ فرمائیں گے ۔

سید اقبال حیدر ۔ میری جناب ! ایک گزارش ہے کہ یہ صرف ایک لفظ ہے کہ یہ misconception پر ہے

جناب قائم ۰ ام چیئرمین ۔ جی جناب' آپ کچھ فرمانا چاہتے ہیں ؟۔

جناب شہزاد گل ۔ جی جناب میں نے محترم لاءمنسٹر صاحب سے گزارش کی تھی کہ میں نے ترمیم دی ہے ابھی آپ کے پاس پڑی ہوگی اس میں ایک ترمیم clause 2 میں آپ کی اجازت سے پڑھنا چاہتا ہوں۔ اور وہ جواب ایک ساتھ ہی دے دیں گے۔ clause 2 میں ایک amendment اور ہے۔

I beg to move that in clause 2 of the Bill, in the new proposed section 16(a),

after the word "contract", occuring in the sixth line, the words and commas or, "at the time of delivery, as the case may be", be added

یہ درج کئے جائیں یہ الفاظ جو ہیں۔

Syed Iqbal Haider: Opposed.

جناب شہزاد گل ۔ جناب والا! میری گزارش ہے کہ contract ہو جاتا ہے دو اشخاص کے درمیان۔ seller اور buyer کے ما بین ایک contractہوگیا agreement ہوگیا ۔ مال ابھی تک نہیں گیا ہوتا ہے۔ فیصلہ ہو جاتا ہے ۔ لیکن یہ defect کی بات جو ہے یہ اگر seller کہے میں نے contractکے وقت تو آپ کو یہ بات بتائی تھی یا اس وقت اس میں کوئی عیب نہیں تھا ۔ لیکن جب اس میں delivery ہوتی ہے تو delivery اور agreement کے مابین بھی کافی وقت لگتا ہے ۔ تو اس کے ساتھ یہ بھی کیا جائے کہ نہ صرف agreement کے وقت ' نہ صرف contract کے وقت ' بلکہ deliveryکے وقت بھی اگر اس میں کوئی defect ہو تو buyer کو اختیار ہے کہ وہ اسے لینے سے انکار کرے۔

((اذان برائے نماز ظہر)۔

جناب شہزاد گل۔ تو اس کے بعد یہ سیکشن اس طرح ہو جائے گا

Notwithstanding anything contained in section 16, where the parties have entered into an agreement to the contrary, the seller shall be under an obligation to inform the buyer of any defect in the goods sold at the time of the contract or at the time of delivery of the goods, as the case may be. یہ اس طرح بن جائے گا ۔وہ ساری عیب کی باتیں اس سے نکل جائیں گی ۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ میری ترمیم کو منظور کیا جائے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ جناب ۔ so میں ہاؤس کو بھی put کرتا ہوں ۔

It has been moved by Mr. Muhammad Anwar Bhinder that in clause 2, in the proposed new section 16(a), for the words and commas, "contract, except in a

case, where the defect is obviously known to the buyer", occuring in the sixth and seventh lines, the word' sale' be substituted.

(The amendment was rejected)

Mr. Acting Chairman: It has been moved by Ch. Muhammad Anwar Bhinder that in clause 2, in the proposed new section 16(a), for the new words and comma "contract except in a case where the defect is obviously known to the buyer", occurring in the sixth and seventh lines the word 'sale', be substituted.

(The motion was negatived)

Mr. Acting Chairman: The amendment is rejected. It has been moved by Shehzad Gul that in clause 2 of the Bill, in the new proposed section 16(a), after the word 'contract', occurring in the sixth line, the word and comma "or at the time of delivery, as the case may be", be added?

(The motion was negatived)

Mr. Acting Chairman: The amendment is rejected.

جناب شہزاد گل۔ وہ دوسری ترمیم بھی ہے ناں جی۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وہ تو جناب out of order ہو گیا ہے۔ چونکہ بھنڈر صاحب کی وہی چیز تھی نمبر ایک، جو انہوں نے ترمیم پیش کی تھی لہذا وہ اس کے ساتھ ہی ہو گئی اور' That is now out of order. اب بھنڈر صاحب کی تیسری ترمیم ہے جی۔

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move that for the word "as", occurring in sixth line, the word "the" be substituted.

سید اقبال حیدر۔ جناب وہ original میں 'the' ہی ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب! عرض یہ ہے کہ یہ غلطیاں ہیں ۔ ہمارے لئے تو یہ

ضروری ہو جاتا ہے کہ جب ڈرافٹ ہمیں ملے تو ہم اس کو اگر غلط ہے، تو درست کریں ۔ اور یہ بار بار غلطیاں۔ original draft میں کچھ اور ہوتا ہے اور ہمیں جو circulate ہوتا ہے وہ کچھ اور ہوتا ہے۔ یا تو غلطی ہے Law Department کی یا غلطی ہے جناب والا Senate Secretariat کی لیکن دونوں طرف سے اگر ہم point out نہ کریں اور پھر اسی طرح چلا جائے۔ تو درست نہ ہوگا۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں، میں مشکور ہوں آپ کا۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ لیکن ہمیں یہ بتا دیں کہ غلطی کس کی تھی۔

سید اقبال حیدر ۔ جناب! یہ غلطی بعض اوقات ہو جاتی ہے typographical میں مشکور ہوں معزز رکن کا کہ وہ اتنی باریکی سے تمام چیزیں پڑھتے ہیں۔ میں ان کا really مشکور ہوں اور ان سے مجھے بڑی مدد ملی ہے اسی لئے میں نے اب یہ فیصلہ کیا ہے کہ زیادہ تر original Bills جو ہیں وہ میں سینٹ میں ہی پیش کروں تا کہ میں ان کی قابلیت سے مستفید ہوتا رہوں ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب! ان کی اس پیشکش پر کہ وہ سینٹ میں زیادہ بل لائیں گے میں اس ترمیم کو واپس لیتا ہوں۔

Mr. Acting Chairman: Now, clause 2 is put before the House. So, the question is that clause 2 do form part of the Bill?

(The motion was adopted)

Mr. Acting Chairman: Clause 2 form part of the Bill. Now, amendment to clause 3, Ch. Muhammad Anwar Bhinder.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to move that in clause 3, for the words and commas "if the goods delivered are such that it is difficult or time consuming to separate the quantity contracted for", occuring in the third, fourth and fifth lines, "the words and commas, "the buyer may accept, or" be substituted.

Syed Iqbal Haider: Opposed, Sir.

Mr. Acting Chairman: Opposed.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب میری ہر امنڈمنٹ منظور ہوتی ہے لیکن Chair
declare نہیں فرماتی کہ منظور ہے۔

جناب شہزاد گل۔ جناب میری ایک امنڈمنٹ ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وہ بات کر رہے ہیں ان کو بات تو کرنے دیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب میں اس امنڈمنٹ کے ذریعے یہ تجویز کرنا چاہتا تھا کہ
if the goods delivered are such that it is difficult or time consuming to
separate the quantity contracted for. اب یہ چیز نئے سرے سے آئے گی Sale of
Goods Act میں یہ چیز پہلے تو نہیں تھی۔ یہ اب نئے سرے سے لائی گئی ہے ۔ اور اس ترمیم کی
رو سے یہ بات کر دی کہ time consuming ہوگا ۔ اب جناب time consuming کا کیا تصور
ہے۔ اگر time consuming ہے تو یہ پھر اس پر لاگو ہوگی۔ اور پھر It is difficult to
separate the quantity contracted for اب difficult تھا یا نہیں difficult تھا۔ یہ پھر
لوگوں کو تکلیف میں ڈال دے گی۔ ایک کہے گا کہ یہ اس لیے reject ہوئی کہ یہ difficult تھا اس
کو separate کرنا۔ دوسرا کہے گا کہ یہ تو بڑا ہی آسان تھا ۔ یہ تو دو گھنٹے کی بات تھی۔ یہ تو دو
گھنٹے میں ہو سکتی تھی۔ اس لئے یہ چیز بھی جو ہے یہ لوگوں کے لیے تکلیف کا باعث ہوگی۔ عدالتوں
کے لیے تکلیف کاباعث ہوگی۔ اس سے مقدمے بازی میں طوالت آئے گی۔ اس لئے آپ یہ چیزیں
خوامخواہ کیوں ڈالتے ہیں ۔ کہ time consuming اور separate کرنا جو ہے ۔ وہ difficult ہو
جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں یہ نہ تو اسلامی ہے۔ اور نہ ہی پبلک کے مفاد میں ہے ۔ اس لیے اس
clause کو حذف کر دینا چاہیئے۔ یہی میری مختصر سی ترمیم ہے ۔

جناب شہزاد گل۔ جناب clause (3) کے متعلق میری بھی ترمیم ہے۔

I beg to move that clause three of the bill be deleted.

یہ سارے clause کی deletion کے لیے ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ نے جو امنڈمنٹ دی ہے ۔ that the clause

اور یہ It is the negative approach یہ میں سمجھتا ہوں کہ three of the bill be deleted نہیں ہو سکتا۔

جناب شہزادگل۔ کیوں نہیں ہو سکتی میں deletion کے متعلق بات کروں گا۔ میں بات کر سکتا ہوں ۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ایک وقت میں ایک آدمی بات کرے۔ انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ میں نے تو اپنی امنڈمنٹ پر تقریر کر لی۔ انہوں نے ایک امنڈمنٹ دی جس پر جناب نے فرمایا کہ یہ out of order ہے ۔ ٹھیک ہے deletion کی جو امنڈمنٹ آتی ہے وہ out of order ہوتی ہے ۔ اس لیے کہ اس provision کو کوئی بھی ممبر جو ہے وہ بذات خود oppose کر سکتا ہے۔ اس لیے ان کو بولنے کا حق تو ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ چلیئے بولیئے۔

جناب شہزادگل۔ انہوں نے جو امنڈمنٹ دی ہے اس پر تو مجھے بولنے کا حق ہے۔

جناب شفقت محمود۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جب آپ نے رولنگ دی ہے تو اس کو کیوں question کیا جاتا ہے۔ ہمیں تو Chair کے تقدس کا خیال ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ بولنا چاہتے ہیں۔

جناب شہزادگل۔ جناب امنڈمنٹ پر تو مجھے بولنے کا حق ہے . بھنڈر صاحب نے جو امنڈمنٹ دی ہے اس پر مجھے بولنے کا حق ہے ۔ اگر آپ deletion پر مجھے بولنے نہیں دیتے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ بولیں۔

جناب شہزادگل۔ جناب والا! سکیشن ۲۷ میں جو امنڈمنٹ وہ لا رہے ہیں اس کا مقصد یہ ہے کہ اگر جتنے مال کا سودا ہوا ہے۔ جتنا contracted for یا agreement ہوا ہے اور seller اس سے زیادہ مال خریدار کے پاس بھیج دے۔ اگر سو بوری کا سودا ہوا ہے اور وہ سو بوری کی

بجائے دو سو بوری بھیج دے۔ تو وہاں پہ یہ ہے کہ اگر دونوں میں جو سودا ہوا ہے ۔ اس مال میں اور بھیجے ہوئے مال میں دونوں کے جدا کرنے میں وقت لگے گا۔ یا ان کے جدا کرنے میں مشکلات ہوں گی۔ تو پھر buyer کو یہ اختیار ہے کہ وہ سارا مال جو ہے وہ reject کر دے۔ اور وہ اسے لینے سے انکار کر دے۔ تو اب یہ ہے کہ اس شرط کی ضرورت پھر وہی بات آ جاتی ہے ۔ کہ یہ معاہدے کو مشروط کیا جا رہا ہے ۔ کیوں وہ زیادہ مال بھیجتا ہے ۔ seller کو کیا ضرورت ہے زیادہ مال بھیجنے کی ۔ اگر وہ زیادہ مال بھیجتا ہے ۔ تو پھر buyer کے حق کو مشروط نہیں کرنا چاہئے ۔ جناب والا ! یہ بھی فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے کے خلاف ہے ۔ اور Islamic Injunctions کے بھی خلاف ہے ۔ اس وجہ سے یہ جو ترمیم انہوں نے پیش کی اور میں نے اس کی deletion کی استدعا کی ہے اس کو یا تو منظور کیا جائے یا اس کلاز کو جو سیکشن -10 میں ترمیم لا رہے ہیں اس کو ختم کیا جائے اور delete کیا جائے ۔ اور جو original provision ہے اسے برقرار رکھا جائے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔سید اقبال حیدر صاحب آپ بولنا چاہیں گے ؟

سید اقبال حیدر ۔ نہیں جی ۔ آپ put کردیں جی ترمیم کو ۔

Mr. Acting Chairman: So, I put the amendment before the House. It has been moved by Ch. Muhmmad Anwar Bhinder that in clause 2, in the proposed new section 16-A for the word, 'as' occurring in the six line the word 'the' be substituted.

Syed Iqbal Haider: No. No. clause 3, clause 3.

Mr. Acting Chairman: O.K. It has been moved by Ch. Muhammad Anwar Bhinder that in clause 3 for the words and comma, "if the goods delivered are such that it is difficult or time consuming to separate the quantity contract" occurring in the third and fifth line the words and commas " the buyer may accept or," be substituted.

[The amendment was rejected]

Mr. Acting Chairman: Now, I put clause 3 before the House. The question is that clause 3 (2) form part of the Bill.

[Clause 3 was adopted and formed the part of the Bill]

Syed Iqbal Haider: Clause 1 and Short Title.

Mr. Acting Chairman: Now, the question is that clause 1, the Short Title,Commencement and Pre-amble do form part of the Bill.

[The Short Title Commencement and the Pre-amble was adopted and formed part of the Bill]

Syed Iqbal Haider: Item 4, Sir.

Mr. Acting Chairman: Move please, Iqbal Haider.

Syed Iqbal Haider: I move that the Bill futher to amend The Sales of Goods Act 1930 [The Sales of Goods (amendment) Bill, 1994] be passed.

Mr. Acting Chairman: It has been moved by Syed Iqbal Haider, Minister for ....

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔جناب میں نے oppose کیا ہے ۔ اس پر تقریریں کرنے کا حق تو ہے؟

سید اقبال حیدر ۔جناب حق تو ہے لیکن وہ انہوں نے مہربانی کی ہے نوازش کی ہے ۔ ان کا حق ہے لیکن اس کو وہ استعمال نہیں کریں گے ۔ آپ جناب put کریں ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ ہمارا حق تو ہے ناں ؟

سید اقبال حیدر ۔ حق ہے ۔ حق ہے ۔ ان کا حق ہے لیکن وہ اس کو استعمال نہیں کررہے ۔

The Bill further to amendment The Sales of Goods Act 1930 [The Sales of

Goods Act (Amendment) Bill,1994]

Mr. Acting Chairman: It has been moved by Syed Iqbal Haider, Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs that the Bill further to amend The Sale of Goods Act 1930[The Sale of Goods(Amendment) Bill, 1994] be passed.

[The Bill was passed]

Syed Iqbal Haider: Thank you, Sir, Thank you.

Mr. Acting Chairman: So, I think the House is Adjourned and we shall meet again on Sunday, at 4.00 p.m.

[At this stage the House was adjourned to meet again on Sunday, at 4.00 pm].